اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
OCTOBER 2008
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 174

برتھ کنٹرول کے مسئلے پر ایک جامع تحریر

ضبطِ تولید کی شرعی حیثیت

تالیف

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی
(رئیس دار الافتاء جمعیت اشاعت اہلسنّت)

جمعیّت اِشاعت اہلِسُنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-2439799 Website : www.ishaateislam.net

Marfat.com

Marfat.com

برتھ کنٹرول کے مسئلہ پر ایک جامع تحریر

بنام

ضبطِ تولید

کی شرعی حیثیت

تالیف

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدّ ظِلُّہ
(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون: 2439799

Marfat.com

نام کتاب : ضبطِ تولید کی شرعی حیثیت

تصنیف : حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

سن اشاعت : شوال المکرّم 1429ھ۔اکتوبر 2008ء

تعدادِ اشاعت : 2800

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون:2439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

Marfat.com

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۔	پیش لفظ	۵
۲۔	ضبطِ تولید عزل کے حکم میں ہے	۷
۳۔	عزل کیا ہے؟	۷
۴۔	عزل سے مقصود	۹
۵۔	عزل کا شرعی حکم	۹
۶۔	قرآن کریم	۹
۷۔	حدیث شریف	۱۲
۸۔	صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک عزل	۱۶
۹۔	صحابہ کرام کے عزل کرنے کی وجہ	۲۳
۱۰۔	اعتراض	۲۴
۱۱۔	جواب	۲۴
۱۲۔	آزاد اور باندی میں فرق	۲۴
۱۳۔	فقہاء احناف اور عزل	۲۸
۱۴۔	آزاد بیوی سے اس کی رضا سے عزل کرنے میں کراہت نہیں ہے	۲۹
۱۵۔	متاخرین کے نزدیک عزل کا حکم	۳۴
۱۶۔	ضبطِ تولید کی بنیاد	۴۰
۱۷۔	جواز ضبطِ تولید کے عذر	۴۱
۱۸۔	''تم ایسا نہ کرو تو بھی کوئی حرج نہیں'' سے مراد	۴۳

Marfat.com

۱۹۔	فاسد نظریہ کی بنا پر عزل یا ضبطِ تولید	۵۱
۲۰۔	تنگی رزق کے خوف سے ضبطِ تولید	۵۲
۲۱۔	لڑکی کی پیدائش سے احتراز کے لئے ضبطِ تولید	۵۳
۲۲۔	ضبطِ تولید کے ممنوع طریقے	۵۵
۲۳۔	نسبندی	۵۵
۲۴۔	نل بندی	۶۲
۲۵۔	بچہ دانی نکلوا دینا	۶۳
۲۶۔	ضبطِ تولید کے مُباح طریقے	۷۴
۲۷۔	گولیاں کھانا	۷۴
۲۸۔	نار پلانٹ	۷۴
۲۹۔	انجکشن لگوانا	۷۵
۳۰۔	کاپرٹی	۷۵
۳۱۔	ملٹی لوڈ	۷۵
۳۲۔	کنڈوم	۷۵
۳۳۔	تقدیر اور تدبیر	۷۶
۳۴۔	تدبیر ممنوع نہیں	۷۷
۳۵۔	ضبطِ تولید اللہ عزّ وجلّ کی رزّاقیت کے خلاف نہیں	۷۸
۳۶۔	ضبطِ تولید تقدیر پر ایمان کے خلاف نہیں	۷۸
۳۷۔	ضبطِ تولید کی ترغیب	۷۹
۳۸۔	اعتراض	۸۲
۳۹۔	جواب	۸۲
۴۰۔	حدیثِ جدامہ کے جوابات	۹۲

Marfat.com

پیش لفظ

ضبطِ تولید کی بنیاد عزل ہے اور عزل کا جواز قرآن وسنت سے ثابت ہے پھر صحابہ رام میں بعض اِسے ناپسند سمجھتے اور بعض جواز کا فتویٰ دیتے اور بعض خود اس پر بھی عمل رتے، پھر آئمہ مجتہدین اور فقہاء اسلام نے ضرورت صالحہ کی بنا پر اِسے جائز قرار یا اور آزاد بیوی سے عزل کو اس کی رضا سے مشروط کیا اور بعض فقہاء کرام نے فسادِ زمانہ ں وجہ سے بیوی کی رضا کے بغیر چند وجوہات کی بنا پر بلا کراہت عزل جائز قرار دیا ہے ر بعد کے علماء کرام نے اس پر فتویٰ بھی دیا ہے۔

اور ضبطِ تولید سے مقصود اولاد کی پیدائش کو روکنا ہے، قدیم سے عزل کا طریقہ رائج ا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نئے نئے طریقے ایجاد ہوتے گئے، ضروری نہیں کہ سب کے سب درست اور صحیح ہوں، ان میں سے بعض درست اور بعض غلط، بعض جائز ہیں، ور بعض ناجائز، اس کے لئے ایک ضابطہ مقرر ہے وہ یہ کہ شرع مطہرہ ایسا کوئی بھی طریقہ پنانے کی اجازت نہیں دیتی کہ جس سے مرد یا عورت میں اَولاد پیدا کرنے کی صلاحیت یشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ لہٰذا جس طریقے میں بھی عورت یا مرد کا بانجھ ہونا پایا جائے ہ ناجائز ہوگا جیسے نسبندی اور نل بندی وغیرہما۔

زیرِ نظر کتاب دراصل ہمارے دار الافتاء سے تقریباً ۲۰۰۰ء میں جاری ہونے والا حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب مدّ ظلہ کا ایک طویل فتویٰ ہے، ہماری کمیٹی شعبہ نشر و اشاعت کی درخواست پر حضرت مفتی صاحب نے اس میں اضافہ کر کے اُسے نئی ترتیب دے کر کتابی صورت بنا کر اشاعت کے لئے پیش کر دیا اور اس میں زیرِ نظر مسئلہ پر بہت اچھی بحث کی ہے، مسائل ذکر کرنے کے ساتھ اُن کے مآخذ ذکر کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے ہر مسئلہ اور ہر بات باحوالہ ہے، اور شروع میں فہرست مضامین

Marfat.com

اور آخر میں ماٰخذ و مراجع ترتیب وار ذکر فرمائے ہیں، کتاب پڑھ کر اور اس کے ماٰخذ و مراجع دیکھ کر حضرت کی محنت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ امید ہے کہ مفتی صاحب قبلہ کی دیگر کتب و رسائل کی طرح یہ کتاب بھی قارئین کی امیدوں پر پوری اُترے گی اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی اس کاوش کو مقبول فرمائے، اور اسے ہر عام و خاص کے لئے نافع بنائے۔

الحمد للہ جمعیت اشاعت اہلسنّت اِسے اپنے مفت سلسلہ اشاعت کے 174 ویں نمبر پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اراکین و ادارہ کی اس سعی کو قبول فرمائے اور آخرت کی نجات کا سامان بنائے۔ آمین

فقط

محمد مختار اشرفی

خادم جامعۃ النّور

و رُکنِ شوریٰ جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

Marfat.com

عزل کا حکم

ضبطِ تولید عزل کے حکم میں ہے، چنانچہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدین متوفی ۱۴۱۴ھ لکھتے ہیں:

''ضبط تولید'' کے لئے دواؤں کا استعمال کرنا جائز ہے کیونکہ یہ بالکل ''عزل'' کے حکم میں ہے اور یہ جائز ہے۔(۱)

عزل کیا ہے؟

''عزل'' عربی زبان کا لفظ ہے، علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں:

و إن نزع و أمنى خارج الفرج، قيل: عَزَل (۲)

یعنی، اگر مرد (آلۂ تناسل) باہر نکال لے اور منی شرمگاہ سے باہر خارج کرے تو (عربی زبان میں) کہا جاتا ہے اس نے ''عزل'' کیا۔

اور امام یحییٰ بن شرف نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں:

العزل: هو أن يجامع فإذا قارب الإنزال، نزع، وأنزل خارج الفرج (۳)

یعنی، ''عزل'' یہ ہے کہ مرد صحبت کرے اور جب انزال قریب ہو تو (اپنا عُضوِ تناسل) باہر نکال لے اور فرج (یعنی عورت کی شرمگاہ) سے باہر منی خارج کرے۔

۱۔ وقار الفتاوی، کتاب النکاح، ضبط تولید، ۱۲۶/۳

۲۔ رَدُّ المُحتار على الدُّرِّ المُختَار، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، مطلب فى حكم العزل، ۵۸۳/۸

۳۔ شرح صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب العزل، ۹/۱۰/۵

Marfat.com

اور ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۶ھ لکھتے ہیں:

هو إخراج الرّجل ذكره من الفرج قبل أن ينزل (۴)

یعنی، ''عزل'' انزال سے قبل مرد کا اپنے عضوِ تناسل کو فرج (یعنی عورت کی شرمگاہ) سے باہر نکالنا ہے۔

علامہ سراج الدین ابراہیم بن نجیم حنفی متوفی ۱۰۰۵ھ (۵) اور علامہ علاؤ الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۰ھ (۶) لکھتے ہیں:

هو الإنزال خارج الفرج

یعنی، ''عزل'' فرج (یعنی عورت کی شرمگاہ) سے باہر انزال (یعنی مادہ منویہ خارج) کرنا ہے۔

''درمختار'' کی عبارت کے تحت علامہ شامی حنفی لکھتے ہیں:

أى بعد النزع لا مطلقاً (۷)

یعنی، (ہمبستری کرتے ہوئے آلۂ تناسل) باہر نکالنے کے بعد نہ کہ مطلقاً (باہر انزال کرنا ''عزل'' ہے)۔

علماء کرام نے ''عزل'' کے جو اصطلاحی معنی بیان کئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ مرد کا اپنی بیوی سے ہمبستری کے دوران اپنی منی کو اس کی شرمگاہ سے باہر خارج کرنا ''عزل'' کہلاتا ہے۔

۴۔ مرقاة شرح مشكاة، كتاب النكاح، باب العزل المباشرة، الفصل الأول، ٣١٤/٦

۵۔ النّهرُ الفائق، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ٢٧٥/٢

۶۔ الدُّرُّ المُختار، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ٥٨٣/٨

أيضاً الدُّرُّ المُنتقى، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ٥٣٨/١

۷۔ رَدُّ المُحتار على الدُّرِ المُختار، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، مطلب فى حكم العزل، ٥٨٣/٨

Marfat.com

عزل سے مقصود

''عزل'' سے مقصود حمل سے بچنا ہے چنانچہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ محمود محبوبی حنفی متوفی ۷۴۷ھ لکھتے ہیں:

العزل: منع عن حدوث الولد (۸)

یعنی، ''عزل'' بچہ کی پیدائش سے رُکنا ہے۔

اور امام بدر الدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ، امام بخاری کے ''صحیح بخاری'' میں ایک عنوان ''باب العزل'' کے تحت لکھتے ہیں:

أی هذا باب فی حکمِ عَزْلِ الرَّجُلِ ذَکَرَهُ من الفرجِ لینزلَ منیَّهُ خارجَ الفرجِ فراراً مِنَ الحبلِ (۹)

یعنی، یہ باب مرد کے اپنے آلۂ تناسل کو عورت کی فرج (شرمگاہ) سے اس لئے نکالنے کے حکم کے بیان میں ہے تاکہ حمل سے بچنے کے لئے اپنے مادہ منویہ کو عورت کی فرج سے باہر گرائے۔

عزل کا شرعی حکم

اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ اگر فاسد عقیدہ نہ ہو اور اس کی ضرورت ہو تو جائز ہے اور بے ضرورت شرعاً ناپسندیدہ عمل ہے۔

قرآن کریم

قرآن کریم میں ہے:

﴿نِسَآءُ کُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ ص فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ﴾ (۱۰)

۸۔ شرح الوقایة، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۲/۵۵

۹۔ عمدة القاری، کتاب النکاح، باب العزل، ۱۴/۱۸۰

۱۰۔ البقرة:۲/۲۲۳

Marfat.com

ترجمہ: تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو۔ (کنز الایمان)

سیّد المفسّرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیہ کریمہ سے ''عزل'' کے جواز کا استدلال کیا ہے

چنانچہ امام طبرانی روایت کرتے ہیں کہ زائدہ بن عمیر الطائی نے بیان کیا کہ:

قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ کَیْفَ تَریٰ فِی الْعَزْلِ؟ قَالَ: اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ، قَالَ فِیْہِ شَیْئًا فَھُوَ کَمَا قَالَ وَ اِلَّا فَاِنِّیْ اَقُوْلُ فِیْہِ ﴿نِسَآءُ کُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ ص فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ﴾ مَنْ شَاءَ عَزَلَ وَ مَنْ شَاءَ تَرَکَ (۱۱)

یعنی، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ عزل کے بارے میں کیا دیکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایا ہے تو حکم وہی ہے جو آپ نے فرمایا، ورنہ میں اس کے حکم کے بارے میں کہتا ہوں (اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے) ﴿نِسَآءُ کُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ ص فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ﴾ ترجمہ: ''تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو'' جو چاہے عزل کرے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

اس روایت کے بارے میں علامہ نور الدین ہیثمی لکھتے ہیں:

رواہ الطبرانی و رجالہ رجال الصحیح ما خلا زائدۃ بن عمیر و ھو ثقۃ (۱۲)

یعنی، اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام رُوات صحیح

۱۱۔ المعجم الکبیر، برقم: ۱۲۶۳، ۱۲/۹۸

۱۲۔ مجمع الزوائد، کتاب النکاح، باب ما جاء فی العزل، برقم: ۷۵۸۰، ۴/۳۹۰

Marfat.com

کے (راوی) ہیں سوائے زائدہ بن عمیر کے اور وہ (بھی) ثقہ ہیں۔

اور اسے حافظ ابن کثیر دمشقی نے بھی ''جامع المسانید'' میں زائدہ بن عمیر کی روایت سے نقل کیا ہے۔(۱۳)

اور اسی کو امام ابن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ نے زائدہ بن عمیر کی روایت سے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مذکورہ آیہ کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا:

مَنْ شَاءَ أَنْ يَعْزِلَ فَلْيَعْزِلْ وَ مَنْ شَاء أَنْ لَا يَعْزِلَ فَلا يَعْزِلْ (۱٤)

یعنی، جو شخص عزل کرنا چاہے تو عزل کرے اور جو عزل نہ کرنا چاہے تو عزل نہ کرے۔

اور امام ابن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ نے جلیل القدر تابعی سے مذکورہ آیہ کریمہ سے عزل پر استدلال کرنا روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے) ﴿فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ اگر چاہو تو عزل کرو اور اگر چاہو تو عزل نہ کرو۔(۱۵)

اور علامہ ابو الحسنات عبد الحی لکھنوی نے لکھا کہ:

إن جواز العزل مُستنبطٌ عن الكتاب، فإنه تعالىٰ قال في باب في النساء: ﴿نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ص فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ فسمّى بضع المرأة حرثاً، و من المعلوم أن الحرث يتخير فيه الإنسان بين أن يسقيه و أن لا يسقيه فكذلك بضع النِّساءِ و بل قيل: إن نزول ﴿اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ بمعنى

۱۳۔ جامع المَسَانيد و السُّنَن، مسند عبدالله بن عباس رضى الله عنهما، برقم: ۲۷۰، ۱٤٥/۳۰

۱٤۔ المُصَنَّف لابن أبى شَيْبة، كتاب النكاح، باب فى العزل و الرُّخصة فيه، برقم: ۱٦۸٤۳، ۱۸۲/۹ و باب فى قوله تعالىٰ ﴿نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ﴾، برقم: ۱٦۹۲۸، ۱۹۹/۹

۱۵۔ تفسير الطبرى، سورة البقرة، الآية: ۲۲۳، برقم: ٤۳۳۸، ٤۰۸/۲

Marfat.com

"کیف شئتم" کان لبیان جوازِ العزل (١٦)

یعنی، بے شک جوازِ عزل کتاب اللہ تعالیٰ سے مُستنبَط ہے پس اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے ہمبستری کے باب میں فرمایا ﴿تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو﴾ پس بضع عورت کا نام "حرث" (کھیتی) رکھا گیا اور یہ معلوم ہے کہ کھیتی میں انسان کو اِس بات میں اختیار ہوتا ہے کہ وہ اُسے سیراب کرے یا نہ کرے پس اسی طرح بضعِ عورت ہے، بلکہ کہا گیا کہ قرآن کریم میں ﴿اَنّٰی شِئْتُمْ﴾ بمعنٰی "کَیْفَ شِئْتُمْ" (جیسے تم چاہو) کا نزول جوازِ عزل کو بیان کرنے کے لئے ہے۔

اور عزل کا جواز احادیثِ نبویہ و آثارِ صحابہ و تابعین سے ثابت ہے۔

حدیث شریف

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث کو مُتعدّد طُرُق کے ساتھ باسنادِ صحیحہ کثیر مُحدِّثین نے روایت کیا ہے۔

چنانچہ امام عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ٢٥٦ھ روایت کرتے ہیں کہ:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ (١٧)

یعنی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ ہم عہد نبوی ﷺ میں عزل کیا کرتے تھے۔

اور صحابیِ رسول ﷺ جب یہ کہے کہ ہم حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارکہ میں ایسے کیا کرتے تھے تو صحابی کا وہ قول علماءِ اصولِ حدیث کے نزدیک مرفوع روایت کے حکم میں ہوتا ہے، چنانچہ امام بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں:

١٦۔ التّعلیق المُمجّد، کتاب النکاح، باب العزل، ٩٩/٢

١٧۔ صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب العزل، برقم: ٥٢٠٧

Marfat.com

قول الصحابی: کُنَّا نفعل کذا، إن أضافه إلى زمن النّبيّ ﷺ، فحکمه حکم المرفوع علی الصحیح عند أهل الحدیث مِنَ الأصولیین (۱۸)

یعنی، صحابیِ رسول ﷺ کا یہ کہنا کہ ہم ایسا کیا کرتے تھے، اسے اگر وہ نبی ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارکہ کی طرف منسوب کرے تو علماءِ اصولِ حدیث کے نزدیک صحیح قول کے مطابق اس (قولِ صحابی) کے لئے مرفوع حدیث کا حکم ہے۔

گویا عزل کی اباحت و جواز حضور ﷺ سے مرفوع حدیث کے ذریعے ثابت ہے ور پھر کسی کام کے لئے صحابی یہ کہے کہ ہم حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ میں ایسا کیا کرتے تھے تو یہ نہیں ہوسکتا کہ حضور ﷺ کو اس کی خبر نہ ہو اور خبر ہونے کے بعد یہ ممکن نہیں کہ آقا پنے غلاموں کو غلط و ناجائز کام سے نہ روکیں اور حضور ﷺ کی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اس فعل کی خبر ہونا اور انہیں اس سے نہ روکنا دوسری صحیح روایت میں مذکور ہے۔

چنانچہ امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ (۱۹) اور امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ (۲۰) روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کُنَّا نَعْزِلُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ یَنْهَنَا عَنْهُ

یعنی، ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں عزل کیا کرتے تھے اور (ہمارے عزل کرنے کی) یہ خبر اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے ہمیں اس سے نہیں روکا۔

۱۸۔ عمدة القاری، باب النکاح، باب العزل، (برقم: ۵۲۰۷)، ۱۸۱/۱۴

۱۹۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل، برقم: ۱۷۸ (۱۴۴۰)، ص ۵۴۲

۲۰۔ السنن الکبریٰ للبیهقی، کتاب النکاح، باب العزل، برقم: ۱۴۳۰۴، ۳۷۳،۳۷۲/۷

Marfat.com

اور امام ابو جعفر طحاوی حنفی متوفی ۳۲۱ھ کی روایت میں ہے کہ:

كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَا يَنْهَانَا عَنْ ذٰلِكَ (۲۱)

یعنی، ہم رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں عزل کیا کرتے ہیں ہمیں اس سے منع نہ فرمایا۔

اور نبی ﷺ کا کسی فعل سے نہ روکنا اس کے جواز کی دلیل ہے اور اگر کسی کے لئے اتنا کافی نہ ہو تو اس سے عرض ہے کہ نبی ﷺ حیات ظاہری کے ساتھ جلوہ افروز تھے اور نزولِ وحی کا زمانہ، اگر صحابہ کرام کا یہ فعل ناجائز و غلط تھا تو بذریعہ وحی ممانعت کیوں نہ ہو گئی اور صحابہ کرام نے اس کے جواز پر ان دونوں باتوں سے استدلال کیا ہے، چنانچہ امام مسلم بن حجاج قشیری (۲۲) اور امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (۲۳) متوفی ۲۷۹ھ، امام ابو جعفر طحاوی حنفی (۲۴) اور امام بیہقی (۲۵) روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كُنَّا نَعْزِلُ وَ الْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ

یعنی، ہم عزل کرتے اور قرآن نازل ہوتا رہا۔

اور حافظ ابو بکر عبد اللہ بن الزبیر متوفی ۲۱۹ھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كُنَّا نَعْزِلُ، وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَ الْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ (۲۶)

۲۱۔ شرح معانی الآثار، کتاب النكاح، باب العزل، برقم: ۴۳۷۰، ۳/۳۵

۲۲۔ صحيح مسلم، کتاب النكاح، باب حكم العزل، برقم: ۱۳۶ (۱۴۴۰)، ص

۲۳۔ سنن الترمذی، کتاب النكاح، باب ماجاء فی العزل، برقم: ۱۳۷، ۳/۲۰۸

۲۴۔ شرح معانی الآثار، کتاب النكاح، باب العزل، برقم: ۴۳۶۸، ۴۳۶۹، ۳/۳۵

۲۵۔ السُّنَن الكُبرىٰ للبيهقی، کتاب النكاح، باب العزل، برقم: ۱۴۳۰۳، ۷/۳۷۲، أيضاً معرفة السنن، کتاب النكاح، باب العزل، برقم: ۴۲۷۷

۲۶۔ المُسنَد للحُمَيدی، أحاديث جابر بن عبدالله الأنصاری رضی الله عنه، برقم: ۱۲۵۷، ۲/۵۳۰

Marfat.com

یعنی، ہم عزل کرتے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے اور قرآن نازل ہوتا رہا۔

اور امام محمد بن اسماعیل بخاری روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، وَ الْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ (٢٧)

یعنی، ہم عہد نبوی ﷺ میں عزل کرتے اور قرآن نازل ہوتا رہا۔

اور حدیث شریف کے اس مضمون کو امام ابن ماجہ (٢٨) اور امام احمد (٢٩) اور دیگر محدثین نے بھی روایت کیا ہے اور امام مسلم کی مندرجہ بالا روایت میں یہ بھی ہے:

زاد إسحاق، قال سفيان: لَوْ كَانَ شَيْئًا يُنْهٰى عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْاٰنُ (٣٠)

یعنی، حدیث شریف کے راوی اسحاق نے (ان کلمات کا اضافہ کیا اور) فرمایا کہ (راوی) ابوسفیان نے (حدیث بیان کرتے ہوئے) کہا عزل اگر ممنوع شی ہوتا تو قرآن کریم ہمیں اس سے ضرور منع فرما دیتا (یعنی قرآن مجید میں اس کی ممانعت نازل ہو جاتی)۔

اس حدیث کے تحت ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

"وَ الْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ" جملة حالية يعنى و لم يمنعنا و اللّٰه عالم بأحوالنا، فيكون كالتقدير لنا (٣١)

یعنی، حدیث شریف میں "وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ" جملہ حالیہ ہے اس کا

- صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب العزل، برقم:٥٢٠٨، ٢٠٠/٣
- سنن ابن ماجة، كتاب النكاح، باب العزل، برقم:١٩٢٧، ٢٥٧/٢
- المسند للإمام أحمد، ٣٠٩/٣
- صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب حكم العزل، برقم: ١٣٦/ ١٤٤٠
- مرقاة، كتاب النكاح، باب المباشرة، الفصل الأول، برقم:٣١٨٤، ٣١٤/٦

Marfat.com

مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ہمارے حال کو جانتا ہے تو گویا (ہمارا یہ عمل) ہمارے لئے تقدیر کی مانند ہے (یعنی جو تقدیر میں ہے وہ ہو کر رہے گا)۔

اور علامہ شرف الدین حسین بن محمد طیبی متوفی ۷۴۳ھ لکھتے ہیں:

فَلَمْ یمنعُنَا الوحیُ وَ لا السُّنّةُ (۳۲)

یعنی، ہمیں عزل سے نہ وحی کے ذریعے منع کیا گیا اور نہ ہی سنّت کے ذریعے۔

اور حضور ﷺ سے عزل کی صراحتاً اباحت بھی مروی ہے چنانچہ امام ابو جعفر طحاوی حنفی روایت کرتے ہیں:

عَن جابرِ بن عبد الله قال: إنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أذِنَ فِی العَزْلِ (۳۳)

یعنی، حضرت جابر بن عبداللہ (انصاری) رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عزل کی اجازت مرحمت فرمائی۔

اسی طرح باندی اور آزاد عورت کے مابین عزل میں تفریق کے بیان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جسے امام ابن ماجہ اور احمد وغیرہما نے روایت کیا ہے (یہ حدیث آئندہ صفحات میں مذکور ہے) جوازِ عزل کی دلیل ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک عزل

امام کمال الدین محمد بن عبدالواحد ابن ہمام حنفی متوفی ۸۶۱ھ لکھتے ہیں:

العَزْل جائز عند عامة الصحابة و كره قوم من الصحابة و غيرهم ...... و الصحيح الجواز۔ ملخصاً (۳۴)

۳۲۔ شرح الطیبی، کتاب النکاح، باب المباشرة، الفصل الاول، برقم:۳۱۸۴، ۳۰۶/۶

۳۳۔ شرح معانی الآثار، کتاب النکاح، باب العزل، برقم:۴۳۶۷، ۳۵/۳

۳۴۔ فتح القدیر، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، المجلد (۳)، ص ۳۷۷، ۳۷۸

Marfat.com

یعنی، عزل جمہور صحابہ کے نزدیک جائز ہے اور صحابہ کرام اور ان کے غیر (علماء کی ایک جماعت) نے اسے ناپسندیدہ جانا اور صحیح یہ ہے کہ جائز ہے۔

اور امام بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں:

فمن قال به من الصحابة: سعد بن أبی وقاص و أبو أیوب الأنصاری، و زید بن ثابت، و عبدالله بن عباس ذکره عنهم مالک فی "المؤطا"، و رواه ابن أبی شیبة أیضاً عن أبیّ بن کعب و رافع بن خدیج و أنس بن مالک، و رواه أیضاً عن غیر واحدٍ من الصحابة، لکن فی العزل عن الأَمَةِ وهم: عمر بن الخطاب، و خباب بن الأرت، وروی کراهته عن أبی بکر و عمر و عثمان و علی و ابن عمر و أبی أمامة رضی الله تعالیٰ عنهم (۳۵)

یعنی، اور صحابہ کرام میں سے جنہوں نے "عزل" کے جواز کا قول کیا ہے وہ حضرت سعد بن ابی وقاص، ابوایوب انصاری، زید بن ثابت، عبداللہ بن عباس، ان سے امام مالک نے "مؤطا" میں (جواز) ذکر کیا ہے اور اسے ابن ابی شیبہ نے بھی حضرت اُبَی بن کعب، رافع بن خدیج اور انس بن مالک وغیرہم متعدد صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں اور لیکن باندی سے عزل کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب، خباب بن الارت سے (منقول ہے) اور اس کی کراہت حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، ابن عمر، ابی اُمامہ سے مروی ہے، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اور امام مالک بن انس متوفی ۱۷۹ھ نے حضرت سعد بن ابی وقاص کے بارے میں روایت کیا ہے کہ:

۳۵۔ عمدة القاری، کتاب النکاح، باب العزل، ۱۸۱/۱۴

Marfat.com

أَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ (٣٦)

یعنی، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عزل کیا کرتے تھے۔

اور امام ابن ابی شیبہ (٣٧) اور امام بیہقی (٣٨) روایت کرتے ہیں کہ عامر بن سعد نے بیان کیا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ عزل کیا کرتے تھے۔

امام ابن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں کہ زبرقان بن السراج کہتے ہیں کہ میں نے ابن معقل کے بارے میں حکم دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ عمل اس نے کیا ہے جو مجھ اور تجھ سے بہتر ہے یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے۔ (٣٩)

اور روایت کرتے ہیں کہ زید بن خارجہ نے بیان کیا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنی باندی سے عزل کیا کرتے تھے۔ (٤٠)

اور روایت کرتے ہیں کہ عکرمہ نے بیان کیا حضرت زید اور سعد رضی اللہ عنہما عزل کیا کرتے تھے۔ (٤١)

اور روایت کرتے ہیں اُبو سلمہ نے بیان کیا کہ حضرت زید اور سعد رضی اللہ عنہما عزل کیا کرتے تھے۔ (٤٢)

اور روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری نے عزل کے بارے میں حکم دریافت کیا گیا تو آپ نے (جواب میں) ارشاد فرمایا: نبی ﷺ کے اصحاب میں اس کا اختلاف

٣٦۔ المُوطّأ للإمام مالك، كتاب الطلاق، باب العزل، برقم:٧٠٧، ص ٣٧٠
أيضاالمؤطا (برواية محمد بن الحسن)، كتاب النكاح، باب العزل، برقم:٥٤٨، ص ١٨٤

٣٧۔ المُصَنَّف لابن أبی شيبة، كتاب النكاح، باب العزل و الرخصة فيه، برقم:١٦٨٤٥/٩/١٨٣

٣٨۔ السُّنَن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب النكاح، باب العزل، برقم: ٤٣١٧، ٣٧٥/٧

٣٩۔ المُصنَّف لابن أبي شيبة، كتاب النكاح، باب العزل و الرخصة فيه، برقم:١٦٨٥٥، ١٨٤/٩

٤٠۔ المُصنَّف لابن أبي شيبة، كتاب النكاح، باب العزل و الرخصة فيه، برقم:١٦٨٤٠، ١٨٢/٩

٤١۔ المُصنَّف لابن أبي شيبة، كتاب النكاح، باب العزل و الرخصة فيه، برقم:١٦٨٤١، ١٨٢/٩

٤٢۔ المُصنَّف لابن أبي شيبة، كتاب النكاح، باب العزل و الرخصة فيه، برقم:١٦٤٧، ١٨٣/٩

Marfat.com

ہے حضرت زید اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما عزل کیا کرتے تھے۔(۴۳)

اور امام مالک(٤٤) ، امام محمد(٤٥) اور بیہقی(٤٦) نے حضرت ابوایوب انصاری کے بارے میں روایت کیا کہ آپ کی اُمّ ولد نے بیان کیا کہ

أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ يَعْزِلُ

یعنی، حضرت ابوایوب (خالد بن زید) رضی اللہ عنہ عزل کیا کرتے تھے۔

اس کے تحت علامہ عثمان بن سعید کمانی حنفی متوفی ۱۱۷۱ھ لکھتے ہیں:

لأنه كان يرى الترخيص فيه كزيد و جابر و ابن عباس و سعد (٤٧)

یعنی، (حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ عزل کیا کرتے تھے) کیونکہ آپ اس میں حضرت زید، جابر، ابن عباس اور سعد رضی اللہ عنہم کی طرح رُخصت کے قائل تھے۔

امام ابن شیبہ روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن افلح بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اُمّ ولد سے نکاح کیا (یعنی اُن کے انتقال کے بعد)، اس نے بتایا کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ عزل کیا کرتے تھے اور حضرت زید بن ثابت کی اُمّ ولد نے خبر دی کہ حضرت زید اُن سے عزل کیا کرتے تھے۔(٤٨)

اور امام مالک اور ان سے امام محمد بن حسن شیبانی روایت کرتے ہیں حجاج بن عمرو

٤٣۔ المُصَنَّف لابن أبي شيبة، كتاب النكاح، باب العزل و الرخصة فيه، برقم:١٦٨٤٦، ١٨٣/٩

٤٤۔ الموطّأ للإمام مالك، كتاب الطلاق، باب العزل، برقم:٧٠٨، ص ٣٧٠

٤٥۔ الموطّا (برواية محمد بن الحسن) كتاب النكاح، باب العزل، برقم:٥٤٩، ص ١٨٤

٤٦۔ السُّنَن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب النكاح، باب العزل، برقم:١٤٣١٨، ١٣٧٥/٧

٤٧۔ المُهَيَّا في كشف أسرار الموطّأ، كتاب النكاح، باب العزل، ٥٥/٣

٤٨۔ المُصَنَّف لابن أبي شيبة، كتاب النكاح، باب العزل و الرخصة فيه، برقم:١٦٨٤٨، المجلد (٩)، ص ١٨٣

Marfat.com

بن غَزِبَہ نے بیان کیا کہ وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ابن قَہد نامی ایک یمنی شخص آیا اور اس نے اپنی باندیوں سے عزل کے بارے میں حکم پوچھا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حجاج فتویٰ دے، میں نے عرض کی اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے ہم تو آپ کی خدمت میں اس لئے بیٹھتے ہیں کہ آپ سے علم حاصل کریں (یعنی آپ مجھ سے زیادہ علم والے ہیں میں آپ کی موجودگی میں فتویٰ دوں، اور پانی کی موجودگی میں تیمّم جائز نہیں ہوگا۔ المُھیّا، ۵۷/۳) آپ رضی اللہ عنہ نے (پھر) فرمایا اسے فتویٰ دے تو میں نے سائل سے کہا وہ تیرے سامنے ہے (یعنی تیری کھیتی کی جگہ تیرے آگے ہے۔ المھیّا، ۵۷/۳) اب تو چاہے اُسے پیاسا رکھے اور اگر چاہے تو سیراب کرے۔ حجاج بن عمرو انصاری کہتے ہیں کہ میں یہ جواب حضرت زید رضی اللہ عنہ کو سُنا رہا تھا تو حضرت زید نے فرمایا (جواب دینے والے نے) سچ کہا۔(۴۹)

امام بیہقی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔(۵۰)

اس روایت کے تحت امام محمد لکھتے ہیں کہ ہم اسی کو لیتے ہیں (یعنی ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جو حجاج نے کہا۔ المُھیّا) باندی سے (بلا اجازت ورضا۔ المُھیّا) عزل کرنے میں ہم کوئی کراہت نہیں سمجھتے مگر آزاد تو اس سے اس کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کرنا چاہئے۔(۵۱)

امام بیہقی روایت کرتے ہیں کہ امام شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عزل کا حکم دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ابن آدم کسی نفس کو قتل نہیں کر سکتا کہ جس کو پیدا کرنے کا اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما دے، تیری کھیتی ہے چاہے تو اُسے پیاسا رکھ اور چاہے تو سیراب کرے۔(۵۲)

۴۹۔ الموطأ للإمام مالك، كتاب الطلاق، باب العزل، برقم: ۱۷۱۰، ص ۳۷۰، ۳۷۱

۵۰۔ السُّنَنُ الكُبرىٰ للبيهقي، كتاب النكاح، باب العزل، برقم: ۱۴۳۱۹، ۳۷۶/۷

۵۱۔ الموطأ (برواية محمد بن الحسن)، كتاب النكاح، باب العزل، برقم: ۵۵۰، ص ۱۸۴

۵۲۔ السُّنَنُ الكُبرىٰ للبيهقي، كتاب النكاح، باب العزل، برقم: ۱۴۳۲۰، ۳۷۶/۷

Marfat.com

امام ابن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں کہ یحییٰ بن عباد نے بیان کیا کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ اپنی باندیوں سے عزل کیا کرتے تھے۔(۵۳)

اور روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید المسیّب فرماتے ہیں کہ انصار (صحابہ) عزل میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور وہ (حضرت ابن المسیّب) حضرت زید، ابو ایوب اور حضرت اُبی رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا کرتے تھے۔(۵۴)

امام مالک (۵۵) اور ابن ابی شیبہ (۵٦) کی ایک روایت میں ہے کہ ابن ابی مُلیکہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنی باندی سے عزل کرنا مذکور ہے۔

اور امام بیہقی کی مجاہد سے روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اپنی باندی سے عزل کرنا مذکور ہے۔(۵۷)

علامہ نور الدین ہیثمی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما عزل کو ناپسند سمجھتے اور حضرت زید اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما عزل کیا کرتے تھے۔

فرماتے ہیں اسے ابو یعلی نے فی حدیث أبی سعید فی العزل روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔(۵۸)

امام ابن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں کہ ابو عمران نے بیان کیا کہ انہوں نے ایک عورت سے سُنا اس نے کہا کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما عزل کیا کرتے تھے۔(۵۹)

۵۳۔ المُصَنَّف لابن أبی شیبة، کتاب النکاح، باب العزل و الرخصة فیه، برقم:۱٦۸٤٤، ۱۸۲/۹

۵٤۔ المُصَنَّف لابن أبی شیبة، کتاب النکاح، باب العزل و الرخصة فیه، برقم:۱٦۸٤۹، ۱۸۳/۹

۵۵۔ المؤطّا للإمام مالك، کتاب الطلاق، باب العزل، برقم:۱۱۷۱، ص ۳۷۱

۵٦۔ المُصَنَّف لابن أبی شیبة، کتاب النکاح، باب العزل و الرخصة فیه، برقم:۱٦۸٦۰، ۱۸٦/۹

۵۷۔ السُّنَنُ الکُبریٰ للبیهقی، برقم:۱٤۳۲۲، ۳۷٦/۷

۵۸۔ مجمع الزوائد، برقم:۷۵۸٤، ۳۹۰/٤، ۳۹۱

۵۹۔ المُصَنَّف لابن أبی شیبة، کتاب النکاح، باب العزل و الرخصة فیه، برقم:۱٦۸۵۲، ۱۸٤/۹

Marfat.com

امام طبرانی نے روایت کیا اور ان سے علامہ نور الدین ہیثمی نے نقل کیا کہ علی بن حسن نے اُس سے روایت کیا کہ جس نے اُسے یہ بیان کیا کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما اپنی باندی سے عزل کیا کرتے تھے۔(٦٠)

امام ابن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں کہ اسماعیل شیبانی نے بیان کیا کہ انہوں نے اس عورت سے نکاح کیا جو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی بیوی رہ چکی تھی تو اس نے خبر دی کہ وہ اُن سے عزل کیا کرتے تھے۔(٦١)

امام ابن شیبہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ حضرت سعید بن المسیّب سے عزل کے بارے میں حکم دریافت کیا گیا تو آپ نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے ہوئے فرمایا وہ تیری کھیتی ہے اگر تو چاہے تو اُسے پیاسا رکھ اگر چاہے تو سیراب کر۔(٦٢)

انہی سے روایت ہے کہ عکرمہ سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے بھی اس کی مثل (یعنی حضرت ابن المسیّب کے جواب کی مثل) جواب دیا۔(٦٣)

انہی سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم فرماتے حضرت علقمہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد عزل کیا کرتے تھے۔(٦٤)

انہی سے روایت ہے کہ جعفر نے اپنے والد سے بیان کہ حضرت علی بن حسن رضی اللہ عنہما عزل کیا کرتے تھے۔(٦٥)

٦٠۔ مجمع الزوائد، کتاب النکاح، باب العزل، برقم:٧٥٨٦، ٣٩١/٤ و قال: رواه الطبرانی، و علی و جدته لم أعرفه

٦١۔ المُصَنَّف لابن أبی شیبة، کتاب النکاح، باب العزل و الرخصة فیه، برقم:١٦٨٤٢، ١٨٢/٩

٦٢۔ المُصَنَّف لابن أبی شیبة، کتاب النکاح، باب العزل و الرخصة فیه، برقم:١٦٨٥٣، ١٨٤/٩

٦٣۔ المُصَنَّف لابن أبی شیبة، کتاب النکاح، باب العزل و الرخصة فیه، برقم:١٦٨٥٤، ١٨٤/٩

٦٤۔ المُصَنَّف لابن أبی شیبة، کتاب النکاح، باب العزل و الرخصة فیه، برقم:١٦٨٥٠، ١٨٣/٩

٦٥۔ المُصَنَّف لابن أبی شیبة، کتاب النکاح، باب العزل و الرخصة فیه، برقم:١٦٨٥١، ١٨٤/٩

Marfat.com

صحابہ کرام کے عزل کرنے کی وجہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان باندیوں (٦٦) سے عزل کیا کرتے تھے تاکہ ان سے انہیں اولاد نہ ہو اس لئے کہ باندی سے اولاد ہو جائے تو وہ شرعاً ''اُمِّ وَلَد'' ہو جاتی ہے جسے نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہی ہبہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ ایک طرح سے آزاد ہوتی ہے اور ایک طرح سے باندی۔ آزاد اس طرح کہ محض باندی کے احکام کے تمام احکام اس پر جاری نہیں ہوتے جیسے بیع و ہبہ وغیرہ اس کے حق میں ممنوع ہیں اور پھر مالک کی موت کے بعد وہ آزاد ہو جاتی ہے اور باندی اس طرح کہ اس پر مذکورہ بالا باندیوں کے تمام احکام جاری ہوتے ہیں۔

اور صحابہ کرام کا اپنی بیویوں سے عزل کرنا بروایاتِ صحیحہ منقول ہے جیسا کہ ''صحیح مسلم'' اور ''مسند امام احمد'' وغیرہما کُتبِ احادیث میں ہے، اور وہاں عزل کا جو سبب صحابہ کرام کی زبانی مذکور ہے وہ یہ ہے کہ ''اولاد پر شفقت کی بنا پر انہوں نے بیویوں سے عزل کیا''۔

٦٦۔ جہاد فی سبیل اللہ میں کفار کی عورتیں قید ہو جائیں انہیں باندیاں اور جو مرد قید ہو جائیں انہیں غلام کہا جاتا ہے۔ حاکم یا امیر کی تقسیم کے بعد جس کے حصے میں وہ غلام یا باندی آجائے وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے اور اُسے اختیار ہوتا ہے چاہے اپنی مِلک میں رکھے یا فروخت یا ہبہ کر دے اور یہ ہمیشہ اپنے مالک کی مِلک میں رہتے ہیں مالک کی موت کے بعد ورثاء کی ملک میں چلے جاتے ہیں، جب تک آزاد نہ کیا جائے آزاد نہیں ہوتے۔ یہ مطلق یا محض غلام یا باندی کہلاتے ہیں اور اگر مالک انہیں کہہ دے کہ اتنی رقم یا مال دے دو تو تم آزاد ہو اور وہ اسے قبول کرلیں تو مُکاتَب یا مُکاتَبہ ہو جاتے ہیں اور جب وہ اتنی رقم ادا کر دیں تو آزاد ہو جاتے ہیں۔ اور محض غلام یا باندی کو مالک اگر کہہ دے کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو تو وہ مطلق مدبَّر یا مدبَّرہ کہلاتے ہیں اور اگر کسی معین وقت یا صفت کے ساتھ آزاد قرار دے تو مقید مُدبَّر یا مُدبَّرہ کہلاتے ہیں جیسے مالک کہے میں اس سال یا اس مرض میں مرگیا تو تو آزاد ہے۔ مدبَّر بنانے کے بعد مالک اپنی بات واپس نہیں لے سکتا اور مطلق مدبَّر کو نہ بیچ سکتا ہے نہ ہبہ یا صدقہ کر سکتا ہے اور نہ ہی اُسے گروی رکھ سکتا ہے ہاں مالک چاہے تو انہیں آزاد کر سکتا ہے اور انہیں مکاتَب یا مکاتَبہ بھی بنا سکتا ہے۔ باندی سے اس کا مالک اگر صحبت کرے اور اُسے اولاد ہو جائے تو وہ اُمّ ولد کہلاتی ہیں بشرطیکہ مالک اس کا اقرار کرے۔

Marfat.com

اعتراض

اگر کوئی یہ کہے کہ عزل میں بچے کے حصول سے رُکنا اور مرد کے پانی کو ضائع کرنا پایا جاتا ہے لہٰذا عزل جائز نہیں ہونا چاہیے۔

جواب

مخدوم محمد جعفر بوبکانی حنفی لکھتے ہیں:

و لأنـه امتنـاع عـن كسـب الـولـد و إضـاعة الماء و إنهما جائزان ألا يرى أنه أبيح وطى الحامل، و الجماع فيما دون الفرج و إن كان فيه إضاعة الماء و امتناع الولد (٦٧)

یعنی، عزل حصول اولاد سے رُکنا اور پانی کا ضائع کرنا ہے اور وہ دونوں جائز ہیں کیا نہیں دیکھا کہ حاملہ عورت اور (دُبر کے علاوہ) فیما دون الفرج جماع مُباح ہے اگر چہ اس میں پانی کا ضائع کرنا اور حصولِ اولاد سے رُکنا ہے۔

آزاد اور باندی میں فرق میں مذاہب

صحابہ کرام علیہم الرضوان اور تابعین عظام اور ائمہ مجتہدین سے عزل کے مسئلہ میں آزاد عورت اور باندی میں فرق منقول ہے، امام بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں:

و روى عن غير واحد من الصحابة التفرقة بين الحرّة و الأمة، فتُستأمر الحرّة و لا تُستأمر الأمة و هم عبد الله بن مسعود و عبدالله بن عباس و عبدالله بن عمر، و من التابعين سعيد بن جبير، و محمد بن سيرين، و إبراهيم التيمي، و عمرو بن مُرّة،

٦٧۔ المتانة فى المرمة عن الخزانة، كتاب النكاح، باب القسم و الوطى الخ، فصل فى العزل و إسقاط الولد، ص٤٣٧

Marfat.com

و جابر بن زید، و الحسن، و عطاء و طاؤس الخ (٦٨)

یعنی، متعدد صحابہ کرام سے (اس مسئلہ میں) آزاد عورت اور باندی میں تفریق مروی ہے، پس آزاد سے (عزل کی) اجازت لی جائے گی جب کہ باندی سے اجازت نہیں لی جائے گی اور وہ (یعنی اس تفریق کے قائل صحابہ) حضرت عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، اور تابعین عظام میں سے سعید بن جبیر، محمد بن سیرین، ابراہیم تیمی، عمرو بن مُرّہ، جابر بن زید، حسن بصری، عطا اور طاؤس رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ الخ

اور مذاہبِ اربعہ میں آزاد اور باندی سے عزل کا حکم بیان کرتے ہوئے اور علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی لکھتے ہیں:

مذاہبِ ثلاثہ (حنفی، شافعی اور حنبلی) میں اس بات پر اتفاق ہے کہ آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل نہ کیا جائے اور باندی سے بلا اجازت عزل کیا جا سکتا ہے اور جو باندی کسی کی بیوی ہو تو امام مالک کے نزدیک اس کے مالک کی اجازت سے اس سے عزل جائز ہے، امام ابو حنیفہ اور امام محمد کا بھی یہی قول ہے (اسی طرح ''مؤطا امام محمد'' (ص ١٨٥) میں ہے)۔

امام ابو یوسف اور امام احمد فرماتے ہیں: باندی سے اجازت لی جائے۔ امام احمد کا ایک قول یہ ہے کہ اُس سے مطلقاً عزل جائز ہے جب کہ دوسرا قول یہ ہے کہ عزل مطلقاً منع ہے، جن فقہاء کرام نے آزاد عورت اور باندی سے عزل کے احکام میں فرق کیا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ ''مصنّف عبدالرزاق'' میں بسند صحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

٦٨۔ عمدة القاری، کتاب النکاح، باب العزل، ١٦/١٨١

Marfat.com

تُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ فِی الْعَزْلِ وَ لَا تُسْتَأْمَرُ الْأَمَةُ السَّرِيَّةُ، فَإِنْ كَانَتْ تَحْتَ حُرٍّ فَعَلَيْهِ أَنْ يَسْتَأْمِرَهَا (٦٩)

یعنی، آزاد عورت سے عزل میں اجازت لی جائے گی اور محض باندی سے اجازت طلب نہیں کی جائے گی اور اگر باندی کسی آزاد مرد کے نکاح میں ہے تو اس پر لازم ہے کہ اُس سے عزل کی اجازت لے۔

یہ حدیث مسئلۂ عزل میں بالکل واضح ہے اگر یہ مرفوع ہے تو اس کے خلاف عمل کرنا درست نہیں۔ (٧٠)

امام زرقانی مالکی متوفی ۱۱۲۲ھ لکھتے ہیں کہ شافعیہ مطلقاً ہر حال میں کراہت کی طرف گئے ہیں الخ (٧١)

اور کراہت سے مراد اُن کے ہاں کراہت تنزیہی ہوگی چنانچہ امام نووی شافعی متوفی ٦٧٦ھ لکھتے ہیں، عورت اگر عزل کی اجازت نہ دے تو اس میں دو وجہیں ہیں:

و أصحهما: لا يحرم، ثم هذه الأحاديث مع غيره يجمع بينهما بأن ما ورد فی النهی محمول کراهة التنزيه و ما ورد فی الإذن فی ذلک محمول علی أنه ليس بحرامٍ و ليس معناه نفی الکراهة (٧٢)

یعنی، دونوں میں اصح یہ ہے کہ (عزل) حرام نہیں ہے پھر ان احادیث کی ان کے غیر کے ساتھ اس طرح مطابقت کی جائے گی کہ جو احادیث نہی (ممانعت) میں وارد ہیں وہ کراہت تنزیہی پر محمول ہیں اور جو

٦٩۔ المُصَنَّف لعبد الرزاق، کتاب النکاح، باب تُستأمر الحرّة فی العزل الخ، برقم: ۱۲۶۱۱، ۱۱۱/۷

٧٠۔ فتح الباری، کتاب النکاح، باب العزل، ۳۸۵/۹

٧١۔ شرح الزُّرقانی علی مُوَطَّأ الإمام مالك، کتاب الطلاق، باب العزل، ۲۹۰/۳

٧٢۔ شرح صحیح مسلم، للنووی: ۹/۱۰/۵

Marfat.com

عزل کی اجازت کے بارے میں وارد ہیں وہ اس پر محمول ہیں کہ عزل حرام نہیں ہے اور اس کا معنی کراہت کی نفی کرنا نہیں ہے۔

اور حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی لکھتے ہیں: آزاد عورت سے بلا اجازت عزل کے جواز میں شافعیہ کے ہاں اختلاف ہے اور امام غزالی (شافعی) نے کہا جائز ہے اور امام غزالی متاخرین (شوافع) کے نزدیک مصحح ہیں۔(۷۳)

بہر حال ہمارا کلام آزاد بیوی کے متعلق ہے تو اس کے بارے میں حدیث شریف میں ہے:

عن عمر بن الخطاب، قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَعْزِلَ عَنِ الْحُرَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا (۷٤)

یعنی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اور حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ آزاد بیوی سے عزل کی اجازت لی جائے گی اور باندی سے اجازت نہیں لی جائے گی۔(۷۵)

حدیثِ عمر رضی اللہ عنہ کی بنا پر فقہاء کرام باندی کے بارے میں مطلقاً عزل کی اجازت دی اور آزاد بیوی سے عزل کے بارے میں فرمایا کہ شوہر اس سے اُس کی اجازت کے بغیر عزل نہ کرے کیونکہ نبی ﷺ نے بغیر اجازت عزل کرنے سے منع فرمایا

۷۳۔ فتح الباری، کتاب النکاح، باب العزل، ۹/۳۳٤

۷٤۔ سنن ابن ماجة، کتاب النکاح، باب العزل، برقم:۱۹۲۸، ۲/٤٥۸
أيضاً المُسنَد للإمام أحمد، برقم:۲۱۲، ۱/۱٤۲، و فی نسخة أخری، ۱/۳۱
أيضاً السُّنَنُ الكُبریٰ للبيهقی، کتاب النکاح، باب من قال يعزل عن الحرة الخ، برقم: ۱٤۳۲٤، ۷/۳۷٦، ۳۷۷
أيضاً مشكاة المصابيح، کتاب النکاح، باب المباشرة، الفصل الثالث، برقم:۳۱۹۷ (۱۵)، ۱/٥۸٦ و قال رواه ابن ماجة

۷٥۔ السُّنَنُ الكُبریٰ للبيهقی، برقم:۱٤۳۲٥، ۷/۳۷۷

Marfat.com

ہے۔(۷۶)

فقہاءِ احناف کے نزدیک حکمِ عزل

امام کمال الدین ابن ہمام حنفی(۷۷) اوران سے علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی (۷۸) نقل کرتے ہیں:

ثم فی بعض أجوبة المشائخ الکراهة و فی بعضها عدمها

یعنی پھر مشائخ (احناف) کے بعض جوابات میں کراہت (مذکور) ہے اور بعض میں عدم کراہت۔

امام قوام الدین امیر کاتب بن امیر عمر الاتقانی الحنفی متوفی ۷۵۸ھ لکھتے ہیں:

و الدلیل علی الجواز ما روی البخاری فی الصحیح بإسناده إلی عطاء عن جابر قال: کُنَّا نَعزِلُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ الْقُرْاٰنُ یَنزِلُ الخ (۷۹)

یعنی، عزل کے جواز کی دلیل وہ (حدیث) ہے جسے امام بخاری نے ''صحیح بخاری'' میں عطاء کی طرف اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ فرماتے ہیں ہم عہدِ رسالت ﷺ میں عزل کیا کرتے اور قرآن نازل ہوتا رہا۔ (اور پھر صحیح مسلم اور سُنَن کی عزل کے بارے روایات ذکر کی ہیں)۔

مخدوم محمد جعفر بوبکانی حنفی لکھتے ہیں:

فی "الخوارزمی": أن العزل جائز عند عامة العلماء خلافاً لبعضهم و لعامة العلماء قوله علیه الصلاة و السلام:

۷۶۔ الهدایة، کتاب الکراهیة، فصل فی الوطء و النظر و اللمس، ۳۔۴/۳۷۱

۷۷۔ فتح القدیر، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۳/۳۷۹

۷۸۔ البحر الرائق، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۳/۲۰۰

۷۹۔ غایة البیان، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ورق ۳۱۸ب

Marfat.com

"أَعْزِلُوْهُنَّ أَوْ لَا تَعْزِلُوْهُنَّ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ فَهُوَ خَالِقُهَا" خيّر بين العزل و تركه فدل على إباحته (٨٠)

یعنی، ''خوارزمی'' میں ہے کہ عامۃ العلماء کے نزدیک عزل جائز ہے برخلاف بعض علماء کے اور عامۃ العلماء کی دلیل نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمان ہے: ''اُن سے عزل کرو یا نہ کرو جب اللہ تعالیٰ کسی روح کو پیدا کرنا چاہے گا تو اُسے پیدا فرما دے گا'' (اس میں نبی ﷺ نے) عزل کرنے اور نہ کرنے میں اختیار عطا فرمایا پس اس فرمان نے عزل کی اباحت پر دلالت کی۔

جن فقہاء کرام نے عزل و جائز قرار دیا ہے انہوں نے اسے آزاد بیوی کی اجازت ورضا کے ساتھ مشروط کیا ہے، چنانچہ امام کمال الدین ابن ہمام لکھتے ہیں:

ثم على الجواز في الأمة فلا يفتقر إلى إذنها، و زوجته يفتقر إلى رضاها، و في الأمة المنكوحة يفتقر إلى الإذن (٨١)

یعنی، پھر جواز کے قول کی بنا پر باندی سے عزل میں اس کی اجازت کا محتاج نہیں اور اپنی (آزاد) بیوی میں اس کی رضا کا محتاج ہے اور منکوحہ باندی میں (مالک کی) اجازت کا محتاج ہے۔

اور علامہ زین الدین ابن نجیم لکھتے ہیں:

و الإذن في العَزْلِ عَنِ الحرّة لها، و لا يُباح بغيره لأنه حقّها (٨٢)

یعنی، اور آزاد بیوی میں عزل کی اجازت دینے کا حق خود اُسے ہے اور اس کے بغیر مُباح نہیں ہے کیونکہ یہ اس کا حق ہے۔

۸۰۔ المتانة في المرمة عن الخزانة، كتاب النكاح، باب القسم و الوطي الخ، فصل في العزل و اسقاط الولد، ص۴۳۷

۸۱۔ فتح القدير، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ۳/۳۷۹

۸۲۔ البحر الرائق، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ۳/۲۰۰

Marfat.com

اور فقیہ عبد الرحمٰن بن محمد بن سلیمان شیخی زادہ حنفی متوفی ۱۰۷۸ھ لکھتے ہیں:

أن العزل جائز بالإذن، وهو الصحيح عند عامة العلماء (۸۳)

یعنی، باندی سے اس کے مالک کی اجازت سے جائز ہے اور عامۃ العلماء کے نزدیک یہی صحیح ہے۔

اور بیوی کی رضا سے عزل مکروہ نہیں، اس کے بارے میں علامہ عثمان بن علی زیلعی حنفی متوفی ۷۱۰ھ (۸۴) اور ان سے نقل کرتے ہوئے علامہ نظام الدین حنفی متوفی ۱۱۶۱ھ اور علماء ہند کی ایک جماعت (۸۵) نے لکھا:

العزل ليس بمكروه برضا امرأته الحرّة

یعنی، اپنی آزاد بیوی کی رضا سے عزل مکروہ نہیں ہے۔

جس طرح باندی کا مالک اجازت دے دے تو عزل میں کراہت نہیں ہے جیسا کہ علامہ سراج الدین ابن نجیم حنفی (۸۶) اور ان سے نقل کرتے ہوئے علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی (۸۷) نے لکھا:

فإذا أذن فلا كراهة في العزل عند عامة العلماء و هو الصحيح

یعنی، جب وہ (یعنی مالک) اجازت دے دے تو عامۃ العلماء کے نزدیک عزل میں کوئی کراہت نہیں۔

اسی طرح آزاد بیوی کی رضا و اجازت سے عزل کیا جائے تو اس میں کراہت نہیں

۸۳۔ مجمعُ الأنهُر، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ۳۶۶/۱

۸۴۔ تبيين الحقائق، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ۵۹۷/۲

۸۵۔ الفتاویٰ الهندية، كتاب النكاح، الباب التاسع فی نكاح الرقيق، ۳۳۵/۱

۸۶۔ النهر الفائق، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ۲۷۵/۲، ۲۷۶

۸۷۔ رَدُّ المُحتار على الدُّرِّ المُختار، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، مطلب فی حكم العزل، ۵۸۳/۸

Marfat.com

ہے، علامہ عبداللہ بن محمود موصلی حنفی متوفی ۶۸۳ھ لکھتے ہیں: امام اعظم کے نزدیک باندی سے عزل کرنے کے لئے مولیٰ کی رضا شرط ہے برخلاف آزاد بیوی کے کیونکہ بچہ اور وطی اس کا حق ہے۔ملخصاً (۸۸)

اور دوسری جگہ لکھتے ہیں:

و یعزل عن أمته بغیر إذنها و عن زوجته بإذنها (۸۹) لأن للزوجة حقاً فی الوطء لقضاء الشهوة و تحصیل الولد حتی ثبت لها الخیار فی الجبّ و العَنَة و لا حقّ للأمَةِ و قد نهٰی علیه الصلاة و السلام (۹۰) عَنِ العَزْلِ عَنِ الْحُرَّةِ إلَّا بِإذْنِهَا (۹۱)

یعنی، اپنی باندی سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کر سکتا ہے اور اپنی بیوی کے ساتھ اس کی اجازت سے کیونکہ بیوی کو قضاءِ شہوت اور تحصیلِ وَلَد کے لئے وطی کا حق ہے یہاں تک کہ شوہر کے آلۂ تناسل کٹے ہونے یا نامرد ہونے کی صورت میں بیوی کو اختیار حاصل ہے جب کہ باندی کو حق نہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آزاد بیوی سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی حنفی متوفی ۷۱۰ھ لکھتے ہیں:

و یعزل عن أمته بلا إذنها و عن زوجته بإذنها (۹۲)

یعنی، چاہے تو باندی سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرے اور اپنی

۸۸۔ کتاب الإختیار لتعلیل المختار، کتاب النکاح، فصل أحکام نکاح العبد و الأمة، ۱۳۷/۳

۸۹۔ المختار للفتویٰ، کتاب الکراهیة، ص۲٤٦

۹۰۔ أخرجه أحمد فی "مسنده" ۳۱/۱

۹۱۔ کتاب الإختیار لتعلیل المختار، کتاب الکراهیة، فصل فی مسائل المختلفة من المکروهات وغیرها، ۲۰۳/٤

۹۲۔ کنز الدقائق، کتاب الکراهیة، فصل فی النظر و اللمس، ص۱۲٤

Marfat.com

بیوی سے اس کی اجازت سے۔

اس کے تحت علامہ زیلعی لکھتے ہیں:

لأن للحرّة حقّ فی الوطء حتی کان لها المطالبة به قضاء للشهوة و تحصیلاً للولد، و لهذا تخیّر فی الجبّ و العَنة، و لا حقّ للأمة فی الوطء، و العزل یخلّ بما ذکرنا وهو المقصود بالنکاح فلا یملک تنقیص حق الحرّة بغیر إذنها (۹۳)

یعنی، کیونکہ آزاد بیوی کے لئے وطی میں حق ہے یہاں تک کہ اُسے شہوت کو پورا کرنے اور حصولِ اولاد کے لئے اس کے مطالبے کا حق ہے، اسی لئے اُسے شوہر کے مقطوع الذکر اور اس کے نامرد ہونے کی صورت اختیار دیا جاتا ہے اور باندی کا وطی (ہمبستری) میں کوئی حق نہیں اور جو ہم نے ذکر کیا عزل اس میں (قضاءِ شہوت و تحصیل ولد دونوں) مُخل ہوتا ہے اور نکاح سے مقصود یہی ہے پس شوہر اس کی اجازت کے بغیر اس کے حق میں کمی کرنے کا مالک نہیں ہے۔

اور ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

و یجوز أن یعزل عن امرأته بإذنها و عن أمته بدونه: أما الأول فلما فی "سنن ابن ماجة" عن عمر الخطاب أنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ أَنْ یَعْزِلَ عَنِ الْحُرَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا (۹۴)

یعنی، اپنی بیوی سے اس کی اجازت سے عزل جائز ہے اور اپنی باندی سے بغیر اس کے، اور اول تو اس وجہ سے کہ ''سنن ابن ماجہ'' میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے آزاد بیوی

۹۳۔ تبیین الحقائق، کتاب الکراهیة، فصل فی النظر و اللمس، ۴۷/۷

۹۴۔ فتح، باب العنایة، ۳۸/۴

Marfat.com

کے ساتھ اس کی اجازت کے بغیر عزل سے منع فرمایا۔

۵ اور علامہ مصطفیٰ بن محمد بن یونس طائی حنفی متوفی ۱۱۹۳ھ لکھتے ہیں:

و یعزل عن الحرّة باذنها (۹۵)

یعنی، آزاد بیوی سے (شوہر) اس کی اجازت سے عزل کرے۔

اور فقہاء کرام نے آزاد بیوی سے اس کی رضا کے بغیر عزل کو مکروہ لکھا ہے جیسا کہ علامہ علاؤ الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی متوفی ۵۸۷ھ لکھتے ہیں:

یکره للزوج أن یعزل عن امرأته الحرّة بغیر رضاها لأن الوطی عن انزال سبب لحصول الولد و لها فی الولد حقٌّ، و بالعزل یفوت الولد فکأنه سبب لفوات حقّها (۹۶)

یعنی، شوہر کے لئے آزاد بیوی سے اس کی رضا کے بغیر عزل کرنا مکروہ ہے کیونکہ انزال کے ساتھ وطی (ہمبستری) بچے کی پیدائش کا سبب ہے اور اس کا بچے میں حق ہے اور عزل کے ذریعے بچے کی پیدائش فوت ہو جاتی ہے گویا کہ عزل عورت کے حق کو فوت کرنے کا سبب ہوا۔

اور امام زین الدین ابن نجیم حنفی نقل کرتے ہیں:

و فی "الخانیة" ذکر فی الکتاب أنه لا یباح بغیر إذنها (۹۷)

یعنی، ''فتاویٰ خانیہ'' میں ہے: کتاب میں مذکور ہے کہ عزل بیوی کی اجازت کے بغیر مُباح نہیں ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ حنفی مذہب یہ ہے کہ آزاد بیوی سے عزل اس کی رضا کے بغیر درست نہیں ہے، لیکن بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں کہ زمانے کے تغیر کے ساتھ جن میں تغیّر واقع ہوسکتا ہے اور یہ بھی اُن سے میں سے ایک ہے لہٰذا متاخرین فقہاء کرام نے

۹۵۔ کنز البیان، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ص ۱۱۹

۹۶۔ بدائع الصنائع، کتاب النکاح، فصل فی المعاشرة، ۳/۶۱٤

۹۷۔ البحر الرائق، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۳/۲۰۰، تحت قوله: و الإذن فی العزل

Marfat.com

فرمایا کہ ہمارے اس زمانے میں فسادِ زمانہ کی وجہ سے بچے کے بگڑنے کا ڈر ہو تو بلا اِذن عزل جائز ہے۔

چنانچہ علامہ حسن بن منصور اوز جندی متوفی ۵۹۲ھ نے لکھا:

قالوا: فی زماننا یباح لسوء الزمان (۹۸)

یعنی، فقہاء کرام نے فرمایا ہمارے زمانے میں زمانہ (یعنی لوگوں) کی برائی کی وجہ سے (بلا اجازت عزل) مُباح ہے۔

جب کہ علامہ زین الدین ابن نجیم (۹۹)، سراج الدین ابن نجیم (۱۰۰) اور فقیہ عبدالرحمٰن شیخی زادہ (۱۰۱) نے اس طرح نقل کیا ہے:

قالوا: فی زماننا یباح لفساد الزمان

یعنی، فقہاء کرام نے فرمایا ہمارے زمانے میں فساد زمانہ کی وجہ سے مُباح ہے۔

مخدوم محمد جعفر بوبکانی لکھتے ہیں:

و فی "الظهيرية": رجل عزل عن امرأته بغير إذنها لسوء هذا الزمان لا بأس به لما روی عن النبیّ ﷺ أنه قال: "خِيَارُ أُمَّتِی بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ كُلُّ ضَعِيفِ الْحَاذِ" قِيلَ: وَ مَا ضَعِيفُ الْحَاذُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: قَلِيلُ الْأَهْلِ قَلِيلُ الْوَلَدِ" انتهی، و الحديث أخرجه أبو يعلی فی "مسنده" بتغيير يسيرٍ (۱۰۲)

۹۸۔ فتاویٰ قاضیخان، کتاب الحظر و الإباحة، باب الختان، ۴۱۰/۳

۹۹۔ البحر الرائق، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۲۰۰/۳

۱۰۰۔ النّهر الفائق، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۲۷۶/۲

۱۰۱۔ مجمعُ الأَنْهُر، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۳۶۶/۱

۱۰۲۔ المتانة فی المرمة عن الخزنة، کتاب النکاح، باب القسم و الوطی الخ، فصل فی العزل و إسقاط الولد، ص۴۳۷

Marfat.com

یعنی، ''فتاویٰ ظہیریہ'' میں ہے کوئی شخص اس زمانہ کی بُرائی کی وجہ سے اپنی بیوی کے ساتھ اس کی اجازت کے بغیر عزل کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''دو صدیوں کے بعد میری اُمّت میں ہر ''ضعیف الحاذ'' بہتر ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ضعیف الحاذ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: **قلیل الأھل** اور **قلیل الأولاد** (یعنی، جس کی بیویاں کم ہوں اور اولاد کم ہو) اھ، اس حدیث شریف کی ابویعلی نے اپنی ''مسند'' میں تھوڑی سی تغییر کے ساتھ تخریج کی ہے۔(۱۰۳)

۱۰۳۔ ابوھاجر محمد السعید بن بسیونی نے اپنے موسوعہ میں "العزلة" لأبی خطاب البُستی (ص۳٦ السلفیة) کے حوالے سے

خِیَارُکُمْ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ کُلُّ خَفِیفِ الْحَاذِ

کے الفاظ نقل کئے ہیں جب کہ "اتحاف السادۃ المتقین" للزبیدی (۲۹۰/۵، تصویر بیروت) اور "المغنی عن حمل الأسفار" للعراقی (۲۴/۲، عیسی الحلبی) اور "کشف الخفاء" للعجلوانی کے حوالے سے

خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ الخ

کے الفاظ نقل کئے ہیں۔(موسوعة أطرافِ الحدیث النبوی الشریف، ۶۴۱/۴، ۶۴۸)

اور علی حسن علی الحلبی وغیرہ نے اپنے ''موسوعہ'' میں

خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ الْخَفِیفُ الْحَاذُ الَّذِی لَا أَھْلَ لَهُ وَ لَا وَلَدَ

کے الفاظ نقل کئے ہیں۔(موسوعة الأحادیث و الآثار الضعیفة و الموضوعة، برقم:۱۰۲۲۸، ۴۲۵/۴)

یعنی، دو صدیوں کے بعد لوگوں میں خفیف الحاذ بہتر ہوگا کہ جس کا نہ اہل ہو اور نہ اولاد۔

اور علامہ اسماعیل بن محمد عجلوانی شافعی نے ''کشف الخفاء'' میں مندرجہ الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:

"خَیْرُکُمْ فِیْ رَأْسِ الْمِائَتَیْنِ الْخَفِیفُ الْحَاذُ" قیل یا رسول الله! مَا الْخَفِیفُ الْحَاذُ؟ قَالَ مَنْ لَا أَھْلَ له و لَا مَالَ"

یعنی، دو صدیوں کے اختتام پر تم میں بہتر وہ ہوگا جو خفیف الحاذ ہوگا، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ''خفیف الحاذ'' کیا ہے، فرمایا ''جس کا نہ اہل ہو اور نہ مال''۔

اور لکھتے ہیں کہ اس حدیث شریف کو ابویعلیٰ نے اپنی ''مسند'' میں حذیفہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور

Marfat.com

اور حافظ الدین محمد بن محمد بن شہاب ابن البزار کردوی حنفی متوفی ۸۲۷ھ لکھتے ہیں:

و فی الفتاویٰ: عزل عنها لما يخاف على الولد من سوء الزمان بلا إذنها يسعه ذلک، و إن كان هذا على خلاف ظاهر الجواب (۱۰٤)

یعنی، فتاویٰ میں ہے کہ بچے پر زمانے کی برائی کے خوف کی وجہ سے (اپنی آزاد بیوی کی) اجازت کے بغیر اس سے عزل کرے کہ اُسے اس کی اجازت ہے، اگرچہ یہ ظاہر الجواب کے خلاف ہے۔

اور امام کمال الدین ابن ہمام لکھتے ہیں:

و فی الفتاویٰ: إن خاف من الولد السوء فی الحرّة يسعه العزل بغير رضاها لفساد الزمان (۱۰۵)

یعنی، فتاویٰ میں ہے: اگر بچے پر زمانہ کی برائی کا خوف ہو تو اُسے فسادِ زمانہ کی وجہ سے آزاد بیوی سے اس کی رضا کے بغیر عزل کی اجازت ہے۔

اور علامہ عبدالعلی برجندی لکھتے ہیں:

قال بعضهم: إن خاف من ولد السوء فله أن يعزل عن الحرّة لسوء الزمان (۱۰٦)

خلیلی نے کہا کہ حُفاظِ حدیث نے راوی روّاد بن الجراح کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے اور صنعانی نے اس پر وضع کا حکم لگایا ہے لیکن اس نے

"خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ الْخَفِيفُ الْحَاذُ الَّذِیْ لَا زَوْجَةَ لَهُ وَ لَا وَلَدَ"

کے الفاظ سے ذکر کیا ہے۔(كشف الخفاء، برقم:۱۲۳۳، ۳٤۲/۱)

اور علامہ سخاوی لکھتے ہیں اگر یہ حدیث صحیح ہو تو یہ فتنوں کے دنوں میں دنیا اور لذائذ دنیا سے بے تعلقی کے جواز پر محمول ہے۔(المقاصدُ الحَسَنة، برقم:٤٥۲، ص ۲۱۰)

۱۰٤۔ الفتاوىٰ البزازية، كتاب الكراهية، الفصل السادس فی النكاح، ۳٦۷/٦، ۳٦۸

۱۰۵۔ فتح القدير، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ۳۷۹/۳

۱۰٦۔ البرجندی شرح مختصر الوقاية، كتاب النكاح، باب نكاح القنّ، ۲٤/۲

Marfat.com

یعنی، بعض فقہاء کرام نے فرمایا کہ اگر بچے سے برائی کا خوف ہو تو شوہر کے لئے آزاد عورت سے زمانہ کی برائی کی وجہ سے عزل کرنا جائز ہے۔

اور یہ سب تغیرِ زمانہ کی وجہ سے ہے چنانچہ علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

فقد عُلِم مما فی "الخانية" أن منقول المذهبِ عدم الإباحة، و أن هذا تقييد من المشائخ المذهب لتغيّر بعض الأحكام بتغيّر الزمان، و أقرّه فی "الفتح" (١٠٧) و به جزم "القُهستانیُّ" (١٠٨) أيضاً حيث قال: و هذا إذا لم يخف على الولد السُّوْءَ لفساد الزمان، و إلا فلا يجوز بلا إذنها (١٠٩)

یعنی، جو "خانیہ" میں ہے اس سے معلوم ہو (آزاد بیوی سے بلا رضا عزل میں) منقول مذہب عدمِ اِباحت ہے اور یہ (یعنی فسادِ زمانہ کی وجہ سے بلا اذن عزل) تغیرِ زمانہ کی وجہ سے بعض احکام میں تغیر کے لئے مشائخ مذہب کی (طرف سے) قید ہے اور "فتح القدیر" میں اسے ثابت رکھا اور اسی پر قہستانی نے بھی جزم کیا جیسا کہ فرمایا یہ (اجازت کی شرط) اس وقت ہے جب فسادِ زمانہ کی وجہ سے بچے پر برائی کا خوف نہ ہو ورنہ بلا اِذن جائز نہیں۔

فقہاء کرام نے زوجہ کے اذن و رضا کو ساقط کرنے والا یہ ایک عذر ذکر کیا ہے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ رُخصت اسی عذر پر متصور ہے بلکہ اس جیسا کوئی اور عذر بھی پایا جائے تو یہ رُخصت متحقق ہوگی۔

چنانچہ امام کمال الدین ابن ہمام فقہاء کی ذکر کردہ رخصت کے بعد لکھتے ہیں:

١٠٧۔ فتح القدير، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ٣/٣٧٩

١٠٨۔ جامع الرموز، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ١/٢٩٤

١٠٩۔ رَدُّ المُحتار على الدُّرِّ المُختار، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ٨/٥٨٥

Marfat.com

فليعتبر مثله من الأعذار مُسقِطاً لإذنها (۱۱۰)

یعنی، پس اس کی مثل عذر بیوی کی اجازت (والی شرط) کو ساقط کرنے میں معتبر ہونا چاہئیں۔

اور اسے صاحبِ فتح سے علامہ زین الدین (۱۱۱) اور علامہ سراج الدین (۱۱۲) نے بھی نقل کیا ہے۔

صاحبِ فتح القدیر کی اس عبارت کے تحت علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

قوله الفتح: "فليعتبر مثله": يُحتمل أن يريد بالمثل كقولهم: مثلك لا يَبُخَل، و يُحتمل أنه أراد الحاقَ مِثل هذا العُذرِ به (۱۱۳)

یعنی، صاحبِ فتح القدیر کا قول کہ "اس کے مثل کا اعتبار کیا جائے" یہ احتمال رکھتا ہے کہ مثل سے ارادہ کیا ہو عربوں کے قول کی طرح "**مثله لا يبخل**" (تیری مثل (شخص) بخل نہیں کرتا) اور یہ بھی احتمال ہے کہ عذر کی مثل (دیگر اعذار) کو اس کے ساتھ لاحق کرنے کا ارادہ کیا ہو۔

اور دوسرا احتمال قوی ہے اس لئے کہ فقہاء کرام نے دیگر اعذار اس کے ساتھ لاحق کئے ہیں جیسا کہ فقہ کا علم رکھنے والوں پر مخفی نہیں ہے۔

قدیم سے حمل سے بچنے کے لے غیر مُضر ایک ہی عزل کا طریقہ رائج تھا اس لئے احادیثِ نبویہ علیہ التحیۃ والثناء اور آثارِ صحابہ و تابعین میں اور پھر کلامِ مجتہدین و عباراتِ

۱۱۰۔ فتح القدير، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ۳/۳۷۹

۱۱۱۔ البحر الرائق، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ۳/۲۰۰

۱۱۲۔ النهر الفائق، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ۲/۲۷۶

۱۱۳۔ رَدُّ المُحتار على الدُّرِّ المُختار، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، مطلب في حكم العزل، ۸/۵۸۵

Marfat.com

فقہاء میں اسی کا ذکر ملتا ہے، عزل سے مقصود چونکہ حمل سے احتراز ہے اس لئے اس مقصد کے حصول کے لئے عزل کے علاوہ دوسرا طریقہ ادویات یا ان کے علاوہ کوئی اندرونی یا بیرونی طریقہ اختیار کیا جائے تو جائز ہوگا، فقہاء کرام کی عبارت سے اس کے جواز کا ثبوت ملتا ہے جیسے عورت کے رحم کے منہ کو بند کرنا تا کہ مادۂ تولید کے قطرے عورت کے رحم میں داخل نہ ہوسکیں۔

چنانچہ علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی لکھتے ہیں:

و علی هذا یُباح لها سدّ فم الرحم بغیر إذنه (۱۱۴)

یعنی، اس بنا پر عورت کے لئے مُباح ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے رحم کا منہ بند کروادے۔

اور علامہ سید احمد طحطاوی ''درمختار'' کی عبارت ''**و لو بلا إذن الزوج**'' کے تحت لکھتے ہیں:

أخذ صاحب النهر من هذا یُباح لها أن تسدّ فم الرَّحم لئلا تحبل (۱۱۵)

یعنی، صاحب نہر نے اس سے اخذ کیا کہ اگر حمل روکنے کے لئے رحم کا منہ بند کردے تو یہ اس کے لئے مُباح ہے۔

اور علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

یجوز لها سدُّ فم رَحِمِها کما تفعله النساء (۱۱۶)

یعنی، عورت کے لئے اپنے رحم کا منہ بند کروانا جائز ہے جیسا کہ عورتیں کرتی ہیں۔

۱۱۴۔ البحر الرّائق، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۳/۲۰۰

۱۱۵۔ حاشیةُ الطَّحطاوی علی الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۲/۷۷

۱۱۶۔ ردُّ المحتار علی الدُّرِّ المُختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۸/۵۸۷

Marfat.com

اور علامہ علاؤالدین ابن عابدین شامی متوفی ۱۳۰۶ھ لکھتے ہیں:

و جاز لها سدُّ فم رحمها، لئلا تحبل إن بإذنه و إلا لا (۱۱۷)

یعنی، عورت کے لئے اپنے رحم کا منہ بند کروانا جائز ہے تا کہ حمل قرار نہ پائے اگر شوہر کی اجازت سے ہو ورنہ جائز نہیں۔

صاحب بحر علامہ زین الدین نے اس پر لکھا کہ

أنه ينبغي أن يكون حراماً بغير إذن الزوج قياساً على عزله بغير إذنها (۱۱۸)

یعنی، شوہر کے لئے بیوی کی اجازت کے بغیر عزل کے حرام ہونے پر قیاس کرتے ہوئے عورت کا اپنے رحم کے منہ کو شوہر کی اجازت کے بغیر بند کروانا بھی حرام ہونا چاہئے۔

علامہ شامی نے اس کے جواب میں لکھا:

فما في "البحر" مبنيٌّ على ما هو أصل المذهب و ما في "النهر" علىٰ ما قاله المشائخ و الله الموفّق (۱۱۹)

یعنی، جو "بحر الرائق" میں ہے اصل مذہب پر مبنی ہے اور جو "نہر" میں ہے وہ اس پر مبنی ہے جو مشائخ نے فرمایا۔

فقہاء کرام کی عبارت "بلا اذن الزوج" جب اس فعل کے جواز کو ثابت کرتی ہے تو شوہر کی رضا و اذن سے اس فعل کا جواز بطریق اولیٰ ثابت ہوگا۔ کما لا یخفی

ضبطِ تولید کی بنیاد

ضبطِ تولید کی بنیاد عزل ہے، ضبطِ تولید کے بارے میں فقہاء کرام کی زیادہ تر بحث

۱۱۷۔ الهدية العلائية، ص ۲٤٦

۱۱۸۔ البحر الرائق، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ۲۷٤/۳

۱۱۹۔ ردُّ المُحتار على الدُّرِّ المُختار، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، تنبيه، ۸/۵۸۷

Marfat.com

اسی پر ہے کس صورت میں بلا اجازت عزل جائز ہے اور کس صورت میں جائز نہیں اور جس عذر کی بناء پر فقہاء کرام نے بلا اجازت عزل (یعنی ضبطِ تولید) کو جائز قرار دیا ہے یقیناً وہ عذر نفسِ عزل کو بھی مُباح کر دے گا، اسی طرح جو عذر اسقاطِ حمل کو مُباح کر دے وہی عذر نفسِ عزل کو بھی مُباح کر دے گا اگرچہ بعض کے نزدیک مطلقاً بلا عذر عزل مُباح ہے وہ شاید اس وجہ سے کہ فقہاء کی اکثر بحث ''بالاذن'' اور ''بلا اذن'' عزل کے بارے میں تھی تو انہوں نے سمجھا کہ نفسِ عزل کی اباحت کا کوئی مخالف نہیں ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے، یا پھر اُن کے اس قول کی وجہ یہ ہو کہ اُن کی نظر دلائل شرعیہ پر نہیں رہی، بہر حال نفسِ ضبطِ تولید کے لئے کسی صالح عذر کا پایا جانا ضروری ہے کیونکہ یہ شرع مطہرہ کا مطلوبِ اصلی نہیں اور نہ ہی یہ عند اللہ تعالیٰ و عند الرسول ﷺ مرغوب امر ہے۔ اب ذیل میں ہم فقہاء کرام کی عبارات میں صراحتاً یا ضمناً مذکور اعذار یا اُن جیسے دیگر عذر ترتیب وار ذکر کرتے ہیں۔

☆...... پہلا بچہ چھوٹا ہو حاملہ ہو جانے سے عورت کا دودھ کم ہونے کا خطرہ ہو اور دودھ پلانے والی اجرت پر لینا بچے کے باپ کی وسعت میں نہ ہو اس وجہ سے عزل کرے، کیونکہ اسقاطِ حمل کے جواز کے اسباب میں فقہاء کرام نے یہ سبب ذکر کیا ہے جیسا کہ علامہ حسن بن منصور اوزجندی (۱۲۰) اور علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری حنفی متوفی ۵۴۰ھ (۱۲۱) لکھتے ہیں:

المرضعة إذا ظهر بها الحبل و انقطع لبنها و ليس لأبى الصغير ما يستأجرها به الظئر و يخاف هلاک الولد قالوا يباح لها أن تعالج فى استنزال الدم ما دام الحمل نطفةً أو علقةً أو مضغةً لم يخلق له عضو الخ

۱۲۰۔ فتاویٰ قاضیخان، کتاب الحظر و الإباحة، باب الختان، ۳/۴۱۰

۱۲۱۔ خلاصة الفتاویٰ، کتاب النکاح، الفصل الخامس عشر فی الحضر و الإباحة، ۲/۵۲

Marfat.com

یعنی، دودھ پلانے والی عورت کو جب حمل ظاہر ہو جائے اور اس کا دودھ (ظہورِ حمل کی وجہ سے) منقطع ہو جائے اور بچے کے باپ کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ جس سے دودھ پلانے والی کرائے پر لے سکے اور بچے کے ہلاک ہونے کا خوف ہو تو فقہاء کرام نے فرمایا جب تک حمل نطفہ یا بستہ خون یا گوشت کا لوتھڑا ہے (اور ابھی تک) اس کے اعضاء نہیں بنے تو عورت کے لئے خون جاری کرنے کے لئے علاج کروانا مُباح ہے۔

اور علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

و قال ابن وهبان: و من الأعذار أن ينقطع لبنها بعد ظهور الحمل و ليس لأبى الصبىّ ما يستأجر به الظِّئرَ و يَخافُ هلاكه (۱۲۲)

یعنی، ابن وہبان نے فرمایا عذروں میں سے یہ ہے کہ حمل ظاہر ہونے کے بعد عورت کا دودھ منقطع ہو جائے (اور اس کا پہلے سے چھوٹا بچہ ہو) اور بچے کے باپ کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ جس سے بچے کے لئے دودھ پلانے والی کرائے پر لے سکے اور بچے کی ہلاکت کا خوف ہو۔

جب اس عذر کی بنا پر حمل ٹھہرنے کے بعد ایک مخصوص مدت کے اندر سے ساقط کروانا جائز ہے تو اس عذر کی بنا پر عزل یا حمل کو روکنے کے لئے دوسرے ذرائع اختیار کرنا بطریقِ اَولیٰ جائز ہوں گے۔

اور اس کی تائید مندرجہ ذیل روایات سے بھی ہوتی ہے چنانچہ امام نسائی روایت کرتے ہیں:

عن أبى سعيد الزرقى: أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِىْ تُرْضِعُ وَ أَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ، فَقَالَ

۱۲۲۔ رد المحتار على الدر المختار، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ۸/۵۸۶

Marfat.com

النَّبِیَّ علیہ السلام: "إِنَّ مَا قَدْ قُدِّرَ فِی الرَّحِمِ سَیَکُوْنُ (۱۲۳)

یعنی، حضرت ابوسعید زرقی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا، پس عرض کرنے لگا، میری بیوی بچے کو دودھ پلاتی ہے اور میں (اس حال میں) اس کا حاملہ ہونا پسند نہیں کرتا تو نبی ﷺ نے فرمایا: رحم میں جو مقدر ہو چکا ہے وہ عنقریب ہو کر رہے گا۔

اسی طرح امام مسلم (۱۲٤) اور امام نسائی (۱۲۵) کی دوسری روایت ہے:

عن أبی سعید الخدری قال: ذُکِرَ ذٰلِکَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: "وَ مَا ذَاکُمْ" قُلْنَا: الرَّجُلُ تَکُوْنُ لَهُ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ فَیُصِیْبُ مِنْهَا فَیُصِیْبُهَا، وَ یَکْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهَا الْحَمْلَ، وَ تَکُوْنَ لَهُ الْجَارِیَةُ فَیُصِیْبُ مِنْهَا، وَ یُکْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ، قَالَ: لَا عَلَیْکُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوْا، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ۔ واللفظ للنسائی

یعنی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا اس (یعنی عزل) کا ذکر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں کیا گیا، (آپ ﷺ نے) فرمایا: "تم یہ کیوں کرتے ہو" ہم نے عرض کیا آدمی کے پاس (ایک) عورت ہوتی ہے جو اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے، پھر وہ اس سے ہمبستری کرتا ہے اور اس کے حاملہ ہونے کو ناپسند سمجھتا ہے،

۱۲۳۔ السُّنَنُ الکُبریٰ للنسائی، کتاب النکاح، باب العزل، برقم:۵٤۸۷۔۳، ۳۰۷/۳
أیضاً جامع المَسَانید و السُّنَن، مسند أبی سعید الخدری، عبد الله بن مرّہ الذرقی عنه، برقم:٤۳۵، ۲۰٤/۳۳، ۲۰۵

۱۲٤۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل، برقم:۱۳۱ (۱٤۳۸)، ص۵٤۰، ۵٤۱

۱۲۵۔ السُّنَن الکُبریٰ، کتاب النکاح، باب الغیلة و العزل، برقم:۵٤۸٦۔۲، ۳۰۷/۳

Marfat.com

اور اس کی باندی ہوتی ہے اور وہ اس سے ہمبستری کرتا ہے اور وہ اسے پسند نہیں کرتا کہ وہ اس سے حاملہ ہو (تو نبی ﷺ نے) فرمایا: ''تم ایسا نہ کرو تو بھی کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ تو تقدیر کی بات ہے''۔

مندرجہ بالا روایات میں ''لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا'' کے کلمات وارد ہیں اور یہی کلمات امام بخاری (۱۲۶) اور امام مسلم (۱۲۷) میں، اور امام احمد (۱۲۸) سے مروی روایت میں ہے۔

اس کے علاوہ ''مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا'' کے کلمات امام بخاری (۱۲۹) اور امام ابو داؤد (۱۳۰) اور امام احمد (۱۳۱) سے مروی ہیں کما نقلہ ابن کثیر (۱۳۲) اب دیکھنا یہ ہے کہ نبی ﷺ کی ان کلمات سے کیا مراد ہے۔

نبی ﷺ نے ان کلمات سے اس عذر کی بنا پر عزل سے منع فرمایا جیسا کہ حدیثِ اُبی سعید کے ایک راوی نے حسن بصری سے بیان کیا، چنانچہ صحیح مسلم میں ہے، ابن عوف کہتے ہیں کہ حسن نے یہ حدیث سُن کر کہا بخدا اِس میں عزل سے ناراضگی کا اظہار ہے۔(۱۳۳) اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ کلمہ نہی کے قریب ہے چنانچہ اسی حدیث کے ایک راوی

۱۲۶۔ صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب بیع الرقیق (برقم:۲۲۲۹)، ۳/۴۷

۱۲۷۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل ،برقم:۱۲۵ (۱۴۳۸)

۱۲۸۔ المُسنَد للإمام أحمد، ۳/۸۳
أیضاً جامع المَسانید و السُّنَن لا بن کثیر، ۳۳/۲۰۳)

۱۲۹۔ صحیح البخاری، کتاب العتق، باب من ملك من العرب، برقم:۲۵۴۳، ۲/۱۴۰، ۱۴۱و کتاب المغازی، باب بن مصطلق الخ، برقم:۴۱۳۸، ۳/۵۴ و کتاب التوحید، باب قول الله تعالیٰ ﴿هو الله الخالق البارئ المصور﴾، برقم:۷۴۵۹، ۴/۴۴۶

۱۳۰۔ سُنَن أبی داؤد، کتاب النکاح، باب ما جاء فی العزل، برقم:۲۱۷۲، ۲/۴۳۱

۱۳۱۔ المسند للإمام أحمد ، ۳/۶۸، ۳/۷۲

۱۳۲۔ جامع المَسانید و السُّنَن لابن کثیر، برقم:۴۳۲، ۴۳۳، ۳۳/۴۰۳

۱۳۳۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب العزل، برقم:۱۳۱ (۱۴۳۸)، ص ۵۶۱

Marfat.com

(محمد) نے کہا جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے:

قال محمد: و قوله: "لَا عَلَيْكُمْ" أقرب إلى النّهى (١٣٤)

یعنی، محمد (راوی) نے کہا نبی ﷺ کا فرمان "لاعلیکم" نہی کے زیادہ قریب ہے۔

جب کہ اکثر کے نزدیک ان کی مثل روایات میں وارد دیگر کلمات سے عزل کی اباحت ثابت ہوتی ہے نہ کہ ممانعت اور اس کی دلیل مندرجہ روایت ہے:

عن أبى سعيد الخدرى قال: ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: وَ لِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ؟ فَلَمْ يَقُلْ: فَلَا يَفْعَلُ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَت نَفْسٌ مَخْلُوْقَةٌ إِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا (١٣٥)

یعنی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "تم ایسا کیوں کرتے ہو اور یہ نہیں فرمایا کہ تم یہ نہ کرو کیونکہ جو نفس پیدا ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ اُسے پیدا کر کے رہے گا"۔

اور اس روایت سے واضح ہے کہ نبی ﷺ نے یہ کلمات منع کے لئے نہیں ارشاد فرمائے اگر منع کے لئے ارشاد فرمایا ہوتا یوں تو فرماتے "**لَا يَفْعَلُ أَحَدُكُمْ**" (یعنی، یہ نہ کرو) اور کُتبِ احادیث میں عزل کے باب میں مندرجہ کلمات وارد ہوئے ہیں:

اِصْنَعُوْا مَا شِئْتُمْ فَإِنَّهُ مَا يُرِدِ اللّٰهُ يَكُنْ (١٣٦)

یعنی، جو تم چاہو کرو اور اللہ تعالیٰ جس کا ارادہ فرماتا ہے وہ ہو کر رہے گا۔

١٣٤۔ صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب حكم العزل، برقم: ١٣٠ (١٤٣٨)، ص ٥٤٠

١٣٥۔ صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب حكم العزل، برقم: ١٣٢ (١٤٣٨)، ص ٥٤١
أيضاً سُنَن أبى داؤد، كتاب النكاح، باب ما جاء فى العزل، برقم: ٢١٧٠، ٢/٤٣٠
أيضاً السُّنَنُ الكُبرىٰ للبيهقى، كتاب النكاح، باب العزل، برقم: ١٤٣٠٧، ٧/٣٧٣

١٣٦۔ السُّنّة لابن أبى عاصم، باب فى العزل الخ، برقم: ٣٧٤، ص ٨٣۔ أيضاً المسند، ٣/٢٦

Marfat.com

اور

اِفُعَلُوا مَا بَدَالَكُمُ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُضِیُ مَا أَحَبَّ، وَ اِنُ كَرِهُتُمُ (١٣٧)

یعنی، جو تمہارے لئے ظاہر ہو کرو، پس اللہ تعالیٰ وہی فیصلہ فرماتا ہے جو اُسے پسند آتا ہے اگرچہ تمہیں ناپسند ہو۔

اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی آزاد بیوی سے اجازت و رضا والی حدیث عزل کے مُباح ہونے پر دال ہے۔

اور پھر یہ معلوم ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان عہد نبوی ﷺ اور حضور ﷺ کے وصال با کمال کے بعد عزل کیا کرتے تھے یہ نہیں ہوسکتا کہ نبی ﷺ ایک فعل سے منع فرما دیں اور صحابہ کرام پھر اُسے کریں ایک دو نہیں بلکہ ان کی ایک بڑی تعداد اس کا ارتکاب کرے، تو ظاہر ہوا کہ حضور ﷺ کا یہ فرمان نہی کے لئے نہیں تھا۔

اور اس سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی اس عذر کی بنا پر عزل کیا کرتے اور یہ عذر ان کے نزدیک بھی صحیح عذر تھا اور اس بحث کو اس مقام پر ذکر کرنے سے ہمارا مدعا یہی تھا اس لئے ہمارے فقہائے کرام نے اسے جوازِ عزل اور جوازِ ضبطِ تولید کے اعذار میں شمار کیا ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور مفتی محمد وقار الدین حنفی نے جوازِ ضبطِ تولید کے اعذار میں اسے شامل کرتے ہوئے لکھا:

ماں بچے کو دودھ نہیں پلاسکتی یا باپ دودھ پلانے کا خرچہ پورا نہیں کر سکتا۔(١٣٨)

☆......یا شوہر کو بچے پر زمانے کی برائی کا خوف ہو تو فقہاء کرام نے لکھا کہ بلا اذنِ زوجہ عزل جائز ہے اور اس میں اصل تو یہی تھا کہ بلا اذن جائز نہ ہو مگر زمانہ کی وجہ سے بعد کے فقہاء کرام نے اس صورت میں بلا اذن کو جائز لکھا، چنانچہ علامہ شمس الدین

١٣٧۔ السُّنّة لابن أبی عاصم، باب فی العزل، برقم:٣٧٣، ص ٨٣

١٣٨۔ وقار الفتاویٰ، کتاب النکاح، ١٢٧/٣

Marfat.com

احمد بن ابراہیم السروجی متوفی ۷۱۰ھ نے لکھا:

قال: أريد أن أعزل امرأتي لأني أخشى أن يجئ ولد (و في نسخة ولدها) من أهل الشر، قيل: لا يسعه، و قيل يسعه لتغيير الزمان الخ (۱۳۹)

یعنی، کہا کہ میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں کیونکہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ بچہ شریروں میں سے ہو جائے، کہا گیا کہ اُسے گنجائش نہیں ہے، کہا گیا کہ اُسے تغیرِ زمانہ کی وجہ سے اجازت ہے۔

اسی طرح صاحب فتح القدیر وغیرہ کے حوالے سے پہلے گزر چکا ہے، جب یہ ترکِ اِذن کے لئے عذر بننے کی صلاحیت رکھتا ہے تو خود عزل کے لئے بطریقِ اولیٰ عذر بنے گا، اس عذر کی بنا پر عورت کو بھی اس کی رُخصت ہے۔ چنانچہ علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

نعم، النظر إلى فساد الزمان يفيد الجواز من الجانبين (۱۴۰)

یعنی، ہاں، فسادِ زمانہ پر نظر جانبین سے جواز کا فائدہ دیتی ہے۔

☆...... یا شوہر دُور دراز سفر پر ہو اور اُسے بچے کی جان وغیرہ کا خوف ہو جیسے علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

لأن يكون في سفر بعيد فخاف على الولد ملخصاً (۱۴۱)

یعنی، جیسے وہ دُور دراز سفر پر ہو اور جہاں بچے کو خطرہ ہو۔

☆...... یا شوہر دارالحرب میں ہو اور اُسے بچے پر خوف ہو جسے علامہ شامی لکھتے ہیں:

۱۳۹۔ کتابُ أدبِ القَضاء للسُّروجي، برقم: ۳۵۳، ص ۲۳۹

۱۴۰۔ رَدُّ المحتار على الدُّرِّ المُختار، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، تنبيه، ۵۸۷/۸

۱۴۱۔ رَدُّ المُحتار على الدُّرِّ المختار، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، مطلب: في حكم العزل، ۵۸۵/۸

Marfat.com

أو في دار الحرب فخاف على الولد (١٤٢)

یعنی، یا وہ دار الحرب میں ہو جہاں بچے کو خطرہ ہو۔

☆......یا بیوی بد اخلاق ہو، بد زبان ہو، نافرمان ہے اور شوہر کا اُسے طلاق دینے کا ارادہ ہو اس لئے وہ چاہے کہ اِس سے مجھے اولاد نہ ہو چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں:

أو كانت الزوجة سَيِّئَةُ الخُلُقِ وَ يريد فراقها فخاف أن تحبلَ (١٤٣)

یعنی، بیوی بد اخلاق ہو اور شوہر اس سے جُدائی چاہتا ہو پس اُسے اس کے حاملہ ہونے کا خوف ہو۔

☆......اسی طرح عورت بد کردار ہو اور مرد کا اُسے اپنی زوجیت میں رکھنے کا ارادہ نہ ہو یا مرد کو یہ پسند نہ ہو کہ اُسے اس جیسی عورت سے اولاد ہو کیونکہ اگر بیوی کا بد اخلاق بد زبان ہونا بلا اجازت جوازِ عزل کے لئے عذر ہے تو اس کا بدکار ہونا بطریقِ اَولیٰ عُذر قرار دیا جائے گا۔

بیوی کی صحت کا اچھا نہ ہونا اور بچوں کا جلدی جلدی پیدا ہونا بھی ضبطِ تولید کے لئے عذر ہے چنانچہ مفتی محمد وقار الدین حنفی لکھتے ہیں:

اگر کوئی معقول وجہ ہو تو ضبطِ تولید جائز ہے مثلاً بیوی کی صحت اچھی نہیں، جلدی بچے کی پیدائش سے اس کی صحت اور خراب ہو جائے گی۔(١٤٤)

پہلا بچہ چھوٹا ہے فوراً دوبارہ حمل ٹھہرنے سے اس کی صحت خراب ہو جائے گی۔(١٤٥)

١٤٢۔ رَدُّ المُحتار على الدُّرِّ المُختار، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، مطلب: في حكم العزل، ٥٨٥/٨

١٤٣۔ رَدُّ المُحتار على الدُّرِّ المُختار، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، مطلب: في حكم العزل، ٥٨٥/٨

١٤٤۔ وقار الفتاویٰ، کتاب النکاح، ١٢٢/٣

١٤٥۔ وقار الفتاویٰ، کتاب النکاح، ١٢٦/٣

Marfat.com

☆......جلدی حمل ٹھہرنے سے حمل گر جانے کا خوف ہونا چنانچہ مفتی محمد وقار الدین حنفی لکھتے ہیں:

ایک بار حمل ہوا طبیب نے کہا اتنے عرصے تک احتیاط کرنا حمل نہ ٹھہرنے پائے ورنہ پھر ساقط ہو جائے گا۔(۱٤٦)

حمل ساقط ہو گیا دوبارہ حمل ساقط ہونے سے اس کی جان کو خطرہ تھا۔(۱٤٧)

☆......اسی طرح عورت اتنی کمزور ہو حمل ٹھہرنے سے اس کی جان کو خطرہ ہے یا ماہر طبیب نے کہہ دیا کہ مزید بچہ پیدا ہونے سے عورت کی جان کو خطرہ ہے۔

☆......اسی طرح ہڈی کے تنگ ہونے کی وجہ سے بچے آپریشن سے پیدا ہوتے ہیں اتنے آپریشن ہو گئے کہ مزید آپریش کی گنجائش نہیں ہے۔

☆......اودلا کی زیادتی کی وجہ سے پریشان ہو کر ضبطِ تولید کرنا، کیونکہ صرف اولاد پیدا کرنا ہی مقصود نہیں بلکہ اُن کی پرورش اور اُن کی تعلیم و تربیت بھی اہم ذمہ داری ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

أَلا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَ كُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، ...... وَ الرَّجُلُ رَاعٍ أَهْلِ بَيْتِهِ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ (١٤٨)

یعنی، سنو! تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اپنی رعایہ کے بارے میں سوال کیا جائے گا......اور مرد اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے اور اس سے اپنی رعایہ کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

١٤٦۔ وقار الفتاویٰ، کتاب النکاح، ۳/۱۲٦

١٤٧۔ وقار الفتاویٰ، کتاب النکاح، ۳/۱۲۲

١٤٨۔ أخرجه البخاری فی "صحیحه"، برقم:٧١٣٨، و مسلم فی "صحیحه"، برقم:٢٠-١٨٢٠ و أبو داؤد فی "سُنَنه" برقم:٢٩٢٨، و الترمذی فی "سُنَنه" برقم:١٧٠٥ و أحمد فی "مسنده" ٢/٥- و نقله التبریزی فی "مشكاة المصابیح" فی کتاب الإمارة و القضاء، الفصل الأول، برقم:٣٦٨٥- ٢٥، ٣-٧/٤

Marfat.com

اس حدیث شریف کے تحت علامہ محبّ اللہ شنقیطی مالکی متوفی ۱۳۶۳ھ لکھتے ہیں:

شوہر اپنے اہل کا نگہبان ہے کا مطلب ہے کہ وہ نفقہ، کپڑوں، حُسنِ معاشرت، تعلیم، نصیحت، امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور نرمی سے شرعی تأدیب کے ساتھ اُن کا حق ادا کرے۔(۱۴۹)

اور پھر زیادہ اولاد کی پیدائش بعض عورتوں کو کمزور کر دیتی ہے، اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے بیویوں سے عزل کیا کرتے تھے تا کہ اولاد زیادہ نہ ہو چنانچہ امام مسلم بن حجاج قشیری روایت کرتے ہیں حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا:

إِنِّیْ أَعْزِلُ امْرَأَتِیْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِکَ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: أُشْفِقُ عَلٰی وَلَدِهَا أَوْ عَلٰی أَوْلَادِهَا (۱۵۰)

یعنی، میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تم کیوں ایسا کرتے ہو؟'' اس نے جواب میں عرض کیا اس کے بچہ یا اولاد پر شفقت کی بنا پر۔

اسی لئے ہمارے علماء نے اس بناء پر ضبطِ تولید کے جواز کا قول کیا ہے، چنانچہ صدر الشریعہ محمد امجد علی اعظمی حنفی متوفی ۱۳۶۷ھ سے سوال ہوا کہ کسی عورت نے بچوں کی زیادتی سے پریشان ہو کر ایسی دوا کھائی کہ آئندہ بچے نہ ہوں تو اس کا عمل شرع شریف کی رُو سے کیسا ہے؟ آپ نے جوب میں لکھا کہ اگر شوہر کی اجازت سے اس نے ایسا کیا تو جائز ہے ورنہ نہیں اور بعض نے مطلقاً جائز بتایا ہے۔(۱۵۱)

عزل یا ضبطِ تولید سے ممانعت دو طرح ہے کہ ایک فاسد نظریات کی وجہ سے

۱۴۹۔ زاد المسلم فیما اتفق علیه البخاری و مسلم، ۱/۳۰۲

۱۵۰۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب جواز الغیلة الخ، برقم:۱۴۳ (۱۴۴۳)، ص۵۴۲، ۵۴۳

۱۵۱۔ فتاویٰ أمجدیه، کتاب الحظر و الإباحة، ۴/۵۹

Marfat.com

ممانعت اور دوسری ضبطِ تولید کے ناجائز طریقوں کی وجہ سے۔

ا۔ فاسد نظریہ کی بناپر عزل یا ضبطِ تولید

کیونکہ نیت میں فساد سے اعمال میں فساد پیدا ہوتا ہے جیسے اعمال میں جہاد کا درجہ کسی پر مخفی نہیں اور اس پر مرتّب ہونے والا ثواب بھی کچھ کم نہیں لیکن اگر کوئی شخص صرف اس لئے لڑے کہ مال حاصل کرے یا صرف قوم کی حمایت میں لڑے، اِعلاءُ کلمۃِ اللہ مقصود نہ ہو تو اُسے اس پر قطعاً کوئی ثواب نہیں ملے گا، اسی طرح دِکھاوے کے لئے نماز پڑھنا اور صدقہ وخیرات کرنا وغیرہ، جب فاسد نیت سے نیک اعمال اَکارت ہو گئے تو ایسی نیت سے مُباح عمل بھلا کیونکر جائز رہے گا، کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (١٥٢)

یعنی، عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

اور امام غزالی لکھتے ہیں:

و الفساد فی اعتقاد المعرة فی سنّة رسول الله ﷺ أشدّ ...... (١٥٣)

یعنی، رسول اللہ ﷺ کی سنّت میں عار کے اعتقاد کا فساد اشدّ ہے۔

اس کے تحت علامہ زبیدی متوفی ۱۲۰۵ھ لکھتے ہیں:

أقوی من اعتقادها فی غیرها، و النکاح من سُنَن المرسلین (١٥٤)

یعنی، اس کے غیر میں اس اعتقاد کے فساد سے سنّت رسول ﷺ میں اس اعتقاد کا فساد زیادہ قوی ہے اور نکاح سُنَن المرسلین میں سے ہے۔

۱۵۲۔ اس حدیث کی تخریج امام بخاری ومسلم نے اپنی اپنی "صحیح" میں، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ نے اپنی اپنی "سُنَن" میں اور امام احمد نے "المسند" (۱/ ۲۵) میں فرمائی ہے۔

١٥٣۔ إحياء علوم الدين، كتاب آداب النكاح، الباب الثالث فى آداب المعاشرة، ٢/ ١١١

١٥٤۔ إتحاف السادة المتقين، ٦/ ١٩٢

Marfat.com

اس کی پھر دو قسمیں ہیں، ایک تنگیٔ رزق کے خوف سے عزل یا ضبطِ تولید کرنا، دوسری یہ کہ لڑکی کی پیدائش کے احتراز کے لئے عزل یا ضبطِ تولید کرنا۔

(ا) تنگیٔ رزق کے خوف سے ضبطِ تولید

اگر کوئی شخص تنگیٔ رزق کے خوف سے ضبطِ تولید کرے جیسا کہ حکومت کی طرف سے خاندانی منصوبہ بندی کا یہی سبب بیان کیا جاتا ہے کہ آبادی کی کثرت کی وجہ سے غذا کی کمی ہو جائے گی جب کہ اللہ تعالیٰ فرمان ہے:

﴿وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾ (۱۵۵)

ترجمہ: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔ (کنز الایمان)

﴿وَ فِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ﴾ (۱۵۶)

ترجمہ: اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ﴾ (۱۵۷)

ترجمہ: بے شک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا ہے قوت والا قدرت والا۔

﴿اِنَّ رَبَّكَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا﴾ (۱۵۸)

ترجمہ: بے شک تمہارا رب جسے چاہے رزق کشادہ دیتا اور کستا ہے بے شک وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا دیکھتا ہے۔ (کنز الایمان)

اور پھر ضبطِ تولید اس خوف سے کہ رزق میں تنگی واقع ہو جائے گی یہ نظریہ کفار کے اُس نظریے کے مطابق ہے کہ جس کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد ہوا:

﴿وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ

۱۵۵۔ ہود: ۱۱/۶ ۔ ۱۵۶۔ الذاریات: ۵۱/۲۲

۱۵۷۔ الذاریات: ۵۱/۵۸ ۔ ۱۵۸۔ بنی اسرائیل: ۱۷/۳۰

Marfat.com

اِیَّاکُمْ ط﴾ الآیۃ (۱۵۹)

ترجمہ: اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مُفلسی کے ڈر سے ہم انہیں بھی رِزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ (کنزالایمان)

لہٰذا خشیتِ اِملاق کے خوف سے ضبطِ تولید ناجائز وحرام ہے کیونکہ اس نظریے کی حُرمت قرآن کریم میں منصوص ہے، اس لئے حرام کے ارتکاب سے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے اور جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے حرام کو چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر تنگی نہیں فرماتا، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا O وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط﴾ الآیۃ (۱۶۰)

ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرے اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔ (کنزالایمان)

اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے اس پر تنگی نہیں آتی، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَ مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ﴾ الآیۃ (۱۶۱)

ترجمہ: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اُسے کافی ہے۔ (کنزالایمان)

اور نبی کریم ﷺ نے اس فاسد نظریہ کی تردید ان کلمات سے فرمائی:

أَنْتَ تَخْلُقُہٗ؟ وَ أَنْتَ تَرْزُقُہٗ (۱۶۲)

یعنی، تم اُسے پیدا کروگے؟ تم اُسے کھلاؤ گے؟

(۲) لڑکی کی پیدائش سے احتراز کے لئے ضبطِ تولید

اگر کوئی شخص لڑکیوں کی پیدائش سے بچنے کے لئے ضبطِ تولید کرے کہ لڑکیوں کو

۱۵۹۔ بنی اسرائیل: ۳۱/۱۷ ۱۶۰۔ الطلاق: ۳،۲/۶۵

۱۶۱۔ الطلاق: ۳/۶۵

۱۶۲۔ المسند، برقم: ۱۱۵۲۳، ۱۳۷/۴ (۵۳/۳)، و برقم: ۱۱۹۳۱، ۲۳۹/۴ (۹۶/۳)

Marfat.com

بوجھ جانے یا ان کی پیدائش یا شادی کو عار سمجھے اور ضبطِ تولید کرے تو یہ نیت بھی خالص زمانۂ جاہلیت کے مشرکین عرب کی ہے اور قرآن وسنّت میں اس نظریے کی سخت مذمت کی گئی ہے، قرآن کریم میں فرمایا:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ (۱۶۳)

ترجمہ: اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی سلطنت، پیدا کرتا ہے جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں، اور جسے چاہے بانجھ کر دے بے شک وہ علم وقدرت والا ہے۔ (کنز الایمان)

اور امام غزالی نے لکھا کہ کہ لڑکیوں کی پیدائش کے خوف سے عزل کرنا کیونکہ وہ ان کی شادی کرانے میں عار کا اعتقاد رکھتا ہے جیسا کہ (زمانہ جاہلیت میں بعض) عربوں کی اپنی بچیوں کو قتل کرنے میں یہی عادت تھی تو یہ نیت فاسدہ ہے اور اگر اس نیت سے اصل نکاح یا جماع کو ترک کرے تو گنہگار ہوگا، پس اسی طرح عزل ہے۔ (۱۶۴)

کیونکہ بیٹی کی پیدائش مصیبت نہیں ہے، حدیث شریف ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان پر خرچ کرے، انہیں اچھی طرح رکھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بے نیاز کر دے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے یقیناً یقیناً جنت کو واجب فرما دیتا ہے مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کر بیٹھے کہ جس کی بخشش نہ ہو''۔ (۱۶۵)

۱۶۳۔ الشوری: ۴۲/۴۹، ۵۰

۱۶۴۔ إحياء العلوم الدين، كتاب آداب النكاح، الباب الثالث فی آداب المعاشرة، ۲/۱۱۱

۱۶۵۔ إحياء علوم الدين، ۲/۸۵

Marfat.com

اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص تین بیٹیوں کی پرورش کرے، انہیں ادب سکھائے اور ان کی شادی کرائے، ان سے اچھا سلوک کرے تو اس کے لئے جنت ہے۔(۱۶۶)

اور بعض احادیث میں بیٹیوں کے ساتھ بہنوں کا بھی ذکر ہے اور بعض میں دو اور بعض میں ایک بیٹی کی اچھی پرورش پر جنت کی بشارت مذکور ہے۔(۱۶۷)

۲۔ ضبطِ تولید کے ممنوع طریقے

ضبطِ تولید کے لئے ایسے ذرائع اختیار کرنا کہ جن سے مرد یا عورت میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے ناجائز و حرام ہے۔

(۱) نسبندی: اس میں مرد کی جن نالیوں سے تولید جرثومے گزرتے ہیں انہیں کاٹ کر باندھ دیا جاتا ہے جس سے مرد میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے گویا کہ مرد بانجھ ہو جاتا ہے اور مرد کا اپنے آپ کو بانجھ کر لینا شرعاً ممنوع ہے، چاہے وہ نسبندی کے ذریعے سے ہو یا خصی ہونے کے ذریعے سے ہو اور شارع علیہ السلام نے نکاح کا حکم دیا ہے، چنانچہ امام محمد بن اسماعیل بخاری(۱۶۸) اور امام مسلم بن حجاج قشیری(۱۶۹) روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَ أَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ ۔ واللفظ للبخاری و مسلم معاً

۱۶۶۔ سنن أبي داؤد، کتاب الأدب، باب فی فضل من عال يتيماً، برقم:۵۱۴۷، ۲۲۳/۵

۱۶۷۔ اتحاف السادة المتقين، ۶۸/۶، ۶۹

۱۶۸۔ صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب قول النبی ﷺ الخ، برقم:۵۰۶۰، ۳۶۲/۲، ۳۶۳

۱۶۹۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لِمَن تافت إليه نفسه الخ، برقم:۱۔ ۱۴۰۰، ص۵۱۹

Marfat.com

یعنی، رسول اللہ ﷺ نے ہم صحابہ کو حکم فرمایا: اے جوانوں کی جماعت! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح سے نظر نہیں بہکتی اور شرمگاہ محفوظ رہتی ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ وہ اس کی شہوت کو کم کر دیتے ہیں۔ یعنی اس کے لئے ڈھال ہیں۔

اور عورتوں سے بے تعلق ہونے سے منع فرمایا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے، حضرت سعید بن المسیّب نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا، آپ نے فرمایا کہ:

أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ أَنْ يَتَبَتَّلَ، فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَ لَوْ أَجَازَ لَهُ ذٰلِكَ۔ (و فی روایۃ) **لَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا۔** و اللفظ لمسلم (١٧٠)

یعنی، حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے عورتوں سے بے تعلق ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں منع فرمادیا، اگر حضور ﷺ انہیں اس کی اجازت مرحمت فرمادیتے تو ہم (صحابہ) خصی ہو جاتے۔

امام قاضی عیاض بن موسیٰ بن عیاض مالکی متوفی ۵۴۴ھ اس حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں:

قال الطبری: التبتّل: هو ترک لذّات الدّنيا و شهواتِها، و الإنقطاعُ إلى الله بالتّفرُّغ لعبادته، قال غيره: التبتُّلُ يعنى عَنِ النِّسَاءِ، و أما الأختصاء فلا يحلُّ أصلاً . ملخصاً (١٧١)

١٧٠۔ صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب ما یکروہ من التبتّل و الخصاء، برقم:۵۰۷۳، ۳/۳۶۴

أیضاً صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح، برقم:۸ (۱۴۰۸)، ص ۵۲۰

أیضاً تقریب البُغیة بترتیب أحادیث الحلیلة، کتاب النکاح، باب النهی عن الأختصاء، برقم:۲۰۹۳، ۲/۲۲۳

١٧١۔ إکمالُ المُعلم بفوائد مُسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح، ۴/ ۵۳۰، ۵۳۱

Marfat.com

یعنی، طبری نے فرمایا کہ دنیاوی لذّات وشہوات کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے فارغ ہونا ''تبتّل'' ہے اور ان کے غیر نے کہا کہ عورتوں سے تبتّل حرام ہے، مگر خصی ہونا وہ تو اصلاً حلال نہیں۔

اور امام محمد بن اسماعیل بخاری (۱۷۲) اور امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ (۱۷۳) روایت کرتے ہیں:

عن أبی هريرة رضی الله عنه، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّیْ رَجُلٌ شَابٌّ، وَ أَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِی الْعَنَتَ، و لَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ (و فی "سنن المجتبی" كَأَنَّهُ يَسْتَأْذِنُ فِی الْإِخْتِصَاءِ) فَسَكَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَسَكَتَ عَنِّیْ، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَسَكَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ، فَاخْتَصِ عَلَى ذٰلِكَ أَوْ ذَرْ (و فی "المجتبی" أَوْ دَعْ)۔ واللفظ للبخاری

یعنی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک جوان آدمی ہوں، مجھے اپنے اوپر ''عنت'' (یعنی زنا میں پڑ کر ہلاک ہونے۔ حاشیۃ السندی) کا خوف ہے اور میرے پاس اتنا مال نہیں کہ میں کسی عورت سے شادی کرسکوں گویا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنا عذر بیان کر کے خصی ہونے کی اجازت مانگ رہے تھے (حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ یہ عذر

۱۷۲۔ صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب ما یُکرہ من التبتّلِ و الخِصَاء، برقم: ۵۰۷۶ ۳/۳۶۵

۱۷۳۔ سُنَن النَّسائی، کتاب النکاح، باب النھی عن التبتُّلِ، برقم: ۳۲۱۵، ۳/۶/۴۵

Marfat.com

سُن کر) آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی (کوئی جواب ارشاد نہ فرمایا) فرماتے ہیں کہ میں نے پھر وہی عرض کیا، آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی، میں نے پھر عرض کیا آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی، میں نے پھر وہی گزارش کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ہریرہ! تمہیں جو کچھ پیش آنے والا ہے قلمِ قدرت اُسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے، پس تم خصی بنو یا چھوڑ دو۔

''قلم کے خشک ہونے'' کا مطلب بیان کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن کبیر (نور الدین بن عبدالہادی سندھی حنفی) متوفی ۱۱۳۸ھ لکھتے ہیں:

یعنی، تیرے حق میں جو ہونے والا ہے قلم اُسے لکھنے سے فراغت کے بعد خشک ہو گیا یا یہ مطلب ہے کہ تیری زندگی میں تجھے جو پیش آئے گا وہ لکھ دیا گیا ہے اس کا فیصلہ کر دیا گیا ہے اور تقدیر اسباب سے نہیں بدلتی تو اس کے لئے حرام اسباب کا ارتکاب نہیں کرنا چاہئے، ہاں جب اللہ تعالیٰ سبب مشروع یا واجب فرما دے تو اس کا ارتکاب دوسری چیز ہے۔

اور حضور ﷺ کے فرمان ''خصی بنو یا چھوڑ دو'' سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ ﷺ نے انہیں اس کام کا اختیار دیا یا اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ علامہ ابوالحسن کبیر سندھی لکھتے ہیں:

حضور ﷺ کا فرمان ''خصی بنو یا چھوڑ دو'' بابِ تخییر سے نہیں ہے بلکہ بابِ توبیخ سے ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی مثل ہے: ﴿فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ﴾ یعنی حضور ﷺ کے فرمان کا مطلب ہے کہ اگر تو چاہے بے فائدہ اپنا عضو کاٹ لے اور اگر چاہے تو اُسے چھوڑ دے۔ اور حضور ﷺ کے فرمان ''علی ذلک'' کا مطلب ہے

Marfat.com

کہ (اگر تو خصی بھی ہو جائے) جو تیرے لئے مقدر ہو چکا ہے وہ تجھے پہنچ کر رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اُعلم(۱۷۴)

اور علامہ ابو محمد حسین بن مسعود بغوی شافعی متوفی ۵۱۶ھ(۱۷۵) نے روایت کیا اور اُن سے ولی الدین تبریزی متوفی ۷۴۱ھ(۱۷۶) نے نقل کیا کہ:

أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ أَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: ائْذَنْ لَنَا فِی الْاِخْتِصَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَصَی وَ لَا اخْتَصَی الخ"

یعنی، سعد بن مسعود بیان کرتے ہیں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہمیں خصی ہونے کی اجازت مرحمت فرمایئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دوسرے (انسان) کو خصی کیا یا خود خصی ہوا وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

اسی لئے علماءِ احناف نے بھی اسے احرام لکھا ہے چنانچہ صدر الشریعہ عبداللہ بن مسعود محبوبی حنفی متوفی ۷۴۷ھ لکھتے ہیں:

وخصاء البهائم لا الآدمی (۱۷۷)

یعنی، چوپایوں کا خصی کرنا جائز ہے نہ کہ آدمی کو۔

اور اس کے تحت ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۶ھ لکھتے ہیں:

۱۷۴۔ حاشیۃ السِّندی علی السُّنَن للنسائی، ۴۵/۶/۳

۱۷۵۔ شرح السُّنّة، کتاب الصلاة، باب کراهیة البیع و الشراء فی المسجد، برقم:۴۸۵، ۱۲۵/۲

۱۷۶۔ مشکاة المصابیح، کتاب الصلاة، باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الثانی، برقم:۷۲۴ (۳۶) ۱۵۲/۱

۱۷۷۔ کتاب النِّقایة، کتاب الکراهیة

Marfat.com

لا یجوز خصاء الآدمی لأنه تمثیل به وهو حرام (۱۷۸)

یعنی، آدمی کا خصی کرنا جائز نہیں کیونکہ "مثلہ" (۱۷۹) ہے اور وہ حرام ہے۔

اور ملا علی قاری نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

الخِصَاءُ مُثْلَةٌ (۱۸۰)

یعنی، خصی کرنا مُثلہ ہے۔

امام ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ زِنباع نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے غلام کو خصی کر دیا تھا:

فَأعتقه النَّبِیُّ ﷺ بِالْمُثْلَةِ (۱۶۸)

یعنی، نبی ﷺ نے اس غلام کو مُثلہ کے بدلے آزاد فرما دیا۔

اس سے بھی ثابت ہوا کہ خِصاء مُثلہ ہے۔

اور مُثلہ سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے جیسا کہ آئندہ صفحات میں اس کی تفصیل آئے گی، لہٰذا فقہاء کرام نے تصریح کی ہے، آدمی کو خصی کرنا یا اس کا خصی ہونا حرام ہے چنانچہ شیخ محمد کامل ابن مصطفیٰ حسنی حنفی سے سوال ہوا فرماتے ہیں:

سُئلتُ عن خِصاء الآدمی هل یجوز؟ فالجواب: أنه لا یجوز، قال فی "شرح الملتقی": و یحرم خصاء الآدمی بخلاف غیر لو لمنفعة (۱۸۲)

یعنی، مجھ سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی کو خصی کرنا جائز ہے تو جواب ہے

۱۷۸۔ فتح باب العناية، كتاب الكراهية، ٤/٤٢

۱۷۹۔ اور مُثلہ کے معنی یہ ہیں کہ کسی عضو کو ضائع کر دینا۔ وقار الفتاویٰ، ٣/١٢٣

۱۸۰۔ فتح باب العناية: ٤/٣٥

۱۸۱۔ سُنَن ابن ماجة، كتاب الدّيات، باب من مثّل بعبده فهو حرّ، برقم: ٢٦٧٩، ٣/٣٠٠

۱۸۲۔ الفتاوىٰ الكاملية، كتاب الحظر و الإباحة، ص ٢٦٢

Marfat.com

کہ جائز نہیں ہے، ''شرح الملتقی'' میں فرمایا آدمی کو خصی کرنا حرام ہے برخلاف غیر آدمی کے جب کہ کسی نفع کے لئے ہو (یعنی جانور نفع کے خصی کیا جاسکتا ہے)۔

اور خصی کرنے یا خصی ہونے کی ممانعت کا مزید ذکر آئندہ صفحات میں ''تغییرِ خلقِ اللہ'' کی بحث کے تحت بھی بیان کیا جائے گا۔

اور اسے احادیث و آثار صحابہ و تابعین میں مذکور عزل پر قیاس کرتے ہوئے یہ کہنا ہرگز ہرگز درست نہیں ہے کہ عزل جائز ہے تو خصی ہونا یا کسی اور ذریعہ سے قوّتِ تولید ہمیشہ کے لئے منقطع کرنا بھی جائز ہے، چنانچہ مفتی جلال الدین امجدی لکھتے ہیں:

قوتِ تولید منقطع کرنے کے لئے آپریشن کروانا جائز نہیں ہے اور اسے عزل پر قیاس کرنا غلط ہے اس لئے کہ اس آپریشن کا اثر دائمی ہوتا ہے اور عزل کا وقتی۔ اور دائمی کو وقتی پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔(۱۸۳)

باقی یہ کہنا کہ نسبندی کو خصی کرنے یا خصی ہونے کے مترادف قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ جو شخص خصی ہوتا ہے وہ مباشرت اور ہمبستری نہیں کرسکتا اور جو شخص نسبندی کراتا ہے اس کی یہ حالت نہیں ہوتی، اور خصی کرانے سے نہ صرف یہ مادہ زائل ہوتا ہے بلکہ قوتِ مردمی کا بھی ازالہ ہو جاتا ہے۔ اندریں صورت نسبندی کو خصی کرنے پر قیاس کرنا اور حمل کرنا مناسب نہیں ان میں بڑا فرق ہے۔(۱۸٤)

نسبندی کے جواز کو ثابت کرنے کے لئے یہ عجیب طریقہ اپنایا گیا، پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ خصی جماع نہیں کرسکتا کیونکہ وہ جماع کرسکتا ہے، بعض تو کہتے ہیں کہ وہ جماع میں بڑا سخت ہوتا ہے، چنانچہ علامہ محمد سعید البرہانی ''ردالمحتار'' کے حوالے سے لکھتے ہیں:

۱۸۳۔ فتاویٰ فیض الرسول، ۲/۵٦۸

۱۸٤۔ مسئلہ ضبط تولید مصنّفہ ابو الحسن زید فاروقی، ص ۱۲، ۱۳

Marfat.com

لأن الخصی قد یُجامع، قیل: هو أشدُّ جماعاً، لأنه لا ینزل دفقاً بل قطرةً قطرةً (۱۸۵)

یعنی، کیونکہ خصی جماع کرسکتا ہے، کہا گیا کہ وہ جماع میں بڑا سخت ہوتا ہے، کیونکہ اسے کودنے کے ساتھ انزال نہیں ہوتا بلکہ قطرہ قطرہ کر کے انزال ہوتا ہے۔

اگر یہی بات ہے کہ خصی ہمبستری نہیں کرسکتا تو ہمارے فقہاء نے اس سے ثبوتِ نسب کا قول کرتے ہوئے کیوں لکھا:

و یثبت نسب ولده منه (۱۸۶)

یعنی، اس کے بچے کا نسب اُس سے ثابت ہو جائے گا۔

مزید یہ کہ شرع شریف میں نسبندی سے ممانعت کا مدار اس پر ہے کہ اس عمل کے ذریعے قوتِ تولید ہمیشہ کے لئے منقطع ہو جاتی ہے اس لئے ممنوع ہے، قطع نظر اس سے کہ وہ جماع کرسکتا ہے یا نہیں۔

اسی طرح کوئی بھی ایسی دوائی کھانا کہ جس سے قوتِ تولید ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے جائز نہیں ہے کیونکہ علماء کرام نے آپریشن سے منع نہیں کیا بلکہ منع قوتِ تولید کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے سے کیا وہ جس طریقے سے بھی ہو بہر حال ممنوع ہے۔

(۲) نل بندی: اس میں عورت کی بیضہ دانی کی نالی کو کاٹ کر باندھ دیا جاتا ہے، اس کے بعد عورت کبھی بھی بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتی یہ بھی اس لئے ناجائز ہے کہ اس سے ہمیشہ کے لئے بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے، چنانچہ مفتی جلال الدین امجدی لکھتے ہیں:

لیکن کسی عمل کے ذریعے ہمیشہ کے لئے قوتِ تولید ختم کر دینا کسی طرح

۱۸۵۔ التعلیقات المرضیة، ص۲٤٦

۱۸۶۔ التعلیقات المرضیة، ص۲٤٦

Marfat.com

جائز نہیں ہے۔(۱۸۷)

(۳) بچہ دانی نکلوا دینا: اس کا ارتکاب بہت سے لوگ ڈاکٹروں کے غلط مشورے کی بناء پر کر بیٹھتے ہیں کہ اب حمل قرار پایا تو عورت کی جان کو خطرہ ہے لہٰذا بچہ دانی ہی نکلوا دو۔ ایسا کرنا ناجائز وحرام ہے، چنانچہ مفتی محمد وقار الدین حنفی لکھتے ہیں:

> آپریشن کر کے حمل کی صلاحیت کو ضائع کر دیا جائے یہ ناجائز وحرام ہے اور ''مُثلہ'' کے حکم میں ہے۔ مُثلہ کے معنی یہ ہیں کہ کسی عضو کو ضائع کر دینا، اس میں بھی رحم کو ضائع کر دیا جاتا ہے۔(۱۸۸)

کیونکہ اس میں بچہ پیدا کرنے کا صلاحیت ہمیشہ کے لئے ختم کرنا ہے جو کہ حرام ہے اور تینوں صورتوں میں تغیّر خلق اللہ تعالیٰ ہے اور ممنوع طور پر تغیّر خلق اللہ حرام ہے، قرآن کریم میں ہے:

> ﴿وَ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ (۱۸۹)
>
> ترجمہ: (شیطان نے کہا) قسم ہے میں ضرور بہکا دوں گا اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے۔

اور علامہ فخر الدین رازی شافعی لکھتے ہیں: اس تغییر سے مراد آفرینش اور ساخت میں تبدیلی ہے، مُفسّرین کے ''تغییر خلق اللہ'' کے بارے میں دو قول ہیں: دوسرا قول یہ ہے کہ ان تمام احوال میں تغییر سے مراد جن کا تعلق ظاہر کے ساتھ ہے پھر اس میں چند

۱۸۷۔ فتاویٰ فیض الرسول، ۲/ ۵۸۰

۱۸۸۔ وقار الفتاویٰ: ۳/ ۱۲۳

۱۸۹۔ النساء: ۴/ ۱۱۹

Marfat.com

وجوہ ہیں دوسری وجہ جو حضرت انس، شہر بن حوشب، عکرمہ، اور ابو صالح سے مروی ہے کہ

أن معنى تغيير خلق الله ههنا هو الاخصَاءُ الخ (۱۹۰)

یعنی، تغییر خلق اللہ کے یہاں معنی خصی کرنے کے ہیں۔

اور امام ابو منصور محمد بن محمد ماتریدی حنفی متوفی ۳۳۳ھ نے اس آیہ کریمہ کے بارے میں اہلِ تاویل کا کلام نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال بعضهم: قوله تعالىٰ: ﴿فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰه﴾ الإخصاءُ، و هو قول ابن عباس رضى الله عنهما الخ (۱۹۱)

یعنی، بعض نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو بدل دیں گے''، خصی کرنا ہے اور یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

علامہ ابو جعفر احمد بن محمد ابن النُّحاس متوفی ۳۳۸ھ لکھتے ہیں:

قيل: يُراد به الخِصَاءُ (۱۹۲)

یعنی، کہا گیا ہے کہ اس سے خصی کرنا مراد لیا گیا ہے۔

فقیہ ابو اللیث سمرقندی حنفی متوفی ۳۷۳ھ لکھتے ہیں:

قال عكرمة، هو الخِصاءُ، هكذا روى عن ابن عباس و أنس بن مالك (۱۹۳)

یعنی، عکرمہ نے کہا کہ وہ خصی کرنا ہے، اسی طرح حضرت ابن عباس اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

حافظ منتخب ہمدانی متوفی ۶۴۳ھ لکھتے ہیں:

۱۹۰۔ التفسير الكبير للرازى، سورة النساء، الآية: ۱۱۹، ۲۲۳/۴

۱۹۱۔ تأويلات أهل السُّنَّة، سورة النساء، الآية، ۱۱۹، ۵۰۴/۱

۱۹۲۔ إعراب القرآن، سورة النساء، الآية: ۱۱۹، ۱۲۹/۱

۱۹۳۔ تفسير السمرقندى، سورة النساء، الآية: ۱۱۹، ۳۴۰/۱

Marfat.com

قیل: تغییرهم خلق الله: الخِصَاءُ (١٩٤)

یعنی، کہا گیا کہ اُن کی خلق اللہ میں تغییر خصی کرنا ہے۔

علامہ ابو بکر حداد یمنی حنفی متوفی ۸۰۰ھ لکھتے ہیں:

قال: عکرمه: معناه: فلیُغیّرنّ خلقَ اللّٰه بالخِصاءِ و الوشم، و قطع الأذن، و فقء العیون (١٩٥)

یعنی، عکرمہ نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو خصی کرنے، گودنے، دانتوں کو تیز کرنے اور آنکھوں کو پھوڑنے کے ذریعے بدل دیں گے۔

قاضی ابو السعود محمد بن مصطفیٰ العمادی الحنفی متوفی ۹۸۲ھ لکھتے ہیں:

عن نهجه صورةً أو صفةً، و ینتظم فیه ما قیل من فقءِ عین الحامي، و خِصاء العبید، و الوشم، و الوشر و نحو ذلک (١٩٦)

یعنی، تبدیلی صورۃً ہو یا صفۃً اور اس میں وہ شامل ہے جو نَر کی آنکھ پھوڑنے، غلاموں کو خصی کرنے، گودنے، دانتوں کو تیز کرنے وغیرہ ذالک کے بارے میں کہا گیا ہے۔

قاضی ناصر الدین عبد اللہ بن عمر بیضاوی متوفی ۶۹۱ھ (١٩٧)، علامہ سید محمود آلوسی بغدادی (١٩٨) اور قاضی ثناء اللہ عثمانی پانی پتی حنفی نقشبندی متوفی ۱۲۲۵ھ (١٩٩) لکھتے ہیں:

عن وجهه صورةً أو صفةً، و یندرج فیه، فقؤ عین الحامي و

١٩٤۔ الکتاب الفرید فی أعراب القرآن المجید، سورة النساء، الآیة: ١١٩، ٣٤٥/٢

١٩٥۔ تفسیر الحداد، سورة النساء، الآیة:١١٩، ٣٢٤/٢

١٩٦۔ تفسیر أبی السعود، سورة النساء، الآیة: ١١٩، ٣٧٥/٢

١٩٧۔ تفسیر البیضاوی، سورة النساء، الآیة:١١٩، ٩٨/٣

١٩٨۔ تفسیر روح المعانی، سورة النساء، الآیة:١١٩، ١٩٥/٥

١٩٩۔ تفسیر المظهری، سورة النساء، الآیة: ١١٩، ٤٥٥/٢

Marfat.com

خصاء العبيد، و الوشم و الوشير، و المثلة، و اللواطة، و السحاق، و عبادة الشمس، و القمر و الحجارة لأنها ما وضعت لها، و استعمال الجوارح فيما لا ليعود على النفس كمالاً ۔ واللفظ للمظهری

یعنی، یہ تبدیلی صورت کے اعتبار سے ہو یا حالت کے اعتبار سے، اس میں نر کی آنکھ پھوڑنا، غلاموں کو خصی کرنا، گودنا (۲۰۰)، دانتوں کو تیز کرنا، مُثلہ کرنا، لواطت، عورتوں کا آپس میں بدفعلی کرنا، سورج، چاند اور پتھروں کی پوجا کرنا مندرج ہیں کیونکہ یہ چیزیں اس کے لئے نہیں بنائی گئیں اور اعضاء اور قوتوں کو ایسے کاموں میں استعمال کرنا جو نفس کے کمال کی باعث نہ ہوں۔

اور اسی میں ہے:

﴿لا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ﴾ (۲۰۱) يعنى لا تبدلوا خلق الله (۲۰۲)

یعنی، اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ﴾ کا معنی ہے خلق اللہ کو تبدیل نہ کرو۔

مندرجہ بالا تفاسیر میں خصی کرنے کو مطلقاً ''تغیر لخلق اللہ'' میں شامل کیا گیا ہے، علماء مُفسّرین، مُحدّثین اور فقہاء کی ایک بڑی جماعت نے اس مطلق سے چوپایوں کو خصی

۲۰۰۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں، گودوانے والیوں، سفید بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کشادگی پیدا کرنے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے، اسے امام بخاری (صحيح البخاری، برقم: ۵۹۴۳، ۷۳/۴، ۷۴) امام مسلم (صحيح مسلم، برقم: ۲۱۲۵) نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۲۰۱۔ الروم: ۳۰/۳۰

۲۰۲۔ تفسير المظهری: ۲/۲۵۶

Marfat.com

کرنا مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

چنانچہ امام ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی(۲۰۳) اور ڈاکٹر وہبہ ذہیلی(۲۰۴) لکھتے ہیں:

وَ أما خِصاء البهائم فرخّص فيه جماعة من أهل العلم إذا قصدت فيه المنفعة أما لسمن أو غيره، و الجمهور من العلماء و جماعتهم على أنه لا بأس أن يُضحّى بالخصى، و استحسنه بعضهم إذا كان أسمن من غيره

یعنی، مگر خِصا چوپایوں میں تو اہلِ علم کی ایک جماعت نے اس کی رُخصت دی ہے جب کہ اس سے منفعت کا قصد کیا جائے، موٹاپے کے لئے یا اس کے غیر کے لئے اور جمہور علماء اور ان کی جماعت اس پر ہے کہ خصی جانور کی قربانی کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اُن کے بعض نے اسے مستحسن قرار دیا ہے جبکہ وہ غیر خصی سے موٹا ہو۔

اور حافظ منتخب ہمدانی نے لکھا:

و هو فی قول أكثر أهل العلم مباح فی البهائم، أرخص فی ذلک الحسن (۲۰۵)

یعنی، اور وہ (یعنی خصی کرنا) اکثر اہلِ علم کے قول کے مطابق چوپایوں میں مُباح ہے، امام حسن بصری نے اس کی رُخصت دی ہے۔

اور قاضی ناصر الدین عبداللہ بن عمر بیضاوی(۲۰۶) اور قاضی ابوالسعود حنفی(۲۰۷) لکھتے ہیں:

و عموم اللفظ لمنع الخصاء مطلقاً، رخّصوا فی البهائم لمكان الحاجة۔ و اللفظ لأبی السعود

۲۰۳۔ تفسير القرطبی، سورة النساء، الآية: ۱۱۹، ۳۹۰/۵/۳

۲۰۴۔ التفسير المنير، سورة النساء، الآية: ۱۱۹، ۲۹۱/۳

۲۰۵۔ الكتاب الفريد فی إعراب القرآن المجيد، سورة النساء، الآية:۱۱۹، ۳۴۵/۲

۲۰۶۔ تفسير البيضاوی، سورة النساء، الآية: ۱۱۹، ۹۸/۹

۲۰۷۔ تفسير أبی السعود، سورة النساء، الآية:۱۱۹، ۳۷۵/۲

Marfat.com

یعنی، عموم لفظ خصی کرنے سے مطلق روکنے کے لئے ہے فقہاء کرام نے
چوپایوں میں حاجت کی وجہ سے (خصی کرنے کی) رخصت دی ہے۔

باقی رہا انسان کا خصی کرنا یا ہونا اس سے ممانعت کے بارے میں پہلے احادیث بیان کی جا چکی ہیں اور یہاں آیہ مذکورہ سے اس کی ممانعت کے بارے میں علماء مُفسّرین وغیرہم کی چند آراء کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اس آیت کریمہ کے تحت علامہ ابوجعفر ابن النحاس لکھتے ہیں:

أما في بني آدم فمحظورٌ (۲۰۸)

یعنی، مگر بنو آدم میں خصاء تو وہ ممنوع ہے۔

اور علامہ ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی بغدادی متوفی ۱۲۷۰ھ نے لکھا:

و الِخصاء في بني آدم محظورٌ عند السلف و الخلف (۲۰۹)

یعنی، سلف وخلف کے نزدیک بنو آدم میں خِصاء ممنوع ہے۔

اور امام قرطبی (۲۱۰) اور ابو حفص عمر بن علی ابن عادل دمشقی حنبلی متوفی ۸۸۰ھ (۲۱۱) لکھتے ہیں:

و أما الخِصاء في الآدمي فمصيبة فإنه إذا خصي بطل قلبه و قوته عكس الحيوان و انقطع نسله المأمور به في قوله عليه السلام: "تَنَاكَحُوا تَنَاسِلُوا فَإِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ" ثم إن فيه ألماً عظيماً ربما يفضي بصاحبه إلى الهلاك، فيكون فيه تضييع مال و إذهاب نفس و كلّ ذلك منهيٌّ عنه۔ و اللفظ للقرطبي

یعنی، آدمی میں خِصاء ایک مصیبت ہے پس جب وہ خصی ہوتا ہے تو اس

۲۰۸۔ إعراب القرآن لابن النحاس، ۲۳۹/۱

۲۰۹۔ تفسير روح المعاني، سوة النساء، الآية: ۱۱۹، ۱۹۵/۵

۲۱۰۔ تفسير القرطبي، ۳۹۱/۵/۳

۲۱۱۔ اللباب في علوم الكتاب، ۲۶/۷

Marfat.com

کا دل اور اس کی قوت باطل ہو جاتے ہیں برعکس حیوان کے، اور اس کی نسل منقطع ہو جاتی ہے کہ جس کا حکم نبی ﷺ کے اس فرمان میں ہے ''نکاح کرو نسل بڑھاؤ، پس میں تمہاری کثرت کی وجہ سے اُمتوں پر فخر کروں گا'' پھر اس میں بہت درد ہے، بسا اوقات خصی کروانا ہلاکت تک پہنچا دیتا ہے پھر مال کا ضیاع ہو جاتا ہے اور انسان دنیا سے چلا جاتا ہے اور یہ سب ممنوع ہے۔

امام قرطبی(۲۱۲) اور ابن عادل حنبلی(۲۱۳) نے لکھا ہے کہ

ثم هذه مُثلة: و قد نهى النبي ﷺ عن المثلة

یعنی، پھر یہ (خصی کرنا) مُثلہ ہے اور نبی ﷺ نے مُثلہ سے منع فرمایا ہے۔

اور امام قرطبی لکھتے ہیں:

و لم يختلفوا أن خِصَاءَ بنى آدم لا يحلّ و لا يجوز لأنه مثلة و تغيير لخلق الله تعالىٰ، و كذلك قطع سائر أعضائهم فى غير حدّ و قودٍ، قاله أبو عمر (۲۱۴)

یعنی، اور علماء کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ بنو آدم میں خصاء (یعنی انسان کا خصی ہونا یا اُسے خصی کرنا) حلال اور جائز نہیں ہے، کیونکہ وہ مُثلہ ہے اور خلق اللہ کی تغییر ہے، اسی طرح اُن کے تمام اعضاء حدّ و قصاص کے بغیر کاٹنا (حلال و جائز نہیں ہے) یہ ابو عمر نے کہا ہے۔

مولانا ابوالحسن زید فاروقی صاحب نے کہا کہ نسبندی کے عدم جواز پر مذکورہ بالا آیت سے استدلال درست نہیں کہ اس کی تفسیر میں دو اقوال ہیں، مانعین نے ایک قول کو لیا ہے۔ یہ درست ہے کہ مُفسّرین کے اس میں دو اقوال ہیں لیکن اس ایک قول کی بنا پر

۲۱۲۔ تفسیر القرطبی، ۳۹۱/۵/۳

۲۱۳۔ اللباب فی علم الکتاب، ۲۶/۷

۲۱۴۔ تفسیر القرطبی، ۳۹۱/۵/۳

Marfat.com

مُفسّرین کی ایک بڑی جماعت نے خصی کرنے اور خصی ہونے کو حرام قرار دیا ہے، نسبندی اُس دَور میں نہیں تھی اس لئے انہوں نے خِصاء کا ذکر کیا، نسبندی کا طریقہ ایجاد ہو چکا ہوتا تو یقیناً اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے اسے بھی اُسی طرح حرام قرار دے دیتے جس طرح خِصاء کو حرام قرار دیا کیونکہ دونوں سے مقصود ایک ہی ہے۔ خصاء، نسبندی اور نل بندی مُثلہ ہے اور مُثلہ ممنوع ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں:

(۱)...... عن سمرة بن جندبٍ، قال: مَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إلاَّ نَهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ وَ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ (۲۱۵)

یعنی، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جب بھی خطبہ ارشاد فرمایا تو اس میں ہمیں مُثلہ سے منع فرمایا اور ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا۔

(۲)...... عن الحسن، عن سمرة، قال: فَلَمَّا خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ خُطْبَةً إلاَّ أَمَرَ فِيْهَا بِالصَّدَقَةِ، وَ نَهَى فِيْهَا عَنِ الْمُثْلَةِ (۲۱۶)

یعنی، امام حسن بصری سے روایت ہے وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ بہت کم ایسا ہوا کہ نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا ہو اور اس میں صدقہ کا حکم اور مُثلہ سے منع نہ فرمایا ہو۔

(۳)...... عن سمرة بن جُندب و عمران بن حصين: قَالَا: مَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ خُطْبَةً إلاَّ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ، وَ نَهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ (۲۱۷)

یعنی، حضرت سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

۲۱۵۔ المسند للإمام أحمد، برقم:۲۰۴۸۸، ۶/۷۷۴ (۵/۲۰)

۲۱۶۔ المسند للإمام أحمد، برقم:۲۰۳۹۸، ۶/۴۵۶ (۵/۱۲)

۲۱۷۔ المسند للإمام أحمد، برقم:۲۰۱۵۱، ۶/۶۹۹ (۴/۴۳۶)

Marfat.com

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی ایسا خطبہ ارشاد نہیں فرمایا جس میں ہمیں صدقہ کا حکم اور مثلہ سے منع نہ فرمایا ہو۔ (اس حدیث شریف کی سند حسن ہے)

(۴)......اور امام احمد (۲۱۸) اور ابوداؤد (۲۱۹) روایت کرتے ہیں کہ ہیّاج بن عمران صحابی رسول ﷺ حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کرنے لگا کہ میرے والد نے قسم کھائی ہے کہ اگر میں اپنے غلام کو پانے پر قادر ہوا تو ضرور اس کا عُضو یعنی ہاتھ کاٹ دوں گا تو آپ نے فرمایا اپنے باپ سے کہہ دو کہ اپنی قسم کا کفارہ دے دے اور اس کے عُضو کو نہ کاٹے، بے شک رسول اللہ ﷺ اپنے خطبہ میں صدقہ پر حرص دلاتے اور مُثلہ سے منع فرماتے، پھر حضرت سمرہ بن جندب تشریف لائے (میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سنن أبی داؤد) انہوں نے بھی اُسے یہی فرمایا۔ واللفظ لأحمد

اسی طرح امام ابوجعفر طحاوی نے "شرح معانی الآثار" عن الحسن، عن عمران بن الحصین (برقم: ۵۰۱۶) اور عن الحسن بن سمرة بن جندب (برقم: ۵۰۱۷، ۵۰۱۸، ۱۸۲/۳) اور "شرح مشکل الآثار" عن الحسن بن عمران بن حصین (برقم: ۱۸۲۰)، عن الحسن عن سمرة بن جندب (برقم: ۱۸۲۱، ۷۰/۵) میں، امام طبرانی نے "المعجم الکبیر" (برقم: ۶۹۴۴، و ۶۹۴۵، ۲۲۷/۷) میں کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَنْهٰی عَنِ الْمُثْلَةِ وَ یَحُثُّ عَلَی الصَّدَقَةِ، اور أن النبی ﷺ کَانَ یَحُثُّ عَلَی الصَّدَقَةِ وَ یَنْهٰی عَنِ الْمُثْلَةِ کے کلمات سے روایت کیا ہے۔

(۵) اور امام طحاوی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے یہ کلمات بھی روایت کیا کہ آپ نے فرمایا:

أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُثْلَةِ (۲۲۰)

۲۱۸۔ المسند للإمام أحمد، برقم: ۲۰۰۸۶، ۶۸۱/۶ (۴۲۸/۴)

۲۱۹۔ سُنَن أبی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی النهی عن المثلة، برقم: ۲۶۶۷، ۸۴/۳، ۸۵

۲۲۰۔ شرح معانی الآثار، برقم: ۵۰۲۰، ۱۸۳/۳

Marfat.com

یعنی، نبی ﷺ نے مُثلہ سے نہی فرمائی ہے۔

اور حدیث شریف میں واقع ''مُثلہ'' کے معنی بارے میں ابن اثیر جزری متوفی ۶۰۶ھ لکھتے ہیں:

فیـه "أنـه نهى عن المثلة" يُقال: مثلت بالحيوان أمثُل به مَثْلاً إذ قـطعتَ أطرافه و شوّهتَ به، و مثَلتَ بالقتيل، إذا جدَعتَ أنفه أو أذُنَه، أو مذاكيرَه أو شيئًا من أطرافه، والاسم: المثلة (۲۲۱)

یعنی، اس میں حدیث شریف ہے کہ ''نبی ﷺ نے مُثلہ سے منع فرمایا'' عرب لوگ مثلتُ بالحيوان أمثل به مثلاً اس وقت بولتے تھے کہ جب جانور کے اعضاء کاٹ دیئے جائیں اور اُسے بدشکل بنادیا جائے اور ''مثَلت بالقتيل'' اس وقت بولتے جب مقتول کے ناک یا کان یا اعضاء تناسل یا اس کے اعضاء میں سے کچھ کاٹ دے اور اسم ''مُثلہ'' ہے۔

اور علامہ ابن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

"ونهى عن المثلة": وهو الفعل الشنيع، يقال مَثَلَ به يمثُلُ مَثْلاً، وكان تمثل مأخوذ من المَثُل لأنه إذا شبع فى عقوبته جعله مثلاً (۲۲۲)

یعنی، ''نبی ﷺ نے مُثلہ سے نہی فرمائی'' اور یہ ایک بُرا فعل ہے کہا جاتا ہے کہ ''مثل به يمثُلُ مَثْلاً'' گویا کہ مَثَلَ مَثُل سے ماخوذ ہے کیونکہ وہ اُسے خوب سزا دے لے اور اُسے بدشکل بنادے (تو عرب لوگ یہ جملہ بولتے ہیں)۔

اور تغییر خلق اللہ میں وہ تصرّفات شامل نہیں ہیں جن کی قرآن وسنّت سے اجازت

۲۲۱۔ النِّهاية فى غريب الحديث: ۴/۲۵۱

۲۲۲۔ غريبُ الحديث لابن الجوزى، ۲/۳۴۲

Marfat.com

ہے اور جن کے اچھے فوائد ہیں اور قرآن و سنّت میں اُن سے نہی وارد نہیں ہوئی اور فقہاء کرام نے ان کی رُخصت دی ہے، چنانچہ علامہ محمد طاہر ابن عاشور نے لکھا:

و ليس من تغيير خلق اللّٰه التصرّف فى المخلوقات بما أذن اللّٰه فيه و ما يدخل فى معنى الحسن، فإن الختان من تغيير خلق و لكنّه لفوائد صحيّة، و كذلك حلق الشعر لفائدة دفع بعض الأضرار، و تقليم الأظفار لفائده تيسير العمل بالأيدى و كذلك ثقب لآذان النساء لوضع الأقراظ الخ (٢٢٣)

یعنی، مخلوقات میں ایسا تصرف کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے اِذن عطا فرمایا ہے اور وہ تصرّف کہ جو اچھے معنی میں داخل ہے تغییر خلق سے نہیں ہے، پس ختنہ کرنا (بظاہر) تغییر خلق اللہ سے ہے لیکن وہ فوائد صحیّہ کے لئے ہے، اسی طرح بال منڈوانا کسی ضرر کے دفع کرنے کے لئے ہے اور ناخن تراشنا ہاتھوں سے کام میں آسانی حاصل کرنے کے فائدے کے لئے ہے اسی طرح عورتوں کے کانوں میں سوراخ کرنا بالیوں (وغیرہ) کے لئے ہے۔

اور علامہ ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی بغدادی متوفی ۱۲۷۰ھ لکھتے ہیں:

و خصّ من تغيير خلق اللّٰه تعالىٰ الختان، …… و خضب اللّحية و قصّ ما زاد على السنّة و نحو ذلك (٢٢٤)

یعنی، تغییر خلق اللہ ختنہ کرانے کو……اور داڑھی رنگنے کو اور اُسے سنّت سے زائد کاٹنے وغیر ذالک کو خاص کیا ہے۔

٢٢٣۔ تفسير ابن عاشور، سورة النساء، الآية:١١٩، ٢٥٨/٤

٢٢٤۔ تفسير روح المعانى، سورة النساء، الآية: ١١٩، ١٩٠/٥

Marfat.com

۲۔ ضبطِ تولید کے مباح طریقے

فی زمانہ ضبطِ تولید کے متعدّد طریقے اختیار کیے جاتے ہیں، ضرورت پائے جانے کے وقت جو بھی طریقہ اپنایا جائے اس میں دو اصول مدِّ نظر رکھنا ضروری ہیں کہ (۱) نظریہ فاسد نہ ہو یعنی خشیتِ افلاس اور لڑکیوں کی پیدائش سے احتراز کی نیت نہ ہو اور اس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے، (۲) وہ وقتی اور عارضی ہو اس سے قوتِ تولید ہمیشہ کے لئے ختم نہ ہو، چنانچہ مفتی جلال الدین امجدی حنفی لکھتے ہیں:

> کسی جائز مقصد کے پیش نظر ضبطِ تولید کے لئے کوئی دوا یا ربڑ کی تھیلی استعمال کرنا جائز ہے لیکن کسی عمل کے ذریعے قوتِ تولید ہمیشہ کے لئے ختم کرنا کسی طرح جائز نہیں۔(۲۲۵)

اور مفتی محمد وقارالدین حنفی لکھتے ہیں:

> ایسی دوائیں استعمال کی جائیں کہ جب تک دوا کا استعمال جاری رہے گی، حمل قرار نہیں پائے گا اور جب دوا بند کر دی جائے تو حمل قرار پا سکتا ہو۔(۲۲۶)

اور ہمارے علم کے مطابق استقرارِ حمل کو روکنے کے لئے عارضی طریقے درج ذیل ہیں:

ا۔ گولیاں کھانا:

یہ غالباً تیس عدد گولیاں جن میں اکیس عدد سفید رنگ کی اور سات عدد بھورے رنگ کی ہوتی ہیں اور ڈاکٹر حضرات عورت کو ماہواری کے پہلے روز سے لگاتار استعمال کرواتے ہیں اور انہیں ہر ماہ مسلسل استعمال کرنا ہوتا ہے۔

۲۔ نار پلانٹ:

یہ چھ عدد کیپسول کھال کے نیچے بازوں پر لگاتے ہیں، بقول ڈاکٹر حضرات کے

۲۲۵۔ فتاویٰ فیض الرسول، کتاب الحظر و الاباحة، ۵۸۰/۲

۲۲۶۔ وقار الفتاویٰ، کتاب النکاح، ۱۲۴/۳، ۱۲۵

Marfat.com

اس کے اثرات پانچ سال تک رہتے ہیں لیکن کیپسول نکالنے کے بعد عورت فوراً حاملہ ہو سکتی ہے۔

۳۔ انجکشن لگوانا:

اور انجکشن دو طرح کے ہوتے ہیں (۱) ایک وہ جو ہر دو ماہ بعد لگوایا جاتا ہے، اور (۲) دوسرا وہ جو ہر تین ماہ بعد لگوایا جاتا ہے۔

۴۔ کاپرٹی:

یہ کوئی ایسی چیز ہے جسے عورت کے رحم میں رکھتے ہیں جو دس سال تک رحم میں رہ سکتی ہے، اس کے بعد اسے تبدیل کرنا پڑتا ہے گویا یہ دس سال تک حمل نہ ٹھہرنے میں مؤثر ہے لیکن اس کے بعد یا اس کے نکلوانے کے بعد عورت حاملہ ہو سکتی ہے۔

۵۔ ملٹی لوڈ:

یہ ایک قسم کی نرم اور چھوٹی ٹیوب ہے جو ماہواری کے دوران بچہ دانی میں رکھتے ہیں اور یہ طریقہ پانچ سال تک مؤثر ہوتا ہے، اس مدت کے بعد یا اس کو نکلوانے کے بعد استقرار حمل ہو سکتا ہے۔

۶۔ کنڈوم:

یہ غبارہ یا لیدر ہے جسے مرد اپنے عضوِ تناسل میں پہن کر صحبت کرتا ہے تو مرد و عورت کے مادۂ تولید آپس میں مل نہیں پاتے جس کی وجہ سے استقرارِ حمل نہیں ہو پاتا۔

گولیوں، انجکشن اور نار پلانٹ وغیرہا کے ذریعے وقتی طور پر استقرار حمل ہوتا ہے اور کاپرٹی، ملٹی لوڈ، رِنگ وغیرہا کے ذریعے رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے، یہ تمام صورتیں اگرچہ شرعاً جائز ہیں مگر طبی لحاظ سے مُضر اور نقصان دہ ضرور ہیں۔

اور عزل (یعنی صحبت کے وقت اپنا مادہ منویہ باہر خارج کرنا) اور کنڈم (غبارے

Marfat.com

کا استعمال کہ جس میں مادہ منویہ رحم میں داخل نہ ہو دونوں سے مقصود ایک ہی ہے کہ استقرارِ حمل سے روکتا ہے اور اُن میں طبی لحاظ سے نقصان وضرر بہت کم ہے۔(۲۲۷)

لیکن یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ اولاد عطا فرمانا چاہے تو ساری کی ساری تدبیریں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں اور اولاد پیدا ہو جاتی ہے اور مشاہدہ ہے کہ کبھی کبھار گولیاں وغیرہا مانع حمل ادویات کے استعمال کے باوجود بھی حمل ٹھہر جاتا ہے اور کبھی رحم کا منہ بند کرنے کے طریقے اختیار کرنے کے باوجود مادہ منورہ کے قطرے رحم میں داخل ہو جاتے ہیں پھر لوگوں کو سنا گیا ہے کہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ دوائی استعمال کی، ہم نے انجکشن لگوائے پھر بھی حمل ٹھہر گیا اور بعض اوقات کنڈوم (غبارہ) پھٹ جاتا ہے اور قطرے رحم میں چلے جاتے ہیں اور عزل کرتے کرتے کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ آدمی سے اپنے عضوِ تناسل کو نکالنے میں معمولی تاخیر ہو جاتی ہے اور مادہ منویہ رحم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے مُخبر صادق ﷺ نے فرمایا:

"مَا كَتَبَ اللّٰهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَتَكُوْنُ" (۲۲۸)

یعنی، قیامت تک اللہ تعالیٰ نے جس روح کو پیدا کرنے کے بارے میں لکھ دیا ہے وہ پیدا ہو کر ہی رہے گی۔

اور فرمایا:

وَ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ (۲۲۹)

یعنی، جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہے تو اُسے کوئی چیز روک نہیں

۲۲۷۔ ضبطِ تولید کی صورتوں کے بارے میں تفصیل کے لئے "مفید مشورہ جناح ہسپتال بہبود آبادی" "چابی" نامی کیسٹ یا حضرت علامہ مفتی عطاء المصطفیٰ صاحب اعظمی کا تحریر کردہ رسالہ "برتھ کنٹرول کی شرعی حیثیت" کا مطالعہ کیجئے۔

۲۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل، برقم:۱۲۵ (۱۴۳۸)، ص ۵۴۰

۲۲۹۔ صحیح مسلم، برقم:۱۳۳ (۱۴۳۸)، ص ۵۴۱

Marfat.com

سکتی۔

لہٰذا جب وہ مالک پیدا کرنا چاہتا ہے تو دوائیں کھانے کے باوجود اثر نہیں کرتیں، رحم کا منہ بند کرنے والی صورتیں بیکار ہو جاتی ہیں، کنڈوم پھٹ جاتے ہیں، عزل کی تدبیر بھی کام نہیں آتی۔

ایک شخص نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں اپنی باندی سے عزل کرنے کا ذکر کیا (یعنی اس کا حکم دریافت کیا) تو حضور ﷺ نے فرمایا:

اگر چاہو تو اس سے عزل کر لو جو تقدیر میں ہے وہ ہو کر رہے گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا:

اللہ تعالیٰ جس چیز کو پیدا کرنا چاہے تیرا عزل کرنا اُسے روک نہیں سکتا۔

کچھ دنوں بعد وہ شخص آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! جس باندی کا میں نے ذکر کیا تھا وہ حاملہ ہو گئی تو حضور ﷺ نے فرمایا:

میں نے تم سے کہا کہ جو تقدیر میں ہونے والا ہے وہ ہو جائے گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے یہ سُن کر فرمایا:

میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔(۲۳۰)

بہر حال تدبیر سے منع نہیں ہے تدبیر انسان کرتا ہے اور ہونا وہی ہے جو تقدیر میں ہے اگر ایسی تدبیر کرنا منع ہوتا کہ جس سے استقرارِ حمل نہ ہو تو نبی ﷺ اس سے روک دیتے، آپ ﷺ نے روکا نہیں بلکہ فرمایا:

"اِعۡزِلۡ عَنۡهَا اِنۡ شِئۡتَ" (۲۳۱)

یعنی، اگر تم چاہو تو اس سے عزل کر لو۔

اور یہ کلمات بھی ایک روایت میں مذکور ہیں:

۲۳۰۔ صحیح مسلم، برقم: ۱۳٤۔ ۱۳۵ (۱٤۳۹)، ص ۵٤۱

۲۳۱۔ صحیح مسلم، برقم: ۱۳٤ (۱٤۳۹)

Marfat.com

"اِصْنَعُوْا مَا بَدَالَکُمْ" (۲۳۲)

یعنی، تم وہ کرو جو تمہیں بہتر لگے یا تمہارے لئے ظاہر ہو۔

ضبطِ تولید اللہ عزّ وجلّ کی رزّاقیت کے خلاف نہیں

جس طرح روزی کے حصول کے لئے ذرائع اور اسباب اختیار کرنا اللہ عزّ وجلّ کی رزّاقیت پر بھروسے کے خلاف نہیں، اور مستقبل کے لئے پونجی جمع رکھنا اس کی رزّاقیت پر توکّل کے خلاف نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾ (۲۳۳)

ترجمہ: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔ (کنزالایمان)

اسی طرح صالح نظریے اور صالح ضرورت کے پائے جانے کے وقت ضبطِ تولید بھی اللہ تعالیٰ کی رزّاقیت پر توکّل کے خلاف نہیں، صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عزل کرنا سابقہ صفحات میں گزر چکا ہے، اور ان متوکّلین صادقین کے بارے میں کوئی مسلمان یہ سوچنے کی جسارت بھی نہیں کرسکتا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رزّاقیت پر بھروسہ نہ تھا۔

ضبطِ تولید تقدیر پر ایمان کے خلاف نہیں

جیسے ہم بیمار ہو جائیں تو علاج کرواتے ہیں، پریشانی ہو تو دعا کرتے ہیں حالانکہ ہمارا ایمان ہے کہ ہو گا وہی جو تقدیر میں ہے، ہماری تقدیر میں صحت نہیں ہے تو لاکھ علاج کروانے سے بھی مرض نہیں جائے گا، پریشانی ہمارا مقدر ہے تو ہزار ہا دعاؤں سے بھی وہ پریشانی دُور نہیں ہو گی، باوجود اس کے علاج بھی کرواتے ہیں اور اپنے مصائب اور پریشانیوں میں اللہ عزّ وجلّ کی بارگاہ میں دعا بھی کرتے ہیں۔ تو جس طرح بیماری میں

۲۳۲۔ المسند للإمام أحمد، برقم:۱۱۴۵۸، ۱۲۱/٤، ۱۲۲ (۴۷/۳)

۲۳۳۔ هود:۱۱/٦

Marfat.com

ہمارا علاج کروانا اور پریشانیوں میں دعائیں کرنا تقدیر پر ایمان کے خلاف نہیں اسی طرح ضرورت ہو تو ضبطِ تولید کرنا بھی تقدیر پر ایمان کے خلاف نہیں ہے، یہ بھی دیگر تدابیر کی طرح ایک تدبیر ہے اور یہ تدبیر صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بھی منقول ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا تو کیا کوئی مسلمان یہ جرأت کر سکتا ہے کہ وہ اُن نفوس قدسیہ کے بارے میں کہے کہ معاذ اللہ! انہیں تقدیر پر ایمان نہ تھا، جیسا مضبوط ایمان ان کا تھا قیامت تک کسی کا نہ ہوگا اور پھر تقدیر پر تکیہ کرتے ہوئے تدبیر کو ترک کرنا اسلام نے مذموم قرار دیا ہے۔

ضبطِ تولید کی ترغیب

بعض لوگ اگرچہ اس کی ترغیب کو اچھا جانتے ہیں اس میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے لیکن اگر اس باب میں وارد احادیث و آثار پر غور کریں تو انہیں اپنے اس نظریے پر شرمندہ ہونا پڑے گا کیونکہ نبی ﷺ کی بارگاہ میں جب بھی یہ سوال ہوا تو آپ نے جواب میں جو کلمات ارشاد فرمائے اور وہ ہم تک بروایات صحیحہ پہنچے وہ مندرجہ ذیل ہے:

"لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا" (٢٣٤)

"مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوا" (٢٣٥)

٢٣٤۔ صحیح مسلم، برقم: ١٢٥، ١٢٨ (١٤٣٨)، ص ٥٤٠

أیضاً صحیح البخاری، برقم: ٢٢٢٩

أیضاً السُّنَنُ الكُبرىٰ للنسائی، برقم: ٥٤٨٦۔ ٢

أیضاً سُنَن المجتبىٰ، برقم: ٣٣٢٧

أیضاً المُسْنَد، برقم: ١١٦٦٨، ٤/١٧١ (٣/٦٨) و برقم: ١١٧٠٨، ٤/١٨١ (٣/٧٢)

أیضاً السُّنَن الكُبرىٰ للبیهقی، برقم: ١٤٣٠٠، ٧/٣٧٤۔

أیضاً تقریب البُغیة، برقم: ٢١٦٣، ٢/٢٤٩

٢٣٥۔ المُسْنَد للإمام أحمد، برقم: ١١٦٧٠، ٤/١٧١، ١٧٢ (٣/٦٨)

أیضاً السُّنَن الكُبرىٰ للبیهقی، برقم: ١٤٣٠٨، ٧/٣٧٤

أیضاً جامع المَسَانید و السُّنَن، برقم: ٤٣٢، ٤٣٣، ٣٣/٢٠٣

Marfat.com

یعنی، نہ کرو تو کوئی حرج نہیں۔

"لَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا ذَاکُمْ" (۲۳۶)

یعنی، ایسا نہ کرو تو کیا حرج ہے یا کوئی حرج نہیں۔

علامہ ابوالحسن کبیر سندھی حنفی **"لا علیکم"** کے تحت لکھتے ہیں:

اس میں اشارہ ہے ترکِ عزل احسن ہے۔(۲۳۷)

"لِمَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ أَحَدُکُمْ؟" (۲۳۸)

یعنی، تم میں سے کوئی ایسا کیوں کرتا ہے؟

"لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِکَ؟" (۲۳۹)

یعنی، تم ایسا کیوں کرتے ہو؟

"وَ إِنَّکُمْ لَتَفْعَلُوْنَ، إِنَّکُمْ لَتَفْعَلُوْنَ، إِنَّکُمْ لَتَفْعَلُوْنَ؟ (۲۴۰)

یعنی، تم ضرور کرو گے، تم ضرور کرو گے، تم ضرور کرو گے؟

"إِنَّکُمْ لَتَفْعَلُوْنَ ذٰلِکُمْ، لَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا ذٰلِکُمْ" (۲۴۱)

"أَوْ تَفْعَلُوْنَ ذٰلِکَ؟ لَا عَلَیْکُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوْا" (۲۴۲)

۲۳۶۔ صحیح مسلم، برقم: ۱۲۹، ۱۳۰ (۱۴۳۸)، ص ۵۴۰

۲۳۷۔ المسند للإمام أحمد، برقم: ۱۱۴۵۸، ۱۲۱/٤، ۱۲۲ (۳/۴۷)

۲۳۸۔ صحیح مسلم، برقم: ۱۳۲ (۱۴۳۸)، ص ۵۴۱
أیضاً سُنَن أبی داؤد، برقم: ۲۱۷۰، ۲/۴۳۰
أیضاً سُنَن الترمذی، برقم: ۱۱۳۸، ۲/۲۰۸، ۲۰۹
أیضا السُّنَنُ الکُبریٰ للبیهقی، برقم: ۱۴۳۰۷، ۷/۳۷۳

۲۳۹۔ صحیح مسلم، برقم: ۱۴۳ (۱۴۴۳)، ص ۵۴۲، ۵۴۳

۲۴۰۔ صحیح مسلم، برقم: ۱۲۷ (۱۴۳۸)، ص ۵۴۰
أیضاً السُّنَنُ الکُبریٰ، برقم: ۱۴۳۰۹، ۷/۳۷٤

۲۴۱۔ المسند، برقم: ۱۱۸۶۱، ٤/۲۲۲، (۳/۸۸)
أیضاً جامع المَسَانید و السُّنَن، برقم: ۴۳۱، ۳۳/۲۰۳

۲۴۲۔ جامع المسانید و السنن، برقم: ۵۲۳، ۳۳/۵٤۵

Marfat.com

یعنی، کیا تم ایسا کرو گے؟ نہ کرو تو کوئی حرج نہیں۔

"أَنْتَ تَخْلُقُهُ؟ أَنْتَ تَرْزُقُهُ؟" (٢٤٣)

یعنی، تم اسے پیدا کرو گے؟، تم اسے کھلاؤ گے؟۔

اِن اور اِن کی مثل ارشادات سے یہی واضح ہوتا ہے کہ عزل (یا ضبطِ تولید) اسلام میں مرغوب امر نہیں ہے یہ تو بعض صحابہ کرام نے اپنی ضرورت و حاجت پیش کر کے نبی ﷺ سے اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے اُسے ان کے لئے:

"أَعْزِلْ إِنْ شِئْتَ" (٢٤٤)

یعنی، اگر تم چاہو تو اس سے عزل کرو۔

اور

"اصْنَعُوْا مَا بَدَالَكُمْ" (٢٤٥)

یعنی، تم وہ کرو جو تمہیں بہتر لگے۔

کے کلمات ارشاد فرما کر مُباح فرمایا، انہیں رُخصت عطا کی، پھر اس کی اباحت میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مابین بھی اختلاف رہا، اور بعض اسے ناپسندیدہ امر قرار دیتے تھے جیسے حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم وغیرھم۔ اگرچہ وہ اسے ناجائز و حرام قرار نہیں دیتے تھے جیسا کہ آثارِ صحابہ سے واضح ہے اور ائمہ مجتہدین نے اسے بیوی کی اجازت کے ساتھ مشروط جائز قرار دیا لیکن بعض نے مکروہ کہا۔

اگر کوئی یہ سوچے کہ ایک چیز مُباح ہو اور ناپسندیدہ بھی ہو یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایسے ہے جیسے طلاق کہ ایک مُباح امر بھی ہے اور ناپسندیدہ بھی جب کہ

٢٤٣۔ المُسنَد، برقم:١١٥٢٣، ٤/٣٧ (٣/٥٣)، برقم:١١١٩٣١، ٤/٢٣٩(٣/٩٦)
أيضاً جامع المَسَانيد و السُّنَن، برقم:١٢١، ١٢٢، ١٢٣، ٦٠/٣٣

٢٤٤۔ صحيح مسلم، برقم:١٣٤ (١٤٣٩)، ص ٥٤١
أيضاً سُنَن أبي داوٗد، برقم:٢١٧٣، ٢/٤٣١، ٤٣٢

٢٤٥۔ المُسنَد للإمام أحمد، برقم:١١٤٥٨، ٤/١٢١، ١٢٢ (٣/٤٧)

Marfat.com

بلا وجہ ہو کہ اس کے بارے میں صریح حدیث موجود ہے:

أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ" (۲۴۶)

یعنی، حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔

اور اسی عمل کے بارے میں احادیث میں ''زندہ درگور کرنا'' مذکور ہے اگرچہ صحابہ، تابعین و ائمہ مُجتہدین ومُحدّثین اس کے برخلاف اسے جائز کہتے ہیں اور علما، فقہاء و مُحدّثین نے اس حدیث کے متعدّد جوابات دیئے ہیں۔

لہٰذا اس عمل کی طرف رغبت دلانا درست نہیں کیونکہ یہ رُخصت ہے اور رُخصتوں کی ترویج اور ان کی ترغیب ان کی منشاء کے خلاف ہے۔

اعتراض: ابن حزم ظاہری نے حدیث جذامہ بنت وہب سے استدلال کرتے ہوئے عزل (یا ضبطِ تولید) کو حرام قرار دیا ہے۔ (۲۴۷)

جواب: اور حدیثِ جذامہ (ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض نے دال مہملہ کے ساتھ ''جدامہ'' کہا اور بعض نے ذال معجمہ کے ساتھ ''جذامہ'' کہا) بنت وہب رضی اللہ عنہا یہ ہے کہ امام مسلم (۲۴۸) نے حدیث ابی الأسود از عروہ از عائشہ از جذامہ بنت وہب اُختِ عکاشہ روایت کیا:

حَضَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ أُنَاسٍ ...... الحدیث، و فیه: ثُمَّ سَأَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "ذٰلِکَ الْوَأْدُ الْخَفِیُّ" ۔و اللفظ لمسلم (۲۴۹)

۲۴۶۔ سُنَن أبی داوٗد، کتاب الطلاق، باب کراهیة الطلاق، برقم:۲۱۷۷، ۲/۴۳۸

۲۴۷۔ فتح الباری، کتاب النکاح، باب العزل، برقم: ۵۲۱۰، ۹/۳۸۵

۲۴۸۔ صحیح مسلم، کتاب، النکاح، باب تحریم وطء الحاملِ المَسْبِیَّةِ، برقم:۱۴۱(۱۴۴۲)

۲۴۹۔ امام مسلم کے علاوہ حدیثِ جُدامہ کو امام ابوداؤد نے اپنی ''سُنَن'' (کتاب، باب، برقم:۳۸۸۲) میں، امام نسائی نے ''سُنَن المجتبیٰ'' (کتاب النکاح، باب الغِیلة، برقم:۳۳۲۶، ۳/۶/۷۹) میں روایت کیا لیکن امام نسائی کی روایت میں عزل کا ذکر نہیں ہے۔

Marfat.com

امام بدر الدین عینی حنفی لکھتے ہیں اس حدیث سے ابراہیم نخعی، سالم بن عبداللہ، اسود بن یزید اور طاؤس نے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ عزل مکروہ ہے کیونکہ نبی ﷺ عزل کو زندہ درگور کرنا فرمایا، فرق صرف یہ ہے کہ یہ خفی ہے، کیونکہ جو شخص اپنی بیوی سے عزل کرتا ہے اور اولاد سے احتراز کے لئے کرتا ہے اس لئے اس کا نام ''مؤدۃ صُغریٰ'' (زندہ درگور کرنا صُغریٰ) رکھا گیا اور زندہ درگور کُبریٰ یہ ہے کہ لڑکی کو زندہ دفن کر دیا جائے، زمانۂ جاہلیت میں جب کسی کے ہاں بچی پیدا ہو جاتی تو اُسے زندہ مٹی میں دفن کر دیتے۔(۲۵۰)

حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی متوفی ۸۵۲ھ فرماتے ہیں یہ حدیث (جذامہ بنت وہب) ان دو حدیثوں کے معارض ہے جن کی ترمذی(۲۵۱) اور نسائی نے بسند صحیح تخریج فرمائی ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

كَانَتْ لَنَا جَوَارِیْ، وَ كُنَّا نَعْزِلُ، فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ: إِنَّ تِلْكَ الْمَوْؤُدَةُ الصُّغْرٰی، فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ''كَذَبَتِ الْيَهُوْدُ، لَوْ أَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَهُ لَمْ تَسْتَطِعْ رَدَّهُ''

یعنی، ہمارے پاس باندیاں تھیں ہم اُن سے عزل کرتے تھے تو یہود نے کہا یہ چھوٹا زندہ درگور کرنا (یعنی حکماً زندہ درگور کرنا) ہے، اور رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہود جھوٹ بولتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ بچہ پیدا فرمانا چاہے تو تم اُسے روک نہیں سکتے''۔

اور امام ترمذی فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عمر، براء، ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

۲۵۰۔ عمدة القاری، کتاب النکاح، باب العزل، برقم:۵۲۰۸، ۱۴/۱۸۲

۲۵۱۔ سنن الترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی العزل، برقم:۱۱۳۶، ۲/۲۰۸

Marfat.com

اور ''سنن نسائی'' میں ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے اور یہ طُرق ہیں جو ایک دوسرے کو قوی کرتے ہیں۔(۲۵۲)

امام ابوداؤد (۲۵۳) اور امام نسائی (۲۵۴)، امام احمد (۲۵۵) اور امام بیہقی (۲۵۶) روایت کرتے ہیں:

عن أبی سعید الخدری قال: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ إِنَّ لِيْ وَلِيْدَةً وَ أَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا، وَ أَنَا أُرِيْدُ مَا يُرِيْدُ الرَّجُلُ، وَ إِنَّ الْيَهُوْدَ زَعَمُوْا أَنَّ الْمَوْءُوْدَةَ الصُّغْرَى الْعَزْلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "كَذَبَتْ يَهُوْدُ، لَوْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ تَسْتَطِعْ أَحَدٌ أَنْ يَصْرِفَهُ"۔ و اللفظ للنسائی (۲۵۷)

یعنی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی بارگاہ میں آیا، عرض کرنے لگا کہ میری ایک باندی ہے میں اس سے عزل کرتا ہوں، میں بھی وہی چاہتا ہوں جو ایک مرد چاہتا ہے اور یہود کا خیال ہے کہ حکماً زندہ درگور (یعنی دفن) کرنا عزل ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود جھوٹ بولتے ہیں، بے شک اللہ جب اُسے پیدا کرنے کا ارادہ فرمائے تو کسی میں طاقت نہیں کہ اُسے اس کے ارادے سے پھیر سکے''۔

۲۵۲۔ فتح الباری، کتاب النکاح، باب العزل، ۳۸۵/۹

۲۵۳۔ سُنَن أبی داؤد، کتاب النکاح، باب ما جاء فی العزل، برقم:۲۱۷۱، ۴۳۰/۲، ۴۳۱

۲۵۴۔ سُنَن الکُبریٰ للنسائی، کتاب عشرة النساء، باب العزل و ذکر اختلاف الناقلین للخبر ذلك، برقم:۹۰۷۹/۲، ۳۴۱/۵

۲۵۵۔ المسند للإمام أحمد، برقم:۱۱۴۹۷، ۱۳۰/۴ (۵۱/۳)

۲۵۶۔ السُّنَن الکُبریٰ للبیهقی، کتاب النکاح، باب العزل، برقم:۱۴۳۱۴، ۳۷۵/۷

۲۵۷۔ جامع المَسَانید و السُّنَن، مسند أبی سعید الخدری رضی الله عنه، برقم: ۲۳۰، ۱۰۹/۳

Marfat.com

امام احمد کی حضرت ابوسعید سے دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

قَالَ: "كَذَبَتِ الْيَهُودُ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَرُدَّهُ" (۲۵۸)

یعنی، نبی ﷺ نے فرمایا: "یہود جھوٹ بولتے ہیں جب اللہ تعالیٰ بچے کو پیدا کرنا چاہے تو تم میں طاقت نہیں کہ تم اُسے روک سکو"۔

بزار کی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الْيَهُودَ يَقُولُونَ: إِنَّ الْعَزْلَ الْمَوْءُودَةُ الصُّغْرَى، فَقَالَ: "كَذَبَتِ يَهُودُ"

یعنی، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یہود کہتے ہیں کہ عزل حکماً زندہ درگور (یعنی دفن) کرنا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہود جھوٹ بولتے ہیں"۔

علامہ ہیثمی لکھتے ہیں کہ اسے بزار نے روایت کیا ہے اور اس میں موسیٰ بن وردان ہے اور وہ ثقہ ہے اور اُسے ضعیف (بھی) قرار دیا گیا ہے اور اس کے بقیہ رجال ثقات ہیں۔(۲۵۹)

اور بزار کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت میں ہے:

أَنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ الْعَزْلَ هُوَ الْمَوْءُودَةُ الصُّغْرَى، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: "كَذَبَتْ يَهُودُ"

۲۵۸۔ المُسْنَد للإمام أحمد، برقم:۱۱۵۲۲، ۱۳۶/٤ (۵۳/۳)
أيضاً جامع المَسَانيد و السُّنَن، مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، برقم:۲۲۹، ۱۰۸/۳۳، ۱۰۹

۲۵۹۔ مجمع الزوائد، كتاب النكاح، باب ما جاء في العزل، برقم:۷۵۸۲، ۳۹۰/٤
أيضاً جامع المَسَانيد و السُّنَن، مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، برقم:۱۱۱۸، ۵۱۳/۳۳

Marfat.com

یعنی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہود کہتے تھے کہ عزل حکماً زندہ درگور (یعنی دفن) کرنا ہے، تو یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہود جھوٹ بولتے ہیں''۔

علامہ ہیثمی لکھتے ہیں اسے بزار نے روایت کیا ہے اس کے تمام رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے اسماعیل بن مسعود کے اور وہ ثقہ نہیں۔(۲۶۰)

اور اس روایت کو علامہ ابن کثیر نے بھی نقل کیا ہے۔(۲۶۱)

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَنِ الْعَزْلِ؟ قَالُوْا: إِنَّ الْيَهُوْدَ تَزْعَمُ الْمَوْءُ وْدَةُ الصُّغْرٰى، فَقَالَ: كَذَبَتِ الْيَهُوْدُ'' و اللفظ للبيهقى (۲۶۲)

یعنی، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے عزل کا حکم دریافت کیا گیا اور کہا گیا کہ یہود گمان کرتے ہیں کہ یہ حکماً زندہ درگور (یعنی دفن) کرنا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہود نے جھوٹ بولا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے عزل کی ''مؤودۃ صغریٰ'' قرار دیا، علامہ ہیثمی لکھتے ہیں کہ آپ نے اس سے رجوع فرما لیا تھا۔(۲۶۳)

کیونکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے عزل کرنے کی روایت بھی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، علامہ ہیثمی نے لکھا کہ اس کو ابو یعلیٰ نے روایت

۲۶۰۔ مجمع الزوائد، كتاب النكاح، باب ما جاء فى العزل، برقم:۷۵۸۱، ۳۹۰/۴

۲۶۱۔ تتمہ جامع المَسَانيد و السُّنَن، مسند أبى هريرة رضى الله عنه، برقم: ۵۵۵۷۔ ۱۰۳۱، ۳۸۱/۳

۲۶۲۔ السُّنَن الكُبرىٰ للبيهقى، كتاب النكاح، باب العزل، رقم:۱۴۳۱۵، ۳۷۵/۷
أيضاً عمدة القارى، كتاب النكاح، باب العزل، برقم:۵۲۰۸، ۱۸۲/۱۴

۲۶۳۔ مجمع الزوائد، كتاب النكاح، باب ما جاء فى العزل، برقم:۷۵۸۳، ۳۹۰/۴

Marfat.com

کیا ہے اور اس کے روات ثقات ہیں۔(٢٦٤)

اور امام بیہقی نے حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے عزل کی کراہت روایت کرنے کے بعد لکھا:

رَوَیْنَا عنهما الإباحة (٢٦٥)

یعنی، ہم نے ان دونوں سے اباحت روایت کی ہے۔

اور اس میں موسیٰ بن وردان ہے اور وہ ثقہ ہے اور اُسے ضعیف (بھی) قرار دیا گیا ہے اور اس کے بقیہ رجال ثقات ہیں۔(٢٦٦)

اور امام بیہقی لکھتے ہیں کہ عزل کی اباحت عوام الصحابہ رضی اللہ عنہم سے (بھی) مروی ہے۔(٢٦٧)

اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی تائید جلیل القدر صحابہ کی ایک جماعت کا مندرجہ ذیل مباحثہ بھی کرتا ہے چنانچہ امام ابویعلی وغیرہ نے عبید بن رفاعہ عن أبیہ سے مسنداً روایت کیا کہ:

جَلَسَ إِلَیَّ عُمَرُ وَ عَلِیٌّ وَ الزُّبَیْرُ وَ سَعْدٌ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَتَذَاكَرُوا الْعُزْلَ، فَقَالُوْا: لَا بَأْسَ بِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، إِنَّهُمْ یَزْعُمُوْنَ أَنَّهَا الْمَوْءُوْدَةُ الصُّغْرٰی، فَقَالَ عَلِیٌّ: لَا تَكُوْنُ مَوْءُوْدَةٌ حَتّٰی تَمُرَّ عَلَیْهَا التَّارَاتُ السَّبْعُ: حَتّٰی تَكُوْنَ سَلَالَةً مِنْ طِیْنٍ، ثُمَّ تَكُوْنَ نُطْفَةً، ثُمَّ تَكُوْنَ عَلَقَةً، ثُمَّ تَكُوْنَ مُضْغَةً، ثُمَّ تَكُوْنَ عِظَامًا، ثُمَّ تَكُوْنَ لَحْمًا، ثُمَّ تَكُوْنَ

٢٦٤۔ مجمع الزوائد، برقم: ٧٥٨٤، ٤/٣٩٠، ٣٩١

٢٦٥۔ السُّنَن الكُبریٰ للبیهقی، ٧/٣٧٧

٢٦٦۔ مجمع الزوائد، كتاب النكاح، باب ما جاء فی العزل، برقم: ٧٥٨٢، ٤/٣٩٠

٢٦٧۔ السُّنَن الكُبریٰ للبیهقی، ٧/٣٧٤

Marfat.com

خَلْقًا آخَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ، أَطَالَ اللّٰهُ بَقَائَکَ (۲۶۸)

یعنی، حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے پاس حضرت عمر، علی، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت میں بیٹھے، پس آپس میں عزل کا ذکر ہوا تو صحابہ کرام نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں، تو (حاضرین میں سے) ایک شخص نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں (یا یہود کہتے ہیں) کہ عزل ''موودۃ صغریٰ'' (کم درجہ کا زندہ درگور یعنی دفن) کرنا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''موؤدۃ صغریٰ'' نہیں ہے جب تک اس پر سات اَدوار نہ گزر جائیں یہاں تک کہ وہ (۱) سلالہ، (۲) نطفہ، (۳) علقہ، (۴) مضغہ، (۵) عظام، (۶) لحم (۷) خلق آخر ہو، (یہ سُن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) فرمایا آپ نے سچ کہا اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔(۲۶۹)

امام ابو جعفر طحاوی حنفی روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عدی نے بیان کیا:

قَالَ تَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ الْعَزْلَ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: قَدِ اخْتَلَفْتُمْ وَ أَنْتُمْ أَهْلُ بَدْرٍ الْخِيَارِ، فَكَيْفَ بِالنَّاسِ بَعْدَكُمْ؟ إِذْ تَنَاجَى رَجُلَانِ،

۲۶۸۔ فتح القدیر، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۳/۳۷۰۹

۲۶۹۔ ان سات اَدوار کا ذکر قرآن کریم کی سورہ مؤمنون کی مندرجہ ذیل تین آیات میں ہے:

﴿وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ﴾

ترجمہ: بے شک ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا۔ پھر اسے پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں۔ پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے اور صورت میں اٹھان دی تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا۔

Marfat.com

فَقَالَ عُمَرُ: مَا هٰذِهِ الْمُنَاجَاةُ؟ قَالَ: إِنَّ الْيَهُوْدَ تَزْعَمُ أَنَّهَا الْمَوْؤُدَةُ الصُّغْرىٰ، فَقَالَ عَلِيٌّ رضى الله عنه: إِنَّهَا لَا تَكُوْنُ مَوْؤُدَةً حَتّٰى تَمُرَّ بِالتَّارَاتِ السَّبْعِ: ﴿وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ﴾ الٰى آخر الآية، فَعَجِبَ عُمَرُ رضى الله عنه مِنْ قَوْلِهِ، و قَالَ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا (٢٧٠)

یعنی، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس عزل کا ذکر کیا، پس اُن کا اس میں اختلاف ہو، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے اختلاف کیا حالانکہ تم اہلِ بدر ہو، تو تمہارے بعد لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ اس وقت دو اشخاص نے آپس میں سرگوشی کی تو حضرت عمر نے فرمایا یہ سرگوشی کیا ہے؟ تو (ان میں سے ایک نے) کہا یہود گمان کرتے ہیں کہ یہ (عزل) کم درجہ کا زندہ درگور کرنا ہے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زندہ درگور کرنا نہیں ہے یہاں تک کہ اس پر سات اَدوار گزر جائیں (پھر آپ نے یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی) ﴿وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ﴾ الٰی آخر الآیۃ تو حضرت عمر نے آپ کے اس قول کو پسند فرمایا اور (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: جزاک اللہ خیراً (اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے)۔(٢٧١)

٢٧٠۔ تحفة الاخيار بترتيب شرح مشكل الآثار، كتاب النكاح، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله ﷺ فى العزل الخ، برقم: ٢٢٢١، ٣/٦٢٦، ٦٢٧
أيضاً شرح معانى الآثار، كتاب النكاح، باب العزل، برقم: ٤٣٥٠، ٣/٣٢

٢٧١۔ اس روایت کی تخریج امام طحاوی نے اس سند سے کی کہ يزيد بن أبى عن معمر بن أبى حبيبه قال سمعتُ عبيد بن رفاعه الأنصارى...... فذكره، اور اس کی سند میں ابن لهيعه ہیں لیکن ان سے روایت کرنے والے عبد اللہ بن یزید مقری ہیں جو اُن عبادلہ ثلاثہ میں سے ہیں کہ

Marfat.com

امام ابوجعفر طحاوی حنفی (۲۷۲) اور امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (۲۷۳) روایت کرتے ہیں کہ

عَنِ ابنِ أبي مليكة، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ أَتَاهُ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْعَرَاقِ، يَسْأَلُوْنَهُ عَنِ الْعَزْلِ، وَ هُمْ يَرَوْنَ أَنَّهُ الْمَوْؤُدَةُ...... الحديث، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ يَكُوْنُ نُطْفَةً، ثُمَّ دَمًا، ثُمَّ عَلَقَةً، ثُمَّ مُضْغَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ عَظْمًا، ثُمَّ يُكْسَى لَحْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ حَتّٰى يُنْفَخَ فِيْهِ الرُّوْحُ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ﴾ (۲۷۴)۔ واللفظ للطحاوی

یعنی، ابن ابی مُلَیکہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (۲۷۵) کے پاس اہلِ عَراف سے لوگ آئے آپ سے عزل کے بارے میں پوچھا اور وہ اسے زندہ درگور کرنا سمجھتے تھے...... پھر فرمایا وہ (۱) نُطفہ ہوتا ہے، پھر (۲) خون، پھر (۳) علقہ، پھر (۴) مُضْغہ، پھر

جنہوں نے ابن لھیعہ سے ان کے اختلاط سے قبل روایات لیں، اور اس روایت کی متابعت بھی کی گئی ہے کہ امام طحاوی نے دوسری وجہ از معمر، از عبداللہ بن عدی بن خیار الخ سے روایت کیا اور اس کے تمام راوی ثقہ ہے اور امام طحاوی نے فرمایا کہ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل روایت کیا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر امام طحاوی نے حضرت ابن عباس سے مسنداً روایت کیا کہ جس کے رواۃ ثقہ ہیں۔

۲۷۲۔ تحفة الأخيار بترتيب مشكل الآثار، برقم: ۲۲۲٤، ۶۲۸/۳

۲۷۳۔ السُّنَن الكُبرىٰ للبيهقي، كتاب النكاح، باب العزل، برقم: ۱٤۳۰، ۳۷۶/۷

۲۷٤۔ المؤمنون: ۱٤/

۲۷۵۔ حضرت ابن عباس سے عزل کو ''وأدالأصغر'' (کم درجہ کا زندہ درگور کرنا) بھی منقول ہے، اگرچہ حضرت ابن عباس کا عزل کے بارے میں یہ تفصیلی جواب اور آپ کا قرآن کریم سے استدلال اور آپ سے مروی دیگر روایات کہ جن میں آپ کا عزل کرنا مذکور ہے سب کے سب اس نقل کے مخالف ہیں، پھر بھی اس کا جواب امام غزالی نے یہ دیا ہے آپ نے پہلے ایک اعتراض قائم فرمایا کہ اگر تو کہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ عزل ''وأدالأصغر'' ہے پس اس سبب سے عزل کا پایا جانا ممنوع ہے

Marfat.com

(۵) عظماً، پھر (۶) اُسے گوشت (کالباس) پہنایا جاتا ہے، پھر (۷) جو اللہ تعالیٰ چاہے، یہاں تک کہ اس میں روح پھونکی جاتی ہے، پھر آپ نے (دلیل کے طور) یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی ﴿ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ﴾

اسی طرح امام عبد الرزاق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس اثر کو روایت کیا ہے۔(۲۷۶)

ان روایات کے تحت امام ابو جعفر طحاوی لکھتے ہیں:

فهذا علی و ابن عباس رضی الله عنهم قد اجتمعا فی هذا علی ما ذکر و تابع علیًّا علی ما قال من ذلک عمر رضی الله عنهما، و من کان بحضرتهما من أصحاب رسول الله ﷺ، ففی هذا دلیل أن العزل غیر مکروه من هذه الجهة (۲۷۷)

یعنی، پس یہ حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم ہیں اس میں اس پر متفق ہو گئے جو ہم نے ذکر کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (عزل کے بارے میں) جو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کے جتنے صحابہ وہاں موجود تھے (سب نے) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی متابعت کی، پس یہ اس کی دلیل ہے کہ عزل اس جہت سے مکروہ نہیں ہے۔

(جواب میں فرماتے ہیں) ہم کہتے ہیں یہ اُن کی طرف سے وجودِ عزل کو قطعی طور پر دفع کرنے کے لئے قیاس ہے اور یہ ضعیف قیاس ہے امام غزالی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول اور اُن کا قرآن کریم سے استدلال نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں ہم نے پہلے قیاس اور اعتبار کا جو طریقہ ذکر کیا ہے تو تیرے لئے معانی میں غور و خوض اور علوم کے ادراک میں حضرت علی اور حضرت ابن عباس کے منصب میں تفاوت ظاہر ہو جائے گا۔(إحياء العلوم، ۲/۱۱۲)

۲۷۶۔ المُصَنَّف لعبد الرزاق، کتاب النکاح، باب العزل، برقم: ۱۲۶۲۱، ۱۲۶۲۲، ۷/۱۱۳

۲۷۷۔ شرح معانی الآثار، کتاب النکاح، باب العزل، ۳/۳۲، ۳۳

Marfat.com

حدیثِ جذامہ کے جوابات

اور علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں کہ حدیثِ جذامہ کا جواب چند وجوہ سے دیا گیا ہے۔(۲۷۸)

۱۔ علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ ان احادیث اور حدیث جذامہ میں مطابقت اُسے (کراہتِ) تنزیہی پر محمول کرنے سے ہوگی اور یہ (یعنی حدیثِ جذامہ کو کراہت تنزیہی پر محمول کرنا) امام بیہقی (۲۷۹) کا طریقہ ہے۔(۲۸۰)

۲۔ علامہ ابن حجر لکھتے ہیں کہ بعض نے حدیثِ جذامہ جو ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ یہ حدیث اس کے معارض ہے جس کے طُرق زیادہ ہیں اور لکھتے ہیں کہ حدیث صحیح ہے اس میں کوئی شک نہیں اور دونوں میں مطابقت ممکن ہے۔(۲۸۱)

۳۔ علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں کہ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ یہ امر ایسے ہی ہے جیسے عذابِ قبر کا امر تھا۔(۲۸۲)

۴۔ علامہ عینی لکھتے ہیں: دوسرا جواب وہ ہے جو امام طحاوی (حنفی) نے دیا کہ یہ (حدیثِ جذامہ) حدیثِ جابر سے منسوخ ہے۔(۲۸۳)، ابن حجر کہتے ہیں کہ بعض نے حدیثِ جذامہ کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ جواب

۲۷۸۔ عمدة القاری، ۱۸۲/۱٤

۲۷۹۔ امام بیہقی نے اپنی ''سنن'' میں فرمایا عزل کی اباحت کے رُوات اکثر اور اَحفظ ہیں تو یہی اَولیٰ ہے اور جن حضرات نے مکروہ قرار دیا ان کی کراہت کو تنزیہی پر محمول کیا جائے گا نہ کہ تحریمی پر۔ واللہ اعلم (السُّنَن الکُبریٰ للبیهقی، کتاب النکاح، باب العزل، ۳۷۸/۷) اور حافظ عراقی نے بھی امام بیہقی کے اس قول کو نقل کیا ہے کہ اباحتِ عزل کے رُوات اکثر اور احفظ ہیں (تخریج الحافظ العراقی، ۱۲۲/۲)

۲۸۰۔ فتح الباری، ۳۸۵/۹

۲۸۱۔ فتح الباری، ۳۸۵/۹

۲۸۲۔ عمدة القاری، ۱۸۲/۱٤

۲۸۳۔ عمدة القاری، ۱۸۲/۱٤

Marfat.com

تاریخ کی معرفت نہ ہونے کی وجہ سے مقبول نہیں۔(۲۸۴)

حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی نے دوسری کتاب میں لکھا: حدیث ''العزل ھو الوأد الخفی ''...... ظاہر ہے کہ یہ منسوخ ہے پس تحقیق اصحابِ سنن نے حضرت ابوسعید کی حدیث روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ یہود گمان کرتے ہیں کہ عزل کم درجہ کا زندہ درگور کرنا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہود نے جھوٹ بولا......'' اور اسی کی مثل امام نسائی(۲۸۵) نے حضرت جابر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور امام طحاوی نے اس کے منسوخ ہونے کا جزم کیا ہے اور ان کا تعقب کیا گیا ہے۔(۲۸۶)

علامہ عینی لکھتے ہیں کہ اگر تو کہے کہ مُحدّثین نے ذکر کیا ہے کہ حضرت جذامہ نے فتح مکہ کے سال اسلام قبول کیا تو ان کی حدیث متأخر ہوئی تو یہ حدیث اس کے غیر کے لئے ناسخ ہوگی تو میں کہتا ہوں کہ مُحدّثین نے یہ (بھی) ذکر کیا کہ انہوں نے فتح مکہ سے قبل اسلام قبول کیا اور عبدالحق نے فرمایا کہ یہی صحیح ہے۔

۵۔ علامہ عینی لکھتے ہیں: تیسرا جواب یہ ہے جو ابن العربی نے فرمایا کہ حدیثِ جذامہ مضطرب ہے۔

۶۔ علامہ عینی لکھتے ہیں: چوتھا جواب وہ ہے جو ترجیح کی طرف لوٹتا ہے وہ یہ کہ حدیثِ جذامہ انہی سے وارد ہے اور حدیثِ جابر رجالِ صحیح کے ساتھ وارد ہے اور اس (یعنی حدیثِ جابر) کے شواہد ہیں (اور وہ یہ ہیں) (۱) حدیثِ ابی سعید رضی اللہ عنہ جو عنقریب ذکر ہوگی(۲۸۷) اور (۲) حدیثِ ابی ھریرۃ

۲۸۴۔ فتح الباری، ۳۸۵/۹

۲۸۵۔ السُّنَن الکُبریٰ للنّسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب العزل، و ذکر اختلاف الناقلین للخبر فی ذلک، برقم:۹۰۷۸، ۹۰۸۳، ۳۴۰/۵

۲۸۶۔ التّلخِیصُ الحبِیر، کتاب النکاح، باب مثبتات الخیار، الفصل الخامس، برقم:۱۶۶۴ (۴)، ۳۸۸/۳، ۳۸۹

۲۸۷۔ یہ پچھلے صفحات میں ابوداؤد، نسائی اور احمد کے حوالے سے ذکر کی گئی ہے۔

Marfat.com

رضی اللہ عنہ جسے امام نسائی نے روایت کیا(۲۸۸)، (۳) حدیث اُبی سلمہ کہ جس میں ہے نبی ﷺ سے عزل کا حکم دریافت کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہود اسے ''الموؤدۃ الصغریٰ'' خیال کرتے ہیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہود نے جھوٹ بولا۔(۲۸۹)

حدیثِ جابر رضی اللہ عنہ کی ترجیح پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا قول اور عمل دونوں شاہد ہیں، صحابہ کرام کے اقوال اور ان کا عمل پہلے ذکر کیا جا چکا ہے اور بعض صحابہ کرام سے کراہت منقول ہے اور یہ کراہت عدمِ جواز کو مستلزم نہیں ہے کیونکہ جن سے کراہت منقول ہیں ان میں حضرت ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم شامل ہیں، اگر اُن کے نزدیک کراہت سے مراد عدم جواز ہوتا تو وہ اپنے دَورِ خلافت میں عزل سے سختی کے ساتھ منع فرما دیتے حالانکہ ایسا منقول نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ منقول ہے کہ آپ نے فرمایا جو لوگ اپنی باندیوں کے ساتھ عزل کرتے ہیں پھر ان باندیوں کو اگر بچہ پیدا ہو گیا تو میں اس بچے کے نسب کو اُن عزل کرنے والوں کے ساتھ لاحق کر دوں گا اور آپ کا یہ فرمان نبی ﷺ کے اس فرمان کے مطابق ہے کہ آپ ﷺ نے سائل سے فرمایا کہ ''اگر چاہو تو عزل کرو لیکن جو تقدیر میں ہے وہ ہو کر رہے گا'' پھر کچھ عرصے بعد وہی شخص آیا کہنے لگا میری باندی حاملہ ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا ''میں نے تم سے کہا تھا کہ جو تقدیر میں ہونے والا ہے ہو گا'' (۲۹۰) اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد بچوں کو بے نسب ہونے سے اور باندیوں کو بلا دلیل شرعیہ تہمت سے بچانا مقصود تھا۔

اور اگر حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما سے منع منقول ہے تو ان سے اباحت بھی منقول ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے بیٹوں کو عزل سے منع کرنا اور اس پر مارنا بھی

۲۸۸۔ جیسا کہ گزشتہ صفحات پر مذکور ہے۔

۲۸۹۔ عمدۃ القاری، ۱۸۲/۱۴

۲۹۰۔ صحیح مسلم، برقم: ۱۳۴ (۱۴۳۹) ص ۵۴۱

Marfat.com

منقول ہے جیسا کہ امام بیہقی نے ''السنن الکبریٰ'' (۲۹۱) میں روایت کیا ہے تو آپ کا منع کرنا اور اپنے بیٹوں کو اس پر مارنا عدم اباحت پر محمول نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کی اور کوئی صالح وجہ ہوگی کیونکہ آپ سے اباحت منقول ہے اور اگر آپ کا یہ منع فرمانا تحریم کے لئے ہوتا تو رعایہ کو بھی اس سے اتنی ہی سختی سے منع فرماتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اسی طرح اگر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کراہت منقول ہے تو اُن سے اباحت بھی منقول ہے (۲۹۲) جو اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک کراہت تحریمی نہ تھی جیسا کہ امام بیہقی نے لکھا:

تحتمل کراهیة من کرهه منهم التنزیه دون التحریم (۲۹۳)

یعنی، صحابہ میں سے جس نے اسے مکروہ جانا اس کی کراہت تنزیہ کا احتمال رکھتی ہے نہ کہ تحریم کا۔

۲۹۱۔ السُّنَن الکُبریٰ للبیهقی، کتاب النکاح، باب العزل، برقم:۱٤۳۲۹، ۳۷۷/۷

۲۹۲۔ السُّنَن الکُبریٰ للبیهقی، کتاب النکاح، باب العزل، ۳۷۷/۷

۲۹۳۔ السُّنَن الکُبریٰ للبیهقی، کتاب النکاح، باب العزل، ۳۷۸/۷

Marfat.com

مآخذ ومراجع

۱۔ إتحاف السادة المتّقين . للزّبيدى، السيد محمد بن محمد الحسينى، الشهير بمرتضى الحنفى (ت١٢٠٥ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠٢م

۲۔ إحياءُ علوم الدين. للغزالى، أبى حامد محمد، حجّة الإسلام (ت...... ھ)، دار الخير، بيروت، الطبعة الثانية ١٤١٣ھ۔ ١٩٩٣م

۳۔ إرشاد العقل السليم إلى مَزايا الكتاب الكريم . لأبى السعود، القاضى محمد مصطفى العمادى الحنفى (ت٩٨٢ھ)، تعليق محمد صبيحى حَسن حلّاق، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠١م

٤۔ إعراب القرآن، لابن النّحاس، أبى جعفر أحمد بن محمد (ت٣٣٨ ھ)، تعليق عبدالمنعِم خليل إبراهيم، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٥ ھ۔ ٢٠٠٤م

٥۔ إكمال المُعْلِم بفوائد مسلم، للقاضى، أبى الفضل عياض بن موسى اليَحصبِى (ت٥٤٤ھ)، تحقيق الدكتور يحيى إسماعيل، دار الوفاء، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٨م

☆ أنوار التّنزيل و أسرار التأويل= تفسير البيضاوى

٦۔ البَحرُ الرّائِق (شرح كُنز الدّقائق)، لابن نجيم، زين الدين ابن ابراهيم بن محمد الحنفى (ت٩٧٠ھ)، ايج ايم سعيد كمبنى، كراتشى

☆ بحر العلوم= تفسير السمرقندى

٧۔ بدائع الصنائع فى ترتيب الشرائع . للكاسانى، علاؤ الدين أبى بكر بن مسعود الحنفى (ت٥٨٧ھ)، تحقيق و تعليق الشيخ على محمد معوّض و الشيخ عادل

Marfat.com

أحمد، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولى ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٧م

٨۔ برتھ کنٹرول کی شرعی حیثیت . للأعظمی، المفتی عطاء المصطفی بن المحدِّث الکبیر ضیاء المصطفی الحنفی القادری، أعظمی پبلی کیشنز، کراتشی ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

٩۔ البرجندی (شرح مختصر الوقایة) . للعلامة عبد العلی الحنفی، مکتبة العجائب لزخر العلوم، کوئتة

١٠۔ التحریر و التنویر. لابن عاشور، الشیخ محمد طاهر، مؤسسة التاریخ، بیروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٠ھ۔ ٢٠٠٠م

١١۔ تأویلاتُ أهلِ السُّنّة. للماتُرِیدی، أبی منصور محمد بن محمد بن محمود السمرقندی الحنفی (ت٣٣٣ ھ)، تحقیق فاطمة یوسف الخیمی، المکتبة الحقّانیة، بشاور

١٢۔ تبیین الحقائق (شرح کنز الدقائق) . للزیلعی، عثمان بن علی الحنفی (ت٧١٠ھ)، تحقیق أحمد عزّ و عنایة، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠ھ۔ ٢٠٠٠م

١٣۔ تحفة الأخیار بترتیب شرح مشکل الآثار . للطحاوی، أبی جعفر أحمد بن محمد (ت٣٢١ ھ)، تحقیق و ترتیب خالد محمود الرباط، دار بلنسیة، الریاض، الطبعة الأولى ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

١٤۔ التعلیق علی المسند. لشعیب الأرنؤوط وغیره، مؤسّسة الرسالة، بیروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠ھ۔١٩٩٩م

١٥۔ التعلیق المُمَجّد علی مُوَطّأ محمد. لأبی الحسنات، عبد الحی اللکنوی (ت١٣٠٤ھ)، تحقیق و تعلیق الدکتور تقی الدین، دار القلم، دمشق، الطبعة الرابعة ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

Marfat.com

١٦۔ التعليقاتُ المرضِيّة على الهدية العلائِيَّة . للبرهانى، محمد سعيد، المكتبة القدس، كوئتة، الطبعة الثالثة ١٣٥٨ھ۔ ١٩٦٥م

☆ تفسير ابن جرير= تفسير الطبرى

☆ تفسير ابن عاشور= التحرير و التنوير

١٧۔ تفسير البيضاوى . للقاضى، عبدالله بن عمر الشيرازى (ت ٦٩١ ھ)، دار احياء التراث العربى، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٨م

☆ تفسير الحداد= كشف التنزيل و فى تحقيق المباحث و التأويل

١٨۔ تفسير روح المعانى . للآلوسى، ابى الفضل شهاب الدين السيد محمود، البغدادى (ت ١٢٧٠ ھ)، دار احياء التراث العربى، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

١٩۔ تفسير السمرقندى . للفقيه أبى الليث، نصر بن محمد (ت٣٧٣ ھ)، تحقيق محبّ الدين أبى سعيد الغمروى، دار الفكر، بيروت، الطبة الأولىٰ ١٤١٦ ھ۔ ١٩٩٦م

٢٠۔ تفسير الطبرى. لابن جرير، أبى جعفر (ت ٣١٠ ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الرابعة ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

☆ تفسير القرطبى= الجامع لأحكام القرآن

٢١۔ التفسير الكبير. للرازى، فخر الدين (ت......ھ) دار احياء التراث العربى، بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

☆ تفسير الماتريدى= تأويلاتُ أهلِ السُّنَّة

٢٢۔ تفسير المظهرى. للعثمانى، القاضى محمد ثناء الله العثمانى الحنفى النقشبندى (ت١١٢٥ ھ)، تحقيق: أحمد عز و عناية، دار إحياء التراث العربى، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٥ھ۔ ٢٠٠٤م

Marfat.com

۲۳۔ التفسير المنير في العقيدة و الشريعة و المنهج . للدكتور وهبة الزحيلي، دار الفكر، بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

☆ تفسير أبي السعود= إرشادُ العقْل السّليم إلى مَزايا الكتاب الكريم

۲٤۔ تقريبُ البُغية بترتيب أحاديث الحلية . للهيثمي، نور الدين علي بن أبي بكر (ت٨٠٧ھ) و أتمّه العسقلاني أحمد بن علي بن محمد ابن حجر الشافعي (ت٨٥٢ھ)، تحقيق محمد حسن إسماعيل، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

۲٥۔ الجامع لأحكام القرآن . للقرطبي، أبي عبدالله محمد بن أحمد الأنصاري، (ت٦٧١ھ)، دار احياء التراث العربي، بيروت، الطبة الأولىٰ ١٤١٦ھ۔ ١٩٩٥م

۲٦۔ جامع الرّموز . للقهستاني، شمس الدين محمد الخراساني الحنفي (ت٩٥٥ھ)، أيج أيم سعيد كمبني، كراتشي

۲۷۔ جامعُ المَسَانِيد و السُّنَن . لابن كثير، إسماعيل، الدمشقي (ت٧٧٤ھ)، تعليق الدكتور عبدالمعطي قلعجي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٣ھ۔ ١٩٧٥م

۲۸۔ حاشيةُ السِّندي على السُّنَن (المجتبى) . للنسائي، لأبي الحسن الكبير، نور الدين بن عبد الهادي الحنفي (ت١١٣٨ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

۲۹۔ حاشية الطَّحطَاوي على الدُّرِّ المُختار (شرح تَنوِيرُ الأبصَار). للعلامة السيّد أحمد بن محمد الحنفي (ت١٢٣١ھ)، دار المعرفة، بيروت، ١٣٩٥ھ۔ ١٩٧٥م

۳۰۔ خلاصة الفتاوىٰ، للبخاري، إفتخار الدين طاهر بن عبدالرشيد الحنفي

Marfat.com

(ت٥٤٠ھ)، مکتبة رشيدية، كوئتة

٣١۔ الدُّرُّ المُختار (شرح تَنوِيرُ الأَبصَار) . للحصكفی، محمد بن علی بن محمد بن علی علاؤ الدين الحنفی (ت١٠٨٨ھ)، مع ردّ المحتار، تحقيق و تعليق الدكتور حسام الدين، دار الثقافة و التراث، دمشق، الطبعة الأولىٰ ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٣٢۔ الدُّرُّ المُنتقی فی شرح المُلتَقی للحصكفی. محمد بن علی بن محمد بن علی علاؤ الدين الحنفی (ت١٠٨٨ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٨م

٣٣۔ ردُّ المُحتار علی الدُّرِّ المُختار. لابن عابدين، السيد محمد أمين بن عمر الحنفی (ت١٢٥٢ھ)، تحقيق و تعليق الدكتور حسام الدين، دار الثقافة و التراث، دمشق، الطبعة الأولىٰ ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٣٤۔ سُنَن ابن ماجة، أبی عبدالله محمد بن يزيد القزوينی (ت٢٧٣ھ)، تحقيق محمود محمد محمود حسن، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٨م

٣٥۔ سُنَن أبی داؤد. للسجستانی، سليمان بن أشعث (ت٢٧٥ھ)، تعليق عبيد الدّعاس و عادل السيد، دار ابن حزم، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٧م

٣٦۔ سُنَن التّرمذی، لأبی عيسیٰ محمد بن عيسیٰ (ت ٢٩٧ھ)، تحقيق محمود محمد محمود حسن نصّار، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٣٧۔ السُّنَن الكبریٰ. للبيهقی، أحمد بن حسين، أبو بكر الشافعی (ت٣٥٨ھ)، تحقيق محمد عبدالقادر عطا، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

Marfat.com

٣٨۔ السُّنَنَ الكُبریٰ . للنسائی، أبی عبدالرحمٰن أحمد بن شعيب (ت٣٠٣ھ)، تحقيق، الدكتور عبدالغفار سليمان، و سيد كسروی حسن، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولیٰ ١٤١١ھ۔ ١٩٩١م

٣٩۔ سُنَنُ النَّسائیْ . للخراسانی، أبی عبدالرحمٰن أحمد بن شعيب (ت٣١٣ھ)، تصحيح الشيخ عبدالوارث محمد علی، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

٤٠۔ السُّنَّة. لابن أبی عاصم، أبی بكر أحمد بن عمرو (ت٢٨٧ھ)، دار ابن حزم، بيروت، الطبعة الأولیٰ ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٤م

٤١۔ شرح الزُّرقانی علی موَطّأ الإمام مالك . للعلامة محمد بن عبدالباقی المالكی (ت١١٢٢ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت

٤٢۔ شرحُ السُّنَّة . للبغوی، أبی محمد الحسين بن مسعود الشافعی (ت٥١٦ھ)، تحقيق علی محمد معوض، عادل أحمد عبدالموجود، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

٤٣۔ شرح صحيح مسلم . للنووی، يحيی بن شرف الدّمشقی الشافعی (ت٦٧٦ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولی ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٤٤۔ شرح الطِّيبی علی مشكاة المصابيح، للإمام شرف الدين الحسين بن محمد (ت٧٤٣ھ)، تعليق أبی عبدالله محمد علی سَمك، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولی ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠١م

٤٥۔ شرح مشكل الآثار . للطّحاوی، أبی جعفر أحمد بن محمد المصری الحنفی (ت٣٢١ھ) تحقيق شعيب الأرنووط، مؤسّسة الرِّسالة، بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

٤٦۔ شرح معانی الآثار. للطّحاوی، أبی جعفر أحمد بن محمد المصری الحنفی

Marfat.com

(ت ۳۲۱ھ)، تحقیق محمد زَهری النجّار و محمد سیّد جَاد الحق، عالم الكتب، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤١٤ھ۔ ١٩٩٤م

۴۷۔ شرحُ الوِقَايه . للمحبوبی، عبيد الله بن مسعود بن تاج الشريعة الحنفی (ت ٤٧٤ھ) مكتبة إمدادية، ملتان

۴۸۔ صَحِيح البخاری . لأبی عبدالله محمد بن إسماعيل (ت ٢٥٦ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

۴۹۔ صحيحُ مسلم . للقشيری، أبی الحسن مسلم بن الحجّاج (ت ٢٦١ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠١م

۵۰۔ عمدة القاری (شرح صحيح البخاری) . للعينی، بدر الدين أبی محمد محمود بن أحمد الحنفی (ت ٨٥٥ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٧م

۵۱۔ غاية البيان و نادرة الأقران. للأتقانی، قوام الدين أمير كاتب بن أمير عمر الحنفی (ت ٧٥٨ھ) مخطوط مصوّر

۵۲۔ غريب الحديث . لابن الجوزی، أبی الفرج عبدالرحمن بن علی (ت ٥٩٧ھ)، تعليق الدكتور عبدالمصطفی أمين قلعجی، دار الكتب العلمية، بيروت ١٢٥٢ھ۔ ٢٠٠٤م

۵۳۔ الفتاویٰ الأمجدية . للأعظمی، محمد أمجد علی الحنفی القادری (ت ١٣٦٧ھ)، المكتبة الرضوية، كراتشی

۵۴۔ الفتاوی البزازية (علی هامش الفتاوی الهندية) . لكردری، محمد بن محمد بن شهاب ابن البزاز الحنفی (ت ٨٢٧ھ)، دار المعرفة، بيروت، الطبعة الثالثة ١٣٩٣ھ۔ ١٩٧٣م

۵۵۔ فتاویٰ فيض الرسول . للأمجدی، المفتی جلال الدين الحنفی، شبير برادرز،

Marfat.com

لاهور ١٤١٢ھ- ١٩٩٣م

٥٦- فتاویٰ قاضیخان (على هامش الفتاوىٰ الهندية). للأوزجندى، حسن بن منصور الحنفى (ت٥٩٢ ھ)، دار المعرفة، بيروت، الطبعة الثالثة ١٣٩٣ھ- ١٩٧٣م

٥٧- الفتاوى الكاملیّة فی الحَوادِثِ الطَّرَابَلَسِيَّة. للحسنى، محمد كامل بن مصطفى الحنفى، المكتبة الحقّانية، بشاور

٥٨- الفتاوىٰ الهندية، لجماعة من علماء الهند، دار المعرفة، بيروت، الطبعة الثالثة ١٣٩٣ھ- ١٩٧٣م

٥٩- فتح البارى (شرح صحيح البخارى). للعسقلانى، أحمد بن على بن حجر الشافعى (ت٨٥٢ ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٢١ ھ- ٢٠٠٠م

٦٠- فتحُ بابِ العِنَايَة فى شرح كتاب النِّقاية للهروى، نور الدين على بن محمد المشهور بالملا علیّ القارى، تعليق أحمد عزّ و عناية، دار أحياء التراث العربى، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٦ھ- ٢٠٠٥م

☆ قهستانى = جامع الرموز

٦١- فتح القدير (شرح الهداية). لابن الهمام، كمال الدين محمد بن عبدالواحد الحنفى (ت٨٦١ھ)، تعليق عبدالرزاق غالب المهدى، مركز أهل السنّة بركات رضا، خوربند غجرات، الهند، الطبعة الأولى ١٤٢٥ھ- ٢٠٠٤م

٦٢- الفِقهُ الإسلامى و أدِلَّته. للدكتور وهبة الرحيلى، نشر إحسان، طهران، الطبعة الثالثة ١٤٢٧ھ- ٢٠٠٦م

٦٣- كتابُ الإختيار لتعليل المختار. للموصلى، عبدالله بن محمود الحنفى (ت٦٨٣ھ)، تعليق الشيخ خالد عبدالرحمن العَك، دار المعرفة، بيروت، الطبعة

Marfat.com

الثانية ١٤٢٣هـ ـ ٢٠٠٢م

٦٤ـ كتابُ أدبِ القضاء. للسّروجى، أحمد بن إبراهيم، شمس الدين الحنفى (ت ٧١٠هـ)، تحقيق شمس العارفين صديقى بن محمد ياسين، دار البشائر الإسلامية

٦٥ـ الكتاب الفريد فى إعراب القرآن. للهمدانى، المنتخب الحافظ المقرئ (٦٤٣هـ)، تعليق محمد نِظَام الدين الفتّيح، دار الزمان، المدينة المنورة، الطبعة الأولى ١٤٢٧هـ ـ ٢٠٠٦م

٦٦ـ كتاب النِّقاية (مع شرحه للقارى الهروى). للمحبوبى، عبدالله بن مسعود بن تاج الشريعة، صدر الشريعة الحنفى (ت ٧٤٧هـ)، دار إحياء التراث العربى، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٦هـ ـ ٢٠٠٥م

٦٧ـ كشف التنزيل فى تحقيق المباحثِ و التّأويل. للحدّاد، أبى بكر اليمنى الحنفى (ت ٨٠٠هـ)، تحقيق الدكتور محمد ابراهيم يحيىٰ، المكتبة الحقّانية، بشاور

٦٨ـ كَشفُ الخفَاء و مُزيل الإلباس عمّا اشتهر من الأحاديث على ألسِنَةِ النّاس. للعجلونى، إسماعيل بن محمد بن عبد الهادى الجراحى الشافعى (ت ١١٦٢هـ)، ضبط محمد عبدالعزيز الخالدى، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨هـ ـ ١٩٩٧م

٦٩ـ كَنزُ البيان فى مختصر توفيق الرحمٰن (على متن كنز الدقائق). للطائى، مصطفى بن محمد الحنفى (ت ١١٩٢هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٩هـ ـ ١٩٩٨م

٧٠ـ كنز الدقائق. للنسفى، عبدالله بن أحمد حافظ الدين الحنفى (ت ٧١٠هـ)، المكتبة العصرية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٥هـ ـ ٢٠٠٥م

٧١ـ اللباب فى علوم الكتاب. لابن عادل، ابو حفص عمر بن على، الدمشقى

Marfat.com

الـحنبلی (ت ٨٨٠ھ)، دار الـكتـب الـعلمية، بيروت، الطبعة الأولی ١٤١٩ھ۔
١٩٩٨م

٧٢۔ مَـجْمَعُ الْأَنْهر (شرح المُلتَقی الأبحُر). لشيخی زاده، عبدالرحمن بن محمد بن سليمان، الفقيه الحنفی (ت١٠٧٨ھ)، دار الطباعة العامرة، مصر ١٣١٦ھ

٧٣۔ مـجمع الزوائد و منبع الفوائد . لـلهيثـمی، نور الدين علی بن أبی بكر المصری (ت٨٠٧ھ)، تـحقيق محمد عبدالقادرأحمد عطا، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولی ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠١م

٧٤۔ المتانة فی المرمة عن الخزانة. للبوبكانی، المخدوم محمد جعفر بن عبدالكريم الحنفی (من علماء القرن العاشر)، الجنَّة لأدب السِّندی، كراتشی

٧٥۔ الـمختارُ للفَتوی . لـلـمـوصـلی، عبدالله بن محمود الحنفی، (ت٦٨٣ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت

٧٦۔ مرقاة الـمـفاتيح (شرح مشكاة المصابيحْ) . لـلـقاری الهروی، علی بن سلطان محمد الحنفی (ت١٠١٤ھ)، تـحقيق الشيخ جمال الدين عيتانی، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولی ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠١م

٧٧۔ مسئله ضبط توليد. للفاروقی، أبو الحسن زيد، صفّه پبلی كيشنز، لاهور

٧٨۔ المُسنَد. للإمام أحمد بن حنبل (ت٢٤١ھ)، المكتب الإسلامی، بيروت

٧٩۔ المُسنَد. لـلإمـام أحمد بن حنبل (ت٢٤١ھ)، تـحـقيـق أبو المعاطی النوری، أحـمـد عبـدالـرزاق عبـد و غيـرهـمـا، عـالـم الـكتب ، بيروت، الطبعة الأولیٰ ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٨م

٨٠۔ المُسنَد. لـلحُمَيدی، للحافظ أبی بكر عبد الله بن الزّبير (ت٢١٩ھ)، تحقيق و تـعليـق حبيـب الـرحـمـن الأعظمی، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولی ١٤٠٩ھ۔ ١٩٨٨م

Marfat.com

٨١۔ مشكاةُ المَصَابِيح. للتبريزى، ولى الدين أبى عبدالله محمد بن عبدالله الخطيب (ت٧٤١ﻫ) تحقيق الشيخ جمال عِيْتنى، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٤ﻫ۔ ٢٠٠٣م

٨٢۔ المُصنَّف. لابن أبى شيبة، أبى بكر عبدالله بن محمد العبسى (ت٢٣٥ ﻫ)، تحقيق محمد عوّامة، دار قرطبة، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٧ﻫ۔ ٢٠٠٦م

٨٣۔ المُصنَّف. لعبد الرزاق بن همّام بن نافع (ت٢١١ ﻫ)، تحقيق أيمن نصر الدين الأزهرى، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١ﻫ۔ ٢٠٠٠م

٨٤۔ المعجم الكبير . للطبرانى، أبى القاسم سلمان بن أحمد (ت٣٦٠ ﻫ)، تحقيق حمدى عبدالمجيد الساغي، دار الأحياء التراث العربى، بيروت، الطبعة الثالثة

٨٥۔ معرِفَةُ السُّنَن و الآثار. للبيهقى، أبى بكر أحمد بن الحسين (ت٤٥٨ ﻫ)، تحقيق سيد كسروى حسن، دار الكتب العلمية، بيروت ١٤٢٢ﻫ۔ ٢٠٠١م

٨٦۔ المقَاصِدُ الحَسَنَة فى بيانِ كثيرٍ من الأحاديث المُشتهِرة علَى الألسِنَة . للسخاوى، محمد بن عبدالرحمن الشافعي (ت٩٠٢ ﻫ)، تحقيق محمد عثمان، دار الكتاب العربى، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٥ﻫ۔ ٢٠٠٤م

٨٧۔ منْحةُ الخالق على البحر الرائق، لابن عابدين، السيد محمد أمين بن عمر الحنفى (ت١٢٥٢ﻫ)، أيج أيم سعيد كمبنى، كراتشى

٨٨۔ مَوسُوعَة الأحاديث و الآثار الضعيفة و الموضوعة. لعلى حسن على الحلبى، مكتبة المعارف، الرياض، الطبعة الأولىٰ ١٤١٩ﻫ۔ ١٩٩٩م

٨٩۔ مَوسُوعَة أطراف الحديث النّبوىّ الشريف. لأبى هاجر محمد السعيد بن بسيونى، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٥ﻫ۔ ١٩٩٤م

٩٠۔ موَطّأ الإمام مالك برواية محمد بن الحسن الشيبانى (ت١٨٩ ﻫ) تحقيق عبدالوهاب عبداللطيف، المتكبة العلمية، بيروت

Marfat.com

۹۱۔ المُهَيَّأ فى كشف أسرار المَوَطَّأ (برواية محمد بن الحسن الشّيبانى) . للكمانى، عثمان بن سعيد الحنفى (٥١١٧٢) تحقيق أحمد على، مركز التُّراث الثّقافى المغربى، دار البيضاء، المغرب١٤٢٥ھ۔ ٢٠٠٥م

۹۲۔ النِّهَايَةُ فى غريب الحديث و الأثر. لابن أثير، أبى السعادات المبارك بن محمد (ت٦٠٦ھ)، تعليق أبى عبدالرحمٰن صلاح بن محمد، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٧م

۹۳۔ النَّهرُ الفَائِق (شرح كنز الدقائق). لابن نجيم، سراج الدين عمر بن إبراهيم (ت١٠٠٥ھ)، تحقيق أحمد عزّ و عناية، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠٢م

۹۴۔ الوجيز فى الفقه الإسلامى . الدكتور وهبة الزحيلى، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

۹۵۔ وقار الفتاوى. للمفتى محمد وقار الدين الحنفى (ت١٤١٣ھ/ ١٩٩٣م)، بزم وقار الدين، كراتشى

۹۶۔ الهداية (شرح بداية المُبتدى)، للمرغينانى، أبى الحسن على بن أبى بكر الحنفى (ت٥٩٣ھ)، تعليق محمد عدنان درويش، دار الأرقم، بيروت

۹۷۔ الهَدِيَّةُ العَلائِيَّة . للعابدين، علاؤ الدين بن محمد أمين (ت١٣٠٦ھ). تعليق محمد سعيد البرهانى، المكتبة القدس، كوئتة، الطبعة الثالثة ١٣٨٥ھ۔ ١٩٦٥م

Marfat.com

توجہ فرمائیے

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

کی ہدیۃً شائع شُدہ کُتُب

کہی ان کہی   زکوٰۃ کی اہمیت

عصمت نبوی ﷺ کا بیان

رمضان المبارک معزز مہمان یا محترم میزبان؟

میلاد ابن کثیر ـ مسائل خزائن العرفان

عیدالاضحیٰ کے فضائل اور مسائل

امام احمد رضا قادری رضوی، حنفی رحمۃ اللہ علیہ مخالفین کی نظر میں

Marfat.com

حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

کی تالیفات میں سے

عورتوں کے ایّام خاص میں نماز اور روزے کا شرعی حکم

تخلیقِ پاکستان میں علماءِ اہلسنّت کا کردار،

فتاویٰ حج وعمرہ، طلاقِ ثلاثہ کا شرعی حکم

ان کتب خانوں پر دستیاب ہیں

مکتبہ برکات المدینہ، بہار شریعت مسجد، بہادر آباد، کراچی

مکتبہ غوثیہ ہولسیل، پرانی سبزی منڈی، نزد عسکری پارک، کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز، نزد شہید مسجد، کھارادر، کراچی

مکتبہ انوار القرآن، میمن مسجد مصلح الدین گارڈن، کراچی (حنیف بھائی انگوٹھی والے)

مکتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، اردو بازار، کراچی، 2217776

رابطے کے لئے: 021-2439799، 0321-3885445

Marfat.com

طلاق کے موضوع پر لکھی گئی ایک لاجواب تحریر

''طلاقِ ثلاثہ کا شرعی حکم''

تالیف

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدّ ظلہ

ناشر

مکتبہ برکات المدینہ، بہار شریعت مسجد، بہادر آباد، کراچی

مسائل حج وعمرہ پر نایاب فتاویٰ کا مجموعہ

العُروَہ فی مَنَاسِکِ الحجّ و العُمرَہ

''فتاویٰ حج وعمرہ''

(حصہ اول، دوم، سوم)

تالیف

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدّ ظلہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان، نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی

Marfat.com

نوٹ: حکومت پاکستان کی طرف سے منی آرڈر فیس میں اضافے کی وجہ سے آپ کو سہولت دی گئی ہے کہ آپ ایک منی آرڈر پر ایک سے زیادہ ممبران کی فیس ایک ساتھ بھیج سکتے ہیں۔

☆...... ممبر شپ حاصل کرنے کے لئے علیحدہ فارم کی ضرورت نہیں، آپ اسی فارم کو پُر کر کے بھیج سکتے ہیں۔

☆...... زیادہ ممبران ہونے کی صورت میں اس فارم کی فوٹو کاپی بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

محترم المقام جناب.......................... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان نے اپنے سلسلہ مفت اشاعت ہر ماہ ایک مفت کتاب شائع کرتی ہے جو کہ پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک بھیجی جاتی ہے گزشتہ دنوں جم سال رواں کے لئے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے جس کے تحت 2009ء کے فیس برقرار رکھی گئی ہے جو کہ گزشتہ کئی سالوں سے چل رہی ہے یعنی صرف -/50 روپے سالانہ۔

اس خط کے ذریعے آپ سے التماس ہے کہ آپ اس خط کے آخر میں دیئے ہوئے فارم پر اپنا مکمل خوشخط لکھ کر ہمیں منی آرڈر کے ساتھ ارسال کر دیں تا کہ آپ کو نئے سال کے لئے جمعیت اشاعت اہلسنّت کے سلسلہ مفت اشاعت کا ممبر بنالیا جائے۔ صرف اور صرف منی آرڈر کے ذریعے بھیجی جانے والی رقم قابل گی، خط کے ذریعے نقد رقم بھیجنے والے حضرات کو ممبر شپ جاری نہیں کی جائے گی۔ البتہ کراچی کے رہائشی جو حضرات دستی طور پر دفتر میں آ کر فیس جمع کروانا چاہیں تو وہ روزانہ شام 4 بجے سے رات 12 بجے تک را ہیں، ممبر شپ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 جنوری ہے۔ 20 جنوری 2009ء تک وصول ہونے شپ فارم پر سال کی پوری 12 کتابیں ارسال کی جائیں گی البتہ اس کے بعد موصول ہونے والے ممبر شپ مہینے کے اعتبار سے بتدریج ایک ایک کتاب کم ارسال کی جائے گی مثلاً اگر کسی کا فارم فروری 2009ء میں ہوا تو اسے 11 کتابیں اور اگر کسی کا مارچ میں موصول ہوا تو اسے 10 کتابیں ارسال کی جائیں گی۔

نوٹ: اپنا نام، پتہ، سابقہ ممبر شپ نمبر اور سیریل نمبر (منی آرڈر اور فارم دونوں پر) اردو نہایت خوشخط اور خوب واضح لکھیں تا کہ کتابیں بروقت اور آسانی کے ساتھ آپ تک پہنچ سکیں۔ نیز پرانے خط لکھنا ضروری نہیں بلکہ منی آرڈر پر اپنا موجودہ ممبر شپ نمبر لکھ کر روانہ کر دیں اور خط لکھنے والے حضرات سے منی آرڈر بھیجیں خط بھی اسی نام سے روانہ کریں۔ منی آرڈر میں اپنا فون نمبر ضرور تحریر کریں۔

نوٹ: کسی مہینے کتاب نہ پہنچنے کی صورت میں خط لکھتے وقت اس سال ملنے والی کتابوں ضرور کریں تا کہ ہمیں پریشانی نہ ہو۔

ہمارا پوسٹل ایڈریس یہ ہے:

فقط

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان — سید محمد طاہر نعیمی

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔ 74000 — شعبہ نشر و اشاعت 1-2439799

....

نام.......................... ولدیت..........................

مکمل پتہ..

....

فون نمبر.......................... سابقہ سیریل نمبر..........................

دفتری استعمال کے لئے

تاریخ.......................... سیریل نمبر.......................... ممبر شپ نمبر..........................

Marfat.com

Marfat.com

جمعیّت اِشاعتِ اہلسنّت کی سرگرمیاں

مدارس حفظ و ناظرہ

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کے تحت صبح ورات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کے تحت صبح اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرنگرانی درس نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالافتاء

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کے تحت مسلمانوں کے روزمرّہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلہ اشاعت

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے۔جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کرکے تقسیم کی جاتی ہے۔خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

ہفتہ واری اجتماع

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت کے زیراہتمام نور مسجد کاغذی بازار میں ہر پیر کو رات بعد نماز عشاء فوراً ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے۔جس میں ہر ماہ کی پہلی اور تیسری پیر کو درس قرآن ہوتا ہے۔جس میں حضرت علامہ مولانا عرفان ضیائی صاحب درس قرآن دیتے ہیں اور اس کے علاوہ باقی دو پیر مختلف علماء کرام مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے۔جس میں مختلف علماء اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لئے اور کیسٹیں سماعت کے لئے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں

Marfat.com

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت کی سرگرمیاں

مدارس حفظ و ناظرہ

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کے تحت صبح و رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کے تحت صبح اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درس نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالافتاء

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کے تحت مسلمانوں کے روزمرّہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلہ اشاعت

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے۔جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہے۔خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

ہفتہ واری اجتماع

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت کے زیر اہتمام نور مسجد کاغذی بازار میں ہر پیر کو رات بعد نماز عشاء فوراً ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے۔جس میں ہر ماہ کی پہلی اور تیسری پیر کو درس قرآن ہوتا ہے۔جس میں حضرت علامہ مولانا عرفان ضیائی صاحب درس قرآن دیتے ہیں اور اس کے علاوہ باقی دو پیر مختلف علماء کرام مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے۔جس میں مختلف علماء اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لئے اور کیسٹیں سماعت کے لئے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں

Marfat.com